دیوان ابن الجزری (از ابی الحسن علی)

تاریخ عروج الاسلام

ترجمہ

کتاب تاریخ الکامل للعلامۃ ابی الحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم

المعروف بہ ابن الاثیر الجزری الملقب بہ عزالدین رحمہ اللہ

جسمین ابتدائے خلقت اور انبیاء اللہ اور اقوام عرب و عجم کا اور نبی صلعم و خلفا

و بنی امیہ و بنی عباس اور نیز تمام روے زمین کے سلاطین اسلامیہ اور اقوام معاصرین

۶۲۸ھ تک کا ایسی شرح و بسط سے لکھا گیا ہے کہ تقریباً پندرہ ہزار صفحون مین

بنی القین سے

جلد چہارم

جسمین اہل عرب کے ان لڑائیوں کا بڑی تشریح سے بیان کیا گیا ہی جو انکے درمیان زمانہ جاہلیت

کلبی و بنی قضاعہ

اور جس سے عرب کی قدیمی حالت معلوم ہوتی ہی اور جسمین ایام عرب کے کثرت سے عربی اشعار

۱۸

اور جس کا

مولوی محمد عبد الغفور خان متوطن رامپور و مترجم سر رشتہ علوم و فنون سرکار نظام

نے

عربی سے اردوئے سلیس مین ترجمہ کیا

مطبع عجاز محمدی واقع حیدرآباد دکن مین چھپی گئی

قیمت فی جلد دو روپیہ چہرہ دار

فہرست مضامین عروج الاسلام

جلد چہارم

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

جس وقت سحاب رحمت العالمین نے اپنی عنایت خاص سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خلعت نبوت و رسالت سے سرفراز فرمایا اور آپکے وجود باجود کی برکت سے عربون کی قوت نے ایک مرکز پر قرار پکڑا اور اون کو ایسی ہمت ہوئی۔ کہ اپنے آپ کو مجتمع کر کے جزیرۃ العرب سے باہر نکلے۔ اور مفاتیح خزاین قیصر و کسریٰ اون کے ہاتھون مین آگئین۔ اور بے انتہا دولت اور اقوام متمدنہ کے میل جول نے اونکی آنکھون پر کے پردہ جہالت اُٹھادیے۔ تو اونکو علوم و فنون کے سیکھنے سکھانے کا شوق پیدا ہوا۔ اور اپنے کارہائے نمایان اور دیرپا کے لکھنے اور اپنی یادگار رہم تک پھونچا دینے کی طرف توجہ کی۔ اور اس سلسلہ مین اونہین اپنے قدیمی امی آبا و اجداد یاد آئے۔ اسواسطے اونہون نے چاہا کہ اونکے حالات ماضیہ بھی دریافت کرین اور اپنی تاریخ کی ابتدا ٹھیک ٹھاک کرنیکے واسطے

اونہین بھی قلم بند کرلین۔

مگر اسلام کی اشاعت سے قبل جاہلیت کے زمانہ مین اہل عرب مین تاریخ نویسی کا کسی کو شوق نہ تھا۔ بلکہ یہ کہئے کہ اون کو لکھنا پڑھنا ہی نہ آتا تھا۔ اون کے یہان نہ تو کوئی عام سن وسال تھا۔ اور نہ کوئی تاریخ مقرر تھی کہ جس سے وہ زمانہ کا حساب کرتے اسوجہ سے پچھلی تاریخ کا دریافت ہونا غیر ممکن تھا۔

لیکن اون مین یہ دستور تھا۔ کہ جب کوئی بڑا واقعہ ہوتا تو اون کے شاعر اپنے تفاخر اور اظہار رنج وراحت وغیرہ کے لئے اوس کا کچھ کچھ ذکر اپنی نظمون مین کیا کرتے تھے۔ اور چونکہ بدوی زندگانی کی وجہ سے عربون کا حافظہ غضب کا ہوتا تھا اور ہونا بھی چاہئے تھا۔ وہ اشعار اور قصائد قبائل مین نسلاً بعد نسل یاد چلے آتے اور لکھی ہوئی تاریخ کا ایک حیثیت سے کچھ مدت تک کام دیا کرتے تھے اسوقت مسلمانون نے اپنے آبا واجداد کی تاریخ تو کوئی نہین پائی البتہ یہ نظمین اونہین مل گئین۔ اونہین اونہون نے اپنی تحریر مین نظم کر دیا مگر چونکہ اشاعت اسلام کے جوش وخروش مین اون کے اچھے اچھے لایق ہونہار لوگ کثرت سے شربت شہادت پی چکے اور اس دار ناپایدار سے سفر کر چکے تھے۔ اور اون کے ساتھ ان نظمون کے اکثر حصہ خاک مین مدفون ہوکر ہمیشہ کے لئے کنج عدم مین جا پڑے تھے۔ اور معدوم ہوتے جاتے تھے اس لئے جو نظمین ہاتھ آئین وہ بے سلسلہ اور بے سر دپا اور متفرق ہاتھ آئین اہل علم نے اونکی تحقیقات مین حتی الامکان خوب چھان بین کی۔ اور جو کچھ ٹوٹے پھوٹے قصص وحکایات ان نظمون کے متعلق اونہین بہم پہونچ سکے وہ سب

اونہون نے لکھہ لئے۔ اور ایک بڑا ذخیرۂ تاریخی ہمارے لئیے بنا کر چھوڑ گئے جسکا ہمین نہایت مشکور ہونا چاہیئے۔

اب درحقیقت اگر پوچھو تو قدیمی عربون کی تاریخ یہی اشعار ہین۔ اور بڑی وقعت سے نگاہ کرنے کے قابل ہین۔ لیکن باوجود اس کے اب تک اکثر مورخین عرب کا یہ قاعدہ رہا ہے۔ کہ ان اشعار سے جو واقعات دریافت ہوے ہین اون کو تو اپنی تاریخون مین لکھدیا ہے اور ان اشعار کو قلم انداز کردیا ہے اسی وجہ سے ابتک یہ اشعار کسی خاص کتاب مین نہ تو کسی نے فراہم و مجتمع ہی کئے۔ اور نہ اون سے قدیم زمانہ کے عربون کے تاریخی واقعات کی ترتیب دینے اور مسلسل کرنے کی کسی نے کوشش کی۔ علامہ ابن اثیر نے اپنی کتاب مین اون کا ایک بڑا حصہ فراہم کیا ہے۔ اور اوس پر ہر جگھہ اون سے تاریخی واقعات نکالکر بیان کئے ہین جن سے میری یہ جلد چہارم اور جلد پنجم مرتب ہوئی ہے۔ مگر چونکہ اون کے مسلسل کرنے کا ایک بڑا سخت کام ہے علامۂ موصوف نے بھی اونہین اوسی پچھلے ڈھنگ پر غیر مربوط چھوڑ دیا ہے جس سے اون مین ناظرین کے لئے نہ تو کوئی دلچسپی ہی ہو سکتی ہے اور نہ کوئی تاریخی فائدہ ہی مرتب ہو سکتا ہے۔ مگر چونکہ یہ اشعار قدیمی عربون کی تاریخ کا اصل جوہر ہین اون کا جاننا اون لوگون کے لئے بہت ضروری ہے جو قومون کے اصلی اخلاق اور تمدن اور ملکی عزت و ذلت کی باریکیون پر نظر ڈالا کرتے ہین۔ اور اصلی واقعات کے متجسس رہتے اور حقیقت کے مبصر ہین۔

چونکہ مین نے اس کتاب کے فقط ترجمہ کا ارادہ کیا ہے نہی تاریخ بنانی نہ تو اسوقت میرا مقصد ہے اور نہ میرے احاطۂ قدرت مین ہی یہ امر داخل ہے، اس لئے مین نے ایام جاہلیت کے تاریخی واقعات کا ترجمہ کرتے وقت ان اشعار کا ترجمہ بھی کر دیا ہے اور اصل عربی اشعار کو بھی بعینہ لکھدیا ہے، اور ان واقعات کے مسلسل کرنے کو دوسرے ہاتھون پر مین محول کرتا ہون جو مجھسے زیادہ اس کام کے لایق اور اہل قدرت ہین - اگر کوئی ہمت والا انہین ایک سلسلہ مین کرنا چاہے - اور انساب اور تاریخ کی دوسری کتابون سے مدد لے - جس مین اس قسم کے بے شمار اشعار اور نیز تاریخی مادہ موجود ہے - تو اوس سے ایک نہایت عمدہ اور دلچسپ قدیمی عربون کے تمدن کی تاریخ تیار ہو سکتی ہے - اور انساب پر غور کرنے سے ان واقعات کی تاریخ وقوع بھی نکل سکتی ہے میرے نزدیک ان کا مربوط و مسلسل کرنا غیر ممکن نہین - اور نہ اون کے واقعات کی تاریخ وقوع دریافت کرنا کوئی بڑا دشوار کام ہے -

چونکہ ان اشعار کے اب تک اردو فارسی مین کہین ترجمہ میری نظر سے نہین گزرے اور نہ کہین کسی عربی زبان مین ہی ان کے حواشی وغیرہ نظر پڑے - اسلئے مین یہ نہین کہہ سکتا کہ میرا ترجمہ بالکل صحیح ہے - بلکہ مجھکو یقین ہے کہ بہت جگہ مین نے غلطی کی ہوگی اسلئے ناظرین سے التجا ہے کہ میری غلطیون سے چشم پوشی فرمائین - اور اگر ممکن ہو تو اونکے ترجمہ کی اصلاح سے مجھے اطلاع بخشین کہ طبع بار ثانی مین مین اوسکو درست کرلون فقط

راقم - محمد عبدالغفور خان - یکم محرم ۱۳۱۹ہجری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زمانہ جاہلیت کے ایام عرب

۱ اس کتاب مین ایام جاہلیت کے بڑی بڑی واقعات کا بیان ہے

ابو جعفر الطبری نے ایام عرب مین سے صرف یوم ذی قار اور جذیمۃ الابرش والزباء اور طسم وجدیس کا بیان کیا ہے اور یہ بھی جو بیان کیا ہے وہ بھی اس حیثیت سے بیان کیا ہے کہ وہ پادشاہ تھے باقی سب واقعات چھوڑ دئے ہین۔ لیکن ہم یہان ایام مشہورہ اور وہ وقائع مذکورہ درج کرتے ہین کہ جن مین بڑے بڑے مجمع ہوے ہین۔ اور سخت لڑائیان ہوئی ہین۔ اور جن مین کہ تھوڑے تھوڑے لوگ جمع ہوے اور لوٹ کھسوٹ ہوئی ہے اون کو قلم انداز کرتے ہین۔ کیونکہ ایسے چھوٹے چھوٹے واقعات بے حد بے شمار ہین۔ وَبِاللّٰہِ التَّوفِیقُ۔

زہیر بن جناب الکلبی کی لڑائی غطفان اور بکر و تغلب اور بنی القین کے ساتھ

۲ - زہیر ابن جناب الکلبی اور بنی قضاعہ کا اجتماع -

جن لوگون کے ساتھ مین بنی قضاعہ کے تمام قبائل مجتمع ہوے ہین اون مین ایک شخص زہیر بن جناب بن ہبل بن عبداللہ بن کنانہ بن بکر بن عوف بن غدرۃ الکلبی بھی ہے - اسکی راے ایسی اچھی تھی کہ اس کے سبب سے اسے کاہن کہتے تھے - اور اوسکی عمر دوسو بچاس برس کی ہوئی تھی - اور اپنی عمر مین وہ دوسو لڑائیان لڑا تھا - بعض کہتے ہین کہ اوسکی عمر چار سو بچاس برس کی ہوئی تھی - یہ بڑا شجاع منظفر اور صاحب اقبال تھا

۳ بنی بغیض بن غطفان کی فتح صداء پر اور اونکا ایک حرم بنانا

غطفان پر اسکے غزا کا سبب یہ ہوا تھا - کہ بنی بغیض بن غطفان جب تہامہ سے نکلے - تو سب اکٹھے ہو کر چلے - راستہ مین صداء نے جو مذحج کا ایک قبیلہ تھا اون سے تعرض کیا اور کشت وخون کیا بنی بغیض اسوقت اپنے اہل وعیال اور مال ومنال لئے جا رہے تھے - وہ اپنے بال بچون کی حفاظت کے لئے خوب لڑے - اور صداء کے اوپر غالب ہوگئے - اور اونھین خوب قتل کیا - اس سے اون کی عزت بڑھ گئی - اور مالدار ہوگئے اور اونکے بھیڑ اون کے پاس کثرت سے ہوگئے -

جب اونھون نے اپنے مال ودولت کی کثرت دیکھی - تو کہا - کہ ہم بھی بکر کی طرح ایک حرم بناتے ہین - کہ اوسمین نہ تو کوئی شکار کھیلے گا - اور نہ وہان پناہ گیر پر کوئی زیادتی کر سکے گا - پھر اونھون نے ایک حرم بنایا اور بنی مرۃ بن عوف اوس کے والی مقرر ہوے -

۴ زہیر کا غطفان پر چڑہکر جانا اور اونکے حرم کو بیکار کردینا

جب اس بات کی اور اون کے ارادون کی خبر زہیر بن جناب کو ہوئی تو اوس نے کہا - کہ جبتک مین زندہ ہون ایسا کبھی نہ ہو سکیگا - مین غطفان کو حرم بنانیکے لئے کبھی نہ چھوڑونگا - پھر اپنی قوم مین ندا کرائی - اور جب وہ اکٹھے ہوے - تو اون مین کھڑے ہوکر خطبہ کہا - اور غطفان کا اور اون کے ارادون کا سب حال بیان کیا - اور کہا کہ بڑے سی بڑے فخر کی بات جو مین اور میری قوم دنیا مین چھوڑ سکتی ہو وہ یہ ہے کہ غطفان کو ایسا نہ کرنے دین - تمام قوم نے اوسکی رائے کو تسلیم کیا - اور وہ اون کو لیکر غطفان پر گیا - اور اون سے نہایت ہی سخت لڑائی ہوئی - زہیر کو فتح ہوئی - اور جو اوسکا مقصود تھا وہ اوس نے اون سے پورا کرلیا - اور اونکے ایک سوار کو حرم مین پکڑا اور قتل کردیا - اور حرم کی حرمت بیکار کردی پھر اوس نے غطفان پر احسان کیا - اور اون کی عورتین اور مال و اسباب اونھین واپس کردیا - چنانچہ اس باب مین زہیر کے یہ اشعار ہین -

فَلَو تَصبِر لَنَا غَطفَانُ لَهَا	تَلَاقَینَا وَاُحرِزَتِ النِّسَاءُ

جس وقت کہ ہم سے اور غطفان سے لڑائی ہوئی تو وہ میدان مین نہ ٹھہر سکے اور اونکی عورتین گرفتار ہوگئین

فَلَولَا الفَضلُ مِنَّا مَا رَجَعتُم	اِلَی عَذرَاءَ شِیمَتُهَا الحَیَاءُ

اے بنی غطفان اگر ہماری طرف سے تم پر عنایت نہ ہوتی تو تمکو اپنی وہ کنواری لڑکیان نہ ملتین جنکی عادت مین شرم و حیا ہے

فَدُونَکُم دُیُونًا فَاطلُبُوهَا	وَاَوتَارًا وَدُونَکُمُ اللِّقَاءُ

اگر تم کو کچھ حوصلہ ہو تو تم پر جو زیادتیان ہم نے کی ہین اور اوسکا قرض ہم پر ہے تم اوسے لیلو اور آؤ لڑکر اپنے خونون کا انتقام لو

فَاِنَّا حَیثُ لَا یَخفَی عَلَیکُم	لُیُوثٌ حِینَ یَحتَضِرُ اللِّوَاءُ

لیکن ہم یہ کہے دیتے ہین یہ بات تم پر مخفی نہین ہے کہ جس وقت میدان مین لوا آتا ہی تو اوسوقت ہم شیر ہو جاتے ہین

فقد ضحی لحی بنی جناب ۔۔۔ فضاء الارض والماء الرواء

اور اسی واسطے زمین کے تمام فضا اور تمام شیرین چشمہ قبیلہ جناب کے حصہ مین آ گئے ہین ؛

نفینا نخوۃ الاعداء عنا ۔۔۔ بارماح اسنتھا ظماء

ہم نے اپنے نیزون سے جن کے پیکان خون کے پیاسے ہین اعدا کا نخوت وتکبر سب دور کر دیا ہے

ولولا صبرنا یوم التقینا ۔۔۔ لقینا مثل ما لقیت صداء

جس روز کہ ہم لڑے تھے اگر اوس روز ہم صبر نہ کرتے اور میدان مین نہ جمے رہتے تو ہمارا بھی وہی حال ہوتا جو صدا کا اوس روز ہوا تھا

غداۃ تعرضوا لنبی بغیض ۔۔۔ وصدق الطعن للنوکی شفاء

کہ جب اونھون نے بنی بغیض سے تعرض کیا تھا حقیقت یہ ہے کہ نیزہ کا ٹھیک ٹھیک لگنا ہی حمقا کے لئے شفا ہوتا ہے

۵ بکر و تغلب پر زہیر کی ولایت اور ابن زیابہ کا اوسے مارنا مگر اوس کا بچکر نکل جانا

بنی بکر اور تغلب سے جو زہیر کی لڑائی ہوئی ہے اوس کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ ابرہہ جب نجد مین آیا تھا تو اوسوقت زہیر اوس کے پاس گیا تھا۔ اور ابرہہ نے اوسکی بڑی عزت کی تھی۔ اور جو جو عرب کے لوگ اوس کے پاس آئے تھے اون سب پر اوسکو فضیلت دی تھی۔ پھر اوسے بکر و تغلب بنی وائل پر امیر کر دیا تھا۔ اور اوسکو اونکا والی بنایا تھا۔

انفاقاً بکر و تغلب کے ملک مین ایک مرتبہ قحط پڑا۔ اور نہایت ہی سختی ہوئی۔ اور خراج کا دینا اون کو سخت گران ہوگیا۔ اسواسطے زہیر اون سے لڑنے کو کھڑا ہوگیا۔ اور اونکو جنبک کہ اپنا خراج نہ دیدین چرانے سے روکا اس سے اون کے مویشی مرنیکے قریب ہوگئین۔

ایک شخص ابن زیابہ بنی تیم اللہ بن ثعلبہ کا بڑا بھاری بدمعاش تھا جب اوس نے یہ حالت دیکھی تو زہیر کے پاس اوس وقت آیا جب کہ وہ سو رہا تھا تیمی نے تلوار لی۔ اور زہیر کے پیٹ مین گھسیڑ دی۔ اور اس طرف سے پیٹ کے پار تک نکالدی مگر (معلوم ہوتا ہے کہ زہیر چت لیٹا نہ تھا۔ بلکہ کروٹ سے لیٹا تھا۔ اسلئے وہ اتفاقاً) پیٹ کے صرف کھال کے اندر ہو کر گذری اور پیٹ کی آنتین وغیرہ نہ کٹین۔ لیکن تیمی نے یہ سمجھا کہ اوس نے زہیر کو قتل کر دیا۔ اور زہیر جان گیا کہ مین بچ جاونگا۔ اس لئے اوس نے حرکت نہ کی کہ کہین وہ زخمی کا کام ہی تمام نہ کر دے۔ چپکا پڑا رہا۔ پھر تیمی اپنی قوم کے پاس گیا۔ اور اون سے کہا کہ مین زہیر کو مار آیا ہون۔ وہ بہت خوش ہوئے زہیر کے پاس اسوقت اپنی قوم کے چند آدمی تھے۔ اسلئے اوس نے اپنے لوگون سے کہا۔ کہ مجھے مرا ہوا مشہور کر دو۔ اور بکر و تغلب سے دفن کرنے کی اجازت لے لو۔ جب وہ اجازت دیدین تو ایک کپڑا لپیٹ کر دفن کر دو۔ اور مجھے اپنی قوم کے پاس جلد لیچلو۔ اونہون نے ایسا ہی کیا۔ بکر و تغلب نے اوس کے دفن کرنے کی اجازت دیدی اور اونہون نے قبر نہایت گھری کھودی اور ایک کپڑا لپیٹ کر اوسے دفن کر دیا۔ جس سے دیکھنے والون کو کچھ بھی شک نہ ہوا۔ سمجھے کہ زہیر کی لاش دفن کر دی گئی پھر زہیر کے آدمی اوسے لیکر اپنی قوم مین پھونچے۔ اور زہیر نے وہان اپنے آدمیون کو اکٹھا کیا۔ اور اس کی خبر بکر و تغلب مین پھونچی تو ابن زیابہ نے یہ اشعار کہے۔

طَعنَۃً مَا طَعَنتُ فِی غَلَسِ اللَّیـ ـلِ زُهَیراً وَقَد تَوَافی الخُصُومُ

وہ ایک برچھی کا زخم تھا جو پچھلی رات کی تاریکی میں مین نے زہیر کے مار دیا تھا جس سے دشمنون کے غول کے غول آ آکر جمع ہو گئے ہین -

حِینَ تَحمِی لَہُ المَوَاسِمَ بَکرٌ أَینَ بَکرٌ وَأَینَ مِنہَا الحُلُومُ

مین نے اوسے اوس وقت مارا تھا کہ جب بکر اوس کے علامتدار اونٹون کی حمایت کرتے تھے اب کہان ہین اور اونکی عقلین کہان چلی گئی ہین (زمانہ جاہلیت مین دستور تھا - کہ زبردست اپنے اونٹون کو داغ دیا کرتے تھے - تاکہ لوگ اونکو پہچان جائین کہ یہ اونٹ فلان سردار کے ہین - اور اونھین پہلے پانی پی لینے دین اور اونکے توابع اونٹونکی حمایت کرین)

خَانَنِی السَّیفُ اِذ طَعَنتُ زُهَیراً وَهُوَ سَیفٌ مُضَلَّلٌ مَشئُومُ

اس تلوار نے مجھ سے اوس وقت خیانت کی جس وقت کہ مین نے زہیر کو برچھے سے مارا تھا - اگر اوس وقت یہ خیانت نہ کرتی یعنی مین اسے بھی چلا دیتا اور ایک تلوار بھی اوسکے مار دیتا تو کام اوسکا تمام کر دیتا - یہ تلوار بڑی کمبخت منحوس ہے

۶ زہیر کا یمن والون کو لیکر بکر و تغلب پر جانا اور اوسکی فتح	پھر زہیر نے جہان تک ہو سکا یمن والون کو جمع کیا - اور بکر و تغلب پر غزا کی - اونھین بھی یہ معلوم تھا - فریقین کی

خوب خوب لڑائیان ہوئین - مگر آخر کو بکر بھاگ گئے - اور تغلب اونکے بعد بھی لڑتے رہے - لیکن آخر کار تغلب کی بھی شکست ہو گئی - اور کلیب اور مہلہل ربیعہ کے بیٹے گرفتار ہو گئے اور اون کے مال چھین لئے گئے - اور نبی تغلب کثرت سے مارے گئے - اور اون کے کتنے ہی دلاور اور سردار گرفتار ہو گئے پھر زہیر نے اس باب مین ایک قصیدہ کہا اوسمین کے چند اشعار یہ ہین -

أَینَ أَینَ الفِرَارُ مِن حَذَرِ المَو تِ اِذ یَتَّقُونَ بِالأَسلَابِ

جبکہ (لڑائی کے وقت کوئی لوگ مغلوب ہو جائین - اور اونکی مغلوبیت کی یہ نوبت پہونچ جائے کہ) وہ اپنے بدن کی چیزون سے اپنی حفاظت کرنے لگین تو اوس وقت موت کے خوف سے وہ کہان بھاگ سکتے ہین ÷

اِذ أَسَرنَا مُهَلهِلاً وَأَخَاهُ وَابنَ عَمرٍو فِی القَیدِ وَابنَ شِهَابِ

جب ہم نے مہلہل کو اور اوسکے بھائی (کلیب) کو اسیر کر لیا - اور ابن عمرو کو اور نیز ابن شہاب کو قید مین پکڑ کر ڈالدیا

وسبينا من تغلب كل بيضا   ءرقود الضحى برود الرضاب

اور ہم نے تغلب کی تمام گوری گوری لڑکیون کو جو رات کو ہم بستری کی گرم جوشی مین بیدار رہنے کے سبب سے چاشت تک سوتی ہین اور جن کے لعاب دہن چوسنے سے دل ٹھنڈا ہوتا ہی لونڈیان بنا لیا

حين تدعو مهلهلا يا لبكر   هاء هذي حفيظة الاحساب

اور جس وقت وہ مہلہل کو بکر کے لئے پکارتین اور کہتی تھین - چلو یہی موقع احساب کی حفاظت کا ہے

ويحكم ويحكم أبيح حماكم   يا بني تغلب انا ابن رضاب

اوسوقت اے بنی تغلب تم پر افسوس ہے کہ تمھاری ننگ و ناموس غارت ہوگئی - یہ مجھ سے سن لو - کہ مین لعاب دہن کا بیٹا ہون (یعنے جسنے مجھے لعاب دہن پلایا ہی - مین اوسی اپنی باپ کا بیٹا ہون - اور ضاب ننگ و ناموس ہون)

وهم هاربون في كل فج   كشريد النعام فوق الروابي

وہ چارون طرف بھاگتے پھرتے تھے - جیسے شتر مرغ ٹیلون کے اوپر بھاگتے پھرتے ہون

واستدارت رحا المنايا عليهم   بالليوث من عامر وجناب

اور عامر اور جناب کے ہاتھ سے اون پر موت کی چکی خوب گھومی یعنے خوب قتل ہوے -

فهم بين هارب ليس يألو   وقتيل معفر في التراب

پھر تو وہ دو حال سے خالی نرہی - یا تو بھاگتے پھرتے تھے اور بھاگنے مین توقف نہی کرتے تھے یا مقتول گرد آلود پڑے ہوئے تھے

فضل العز عزنا حين نسمو   مثل فضل السماء فوق السحاب

جس وقت ہم فخر کرتے ہین تو اوسوقت ہماری عزت کو دوسرون کی عزت پر وہی فضیلت ہوتی ہے جو آسمان کو ابر پر فضیلت ہے -

٧ - زہیر کی لڑائی بنی القین سے

اب رہی اوسکی لڑائی بنی القین کے ساتھ - سو اوسکا سبب یہ تھا کہ زہیر کی بہن اونمین بیاہی گئی تھی - ایک مرتبہ اوسکا آدمی زہیر کے پاس آیا اور ایک تھیلی ریت کی اور ایک تھیلی قتاد درخت کی کانٹونکی لایا - زہیر نے لوگون سی کہا - کہ میری بہن کہتی ہے - دشمن نہایت کثرت سے اور بڑے

شوکت و دبدبہ والے تمھارے پاس آتے ہین۔ تم بھاگ جاؤ۔ ایک شخص
اونمین جلاح بن عوف السیحمی تھا۔ اوس نے کہا۔ کہ ہم تو ایک عورت کے کہنے پر
نہین جاتے۔ اسواسطے زہیر تو چلدیا۔ مگر جلاح ٹھہرا رہا۔ اور صبح کو لشکر آیا۔
اور جلاح کی تمام قوم کو قتل کر ڈالا۔ اور جلاح کے اور اون کے مال لیگئے۔
اُدھر زہیر نکل کر چلا گیا۔ اور جاکر اوس نے اپنے خاندان کو جمع کیا۔ اور
نبی جناب کے لوگ اکٹھے کئے اوس لشکر کو بھی اسکی خبر ہوئی۔ جب یہ اوسکے پاس گیا
تو زہیر اون لوگون سے لڑا۔ اور بڑی دلیری کے ساتھ لڑکر اونھین شکست دی۔
اور اون کے سردار کو مار ڈالا۔ اور وہ خائف و خاسر لوٹ گئے۔

۸ زہیر کا خالص شراب پیکر مرنا

جب زہیر کی بہت عمر ہو گئی۔ اور نہایت بوڑھا ہو گیا۔ تو
اوس نے اپنے بھائی کے بیٹے عبداللہ بن علیم کو اپنا خلیفہ بنایا۔ پھر ایک روز
کہا۔ یاد رکھو۔ کہ قبیلہ کے لوگ جانیوالے ہین۔ عبداللہ نے کہا قبیلہ کے لوگ مقیم
رہین گے زہیر نے پوچھا۔ یہ کون ہے جو میری مخالفت کرتا ہی۔ لوگون نے کہا تیرا
بھتیجا۔ عبداللہ بن علیم۔ کہا کسی شخص کا بھتیجا اوسکا سب سے بڑا دشمن ہوتا ہے۔ پھر
اس غیرت سے کہ میرے چھوٹے نے میری مخالفت کی اور اوسے میرے مقابلہ کی
جراءت ہو گئی خالص شراب پی لی۔ اور مر گیا۔ اسیطرح خالص شراب پیکر عمرو بن کلثوم التغلبی
اور ابو عامر مُلاعب الاسنتہ العامری بھی مرے ہین۔

یوم البَرَدان

۹ زیاد کی تاخت حجر اور ربیعہ پر اور حجر کا اوسکے پیچھے جانا

اس کا قصہ اس طرح ہے کہ زیاد بن ہبولہ جو سلیح بن حلوان
بن عمران بن الحاف بن قضاعہ مین سے تھا شام کا بادشاہ تھا

اوس نے حجر بن عمرو بن معاویہ بن الحارث الکندی پر جو عرب کا نجد اور نواحی عراق مین بادشاہ تھا تاخت کی۔ اور حجر کا لقب آکل المرار (یعنی مرار ایک کڑوے درخت کا کہانیوالا) تھا۔ اسوقت حجر کندہ اور ربیعہ کو لیکر بحرین پر غارت کے لئے گیا ہوا تھا۔ یہ خبر کہین زیاد کو لگ گئی۔ وہ حجر اور ربیعہ کے اہل وعیال اور اموال کی غارت کے لئے چڑھ دوڑا کیونکہ اون کے بال بچے تو گھر تھے۔ اور مرد بحرین پر گئے ہوے تھے۔ زیاد نے اون کے اہل وعیال اور اموال لوٹ لئے انہین مین ہند بنت ظالم بن وہب بن الحارث بن معاویہ بھی قید ہو گئی تھی۔ یہ خبر حجر اور کندہ اور ربیعہ کو بھی پھونچی کہ زیاد نے آکر اونکے ملک پر غارت کی ہے۔ اسواسطے وہ اپنے غزوہ سے لوٹے۔ اور ابن الہبولہ کی تلاش مین چلے اور حجر کے ساتھ ربیعہ کے اشراف مین سے عوف بن محلم بن ذہل بن شیبان اور عمرو بن ربیعہ بن ذہل وغیرہ تھے۔ غرض لوگون نے زیاد کو عین اباغ سے ادہر بَرَدان مین جا لیا۔ زیاد کو اسوقت اطمینان ہو گیا تھا کہ اب دشمن اوسکے پیچھے بھی نہین آئین گے۔ یہ حجر تو پہاڑ کے دامن مین اترا اور بکر و تغلب اور کندہ جو حجر کے ساتھ تھے پہاڑ سے نیچے صحصحان مین ٹھرے جہان حفیر چشمہ واقع تھا۔

۱۰ عوف اور عمرو کا زیاد کے پاس جانا اور رام اناپن کی پیدایش اور عمرو کی زیاد سے نارضی

پھر عوف بن محلم اور عمرو بن ابی ربیعہ بن ذہل بن شیبان نے جلدی کی اور حجر سے کہا۔ ہم زیاد کے پاس آگے جاتے ہین۔ شاید وہ ہماری چیزین جو اوس نے لیلی ہین پھیر دے پھر وہ دونو آگے گئے۔ اور زیاد اور عوف کے درمیان بھائی دالا تھا۔ پھر عوف

زیادؔ کے پاس پھونچا - اور اوس سے کہا - اے جوان مرد میری بی بی امامہ مجھے دیدے - زیاد نے اوسکی عورت اوسے دیدی - یہ حاملہ تھی - اوس کے پیٹ سے ایک لڑکی پیدا ہوئی - عوف نے چاہا کہ اوسے زندہ گاڑدے لیکن عمرو بن ابی ربیعہ نے اوس بچی کو اوس سے مانگ لیا - اور کہا کیا تعجب ہے کہ اوس کے پیٹ سے اناس پیدا ہون - اس سے اوسکا نام ام اناس ہو گیا - پھر حارث بن عمرو بن حجر آکل المرار سے اوسکا بیاہ ہوا - اور اوس کے پیٹ سے عمرو پیدا ہوا جو ابن ام اناس کے نام سے مشہور ہے - پھر عمرو بن ابی ربیعہ نے بھی زیاد سے کہا - جوان مرد - میرے جو اونٹ تو نے لئے ہین وہ مجھے دیدے - زیاد نے اوسکے اونٹ بھی اوسے دیدئے - اون اونٹون مین ایک سانڈ بھی تھا وہ زیاد کی اونٹنیون مین جانے لگا - روکے سے نہین رکتا تھا - اسواسطے عمرو نے اوسے پچھاڑ ڈالا - زیاد نے اوسکی قوت دیکھکر کہا عمرو اگر تم لوگ بھی شیبان کے ایسے بہادر ہوتے کہ جیسے اونٹون کو پچھاڑتے ہو اسیطرح مردون کو بھی پچھاڑتے تو تم ہی تم ہوتے - عمرو نے کہا تو نے جو کچھ واپس کیا یہ احسان تو تو نے تھوڑا کیا مگر یہ بات جو تو نے کہی بڑی بات کہی - اسی سے تو نے اپنے اوپر بڑی بلا مول لیلی - اب تو اوسکا مزہ دیکھے گا - یہان سے تو نہ جائیگا - کہ میرا اسنان تیرے خون سے سیراب ہو جائیگا - پھر گھوڑا مار کر حجر کے پاس چلا آیا اور اوس سے کچھ حال بیان کیا -

۱۱ سدوس اور صلیع کی جاسوسی اور ہند حجر کی جورو کی بیوفائی -

پھر حجر نے سدوس بن شیبان بن ذہل اور صلیع بن عبد غنم کو زیاد کی خبر لینے کے واسطے بھیجا - کہ وہ جائین اور اوسکے لشکر کی کیفیت سے آکر اطلاع دین - یہ دونون نکلے - اور رات کے وقت اوس کے

لشکر مین پھونچے۔ اوسوقت زیاد نے مال غنیمت تقسیم کیا تھا۔ اور شمع لیکر لوگون کو خرما اور مسکہ کھلا رہا تھا۔ جب لوگ کھانا کھا چکے۔ تو اوس نے ندا کر دی۔ کہ جو شخص لکڑی کا ایک گٹھہ لاوے اوسے خرما ایک ہانڈی بھر ملینگی۔ اسواسطے سدوس اور صلیع گئے۔ اور لکڑیان بین بین کر لائے۔ اور دو ہانڈی بھر خرما لئے اور زیاد کی قبہ کے پاس بیٹھے۔ پھر صلیع تو لوٹ گیا۔ اور حجر کے پاس جا کر زیاد کے لشکر کی کیفیت جو اوس نے دیکھی تھی بیان کی۔ اور اوسے خرما دکھائے۔

اودھر سدوس نے کہا۔ کہ مین تب تک لوٹ کر نہ جاؤنگا۔ جب تک کہ کوئی بڑی بات نہ دیکھ لون۔ وہ اونھین لوگون مین بیٹھا رہا۔ اور اونکی باتین سنتا رہا۔ ہند حجر کی جورو زیاد کے پیچھے قید مین تھی اوس نے زیاد سے کہا۔ کہ یہ خرما حجر کے پاس ہجر سے تحفہ مین آئے تھے۔ اور یہ مکھن دومۃ الجندل سے آیا تھا۔ پھر زیاد کے آدمی اوسکے پاس سے چلے گئے سدوس نے جو اپنے ہاتھ پاؤن ہلائے تو اسکا ہاتھ اندھیرے مین کسی پاس کے بیٹھنے والیکے لگ گیا۔ سدوس اس اندیشہ سے بول اٹھا تو کون ہے۔ کہ کہین وہ ہی یہ نہ کہنے لگے کہ یہ غیر آدمی یہان کون بیٹھا ہے۔ اوس شخص نے کہا فلان بن فلان ہون۔ پھر سدوس زیاد کے قبہ کے پاس ایسا قریب چلا گیا۔ کہ اونکی باتین سنائی دینے لگین۔ زیاد حجر کی جورو کے پاس گیا۔ اور اوس سے بوس و کنار کرنے لگا۔ اور اوس سے پوچھا بتا اب حجر کہان ہوگا۔ اوس نے کہا کہان ہوگا۔ وہ یقیناً تیرا پیچھا اوس وقت تک نہ چھوڑیگا کہ شام کے سرخ محلات نہ نظر آجائین۔ مین تو یہ جانتی ہون کہ شیبان کے سوارون کو وہ بھڑکا رہا ہے اور وہ اوسے بھڑکا رہے ہین۔

کہ چلو چلو۔ وہ ایسا غضبناک شخص ہے کہ منھ سے اوسکے غصہ مین ایسے جھاگ نکلتے ہین جیسا مار کھاتے وقت اونٹ کے منھ سے جھاگ نکلا کرتے ہین جہانتک ہوسکے بھاگ بھاگ۔ کیونکہ تیرے پیچھے ایسا پچہ لگو لگا ہوا ہے۔ کہ وہ بڑا تیز اور اوس کے پاس آدمی بکثرت ہین۔ اور وہ بڑا زبردست اور اوسکی رائے صائب ہے۔ زیاد نے یہ سنکر اوس کے طپانچہ مارا۔ اور کہا۔ کہ جو تو یہ کہتی ہے اسلئے کہتی ہے کہ تجھے اوس سے محبت ہے۔ ہند نے کہا۔ یہ بالکل غلط ہے۔ میرے نزدیک نہ تو اوس سے بڑھکر کوئی میرا دشمن ہے اور نہ اوس سے بڑھکر کوئی صاحب حزم ہے۔ وہ حالت خواب اور بیداری دونو مین احتیاط سے نہین چوکتا۔ اگر اوسکی آنکھین سوتی ہون تو ضرور اوسکا کوئی نہ کوئی عضو جاگتا ہوگا۔ اوسکا یہ قاعدہ تھا کہ جب سوتا تو مجھ سے کہدیتا تھا۔ کہ دودہ کا پیالہ اوس کے پاس رکھدون۔ اتفاقاً ایک مرتبہ رات کے وقت وہ سو رہا تھا۔ اور مین اوس کے قریب بیٹھی اوسے دیکھ رہی تھی۔ کہ اوسکی طرف ایک کالا سانپ آیا۔ اور سر کی طرف گیا۔ اوس نے سر اپنا ہٹا لیا۔ پھر وہ سانپ اوس کے ہاتھ کی طرف کو جھکا۔ اوس نے ہاتھ بھی سمیٹ لیا۔ پھر پانو کی طرف گیا۔ پانو بھی سمیٹ لیا۔ پھر وہ پیالہ کی طرف گیا۔ اور اوسمین سے دودہ پیکر زہر اُگل دیا۔ مین نے دل مین کہا اچھا ہوا۔ یہ بیدار ہوکر جب پئے گا تو مر جائیگا۔ اور میرا پیچھا چھوٹ جائیگا پھر وہ خواب سے اوٹھا۔ اور مجھ سے پیالہ مانگا۔ مین نے اوسے وہ پیالہ دیدیا۔ اوس نے سونگ کر اوسے اُلٹ دیا۔ اور دودہ بٹو دیا۔ پھر پوچھا کہ سانپ کہان گیا۔ مین نے کہا مین نے تو نہین دیکھا۔ کہا جھوٹ بولتی ہے۔ یہ سب باتین سندس نے

سنین - پھر چلا اور حجر کے پاس آیا اور آکر یہ بیان کیا -

اتاك المرجفون بامرٍ غیبٍ	علی دهشٍ وجئتك بالیقینِ

اس فساد کے خبرون مین غور کرنیوالے جو تیرے پاس آئے حیرانی کے باعث ظنی خبرین لائے - مگر مین یقینی خبر لایا ہون -

فمن یك قد اتاك بامرٍ لبسٍ	فقد آتی بامرٍ مستبینِ

وہ لوگ تیرے پاس مشتبہ خبرین لائے ہون تو لائے ہون - مگر مین تو تیرے پاس صاف و صریح خبرین لایا ہون

۱۲ حجر کا مرار کو کھانا اور اوس کا لقب آکل المرار ہونا

پھر سدوس نے جو حال سنا تھا - اوسکا سارا قصہ حجر سے بیان کیا اسوقت حجر کے غصہ کا حال نہ پوچھو - اوسکے پاس مرار کے پتے تھے جنھین وہ ہاتھون مین دل لگی کے طور پر لئے ہوئے تھا مگر اس حال کو سنکر غصہ مین اونہین منھ مین رکھ لیا - اور کھانے لگا - اور کھائے چلا گیا - غصہ کے جوش مین اوسے اوسکی تلخی معلوم بھی نہ ہوئی - جب سدوس اپنی باتین کہہ چکا - تو حجر کو اوسکی تلخی کا ذائقہ معلوم ہوا - اسواسطے اوس کا نام آکل المرار پڑ گیا - مرار ایک بوٹی ہوتی ہے جو سخت کڑوی ہوتی ہے - اور کوئی جانور اوسے کھائے تو مرجاتا ہے (اونٹ اوسے کہاتا ہے تو ہونٹ لٹک جاتے ہین - اور دانت دکھائی دینے لگتے ہین)-

۱۳ حجر کا شامیون سے لڑکر اونھین شکست دینا اور زیاد اور ہند کا قتل

پھر حجر نے منادی کرائی اور سوار ہوکر زیاد کی طرف چلا - اور سخت لڑائی ہوئی - زیاد کو شکست ہوئی - اور شام والے بھاگ گئے - اور نہایت کثرت سے مارے گئے - اور بکر و کندہ نے جو غنائم اور لونڈی غلام شامیون کے پاس تھے سب چھڑا لئے - اور سدوس نے

زیاد کو پہچان لیا - اور اوسے چپٹ گیا - اور پچھاڑ کر گرفتار کر لیا - جب عمرو بن ابی ربیعہ نے دیکھا - تو اوس نے از راہ حسد کے زیاد کو برچھے سے مار ڈالا - سدوس کو اس سے بڑا غصہ آیا - اور کہا تو نے میرے قیدی کو مار ڈالا - اوسکی دیت تو پادشاہون کی دیت تھی - یہ دونو شخص حجر کے پاس مقدمہ لیکر گئے حجر نے عمرو کو اور اوسکی قوم کو حکم دیا - کہ سدوس کو پادشاہ کی دیت دین - اور اپنے پاس سے کچھ مال دیکر عمرو کی مدد کی -

پھر حجر نے اپنی زوجہ ہند کو پکڑا - اور دو گھوڑون سے اوسے باندھا - پھر گھوڑون کو بھگا دیا کہ جس سے اوسکے ٹکڑے ہو گئے - بعض کہتے ہین کہ حجر نے اوسے جلا دیا تھا - اور یہ شعر حجر نے کہے ہین -

اِنَّ مَنْ غَرَّہُ النِّسَاءُ بِشَیٍٔ		بَعْدَ ھِنْدٍ لَجَاھِلٌ مَغْرُوْرُ
ہند کا حال سننے کے بعد بھی جو شخص عورتون کی کسی بات سے دھوکہ کھائے تو جان لو کہ وہ بڑا ہی جاہل اور فریب کھایا ہوا ہے		
حُلْوَۃُ الْعَیْنِ وَالْحَدِیْثِ وَمُرٌّ		کُلُّ شَیٍٔ اَجَنَّ مِنْھَا الضَّمِیْرُ
عورتونکی آنکھین اور باتین بہی شیرین ہوتی ہین - باقی وہ کل باتین جو اونکے دل مین پوشیدہ ہوتی ہین سخت کڑوی ہوتی ہین -		
کُلُّ اُنْثیٰ وَاِنْ بَدَا لَکَ مِنْھَا		اٰیَۃُ الْحُبِّ حُبُّھَا خَیْتَعُوْرُ
کوئی عورت کیون نہو اور کیسی ہی ظاہر مین محبت کی علامتین تجھے اوس سے کیون نہ دکھائی دیتی ہون مگر اونکی محبت کو بقا نہین ہوتی		

پھر وہ حیرہ کو لوٹ گیا -

۱۴ | حجر اور ابن ہبولہ کے معاصر ہونے پر اعتراض اور اوسکا جواب

ہم کہتے ہین - کہ یہ جو بعض علما نے بیان کیا ہے کہ زیاد بن ہبولہ السلیحی ملک شام نے حجر پر غزا کی تھی یہ صحیح نہین ہے

کیونکہ ملوک سلیح اطراف شام کے میدان فلسطین سے قنسرین تک کے رہنے والے تھے
اور یہ ملک رومیون کے قبضہ مین تھا۔ اور اونھین سلیح سے غسان نے یہ ملک
لیا تھا۔ اور یہ سب کے سب شاہان روم کے عمال تھے۔ اوسیطرح جیسے حیرہ کے
پادشاہ اہل فارس کے عمال تھے۔ اور عرب پر حکومت کرتے تھے۔ اور سلیح
اور غسان شام کے خودمختار پادشاہ نہ تھے۔ بلکہ ایک بالشت زمین بھی خود
مختارانہ طور پر اون کے قبضہ مین نہ تھی۔ اور اونکا یہہ کہنا کہ وہ شام کے پادشاہ
تھے بالکل صحیح نہین ہے۔

اور جو زیاد بن ہبولہ السلیحی مشارق شام کا پادشاہ ہوا ہے وہ حجر آکل المرار
سے ایک مدت دراز پہلے ہوا ہے کیونکہ حجر تو حارث بن عمرو بن حجر کا دادا ہے
جو قباد پدر نوشیروان کے زمانہ مین حیرہ اور عراق عرب کا پادشاہ تھا۔ اور
قباد اور ہجرت نبوی کے درمیان ایک سوتیس برس کا فرق ہے۔ اور غسان
جو اطراف شام پر سلیح کے بعد پادشاہ ہوئے ہین چھ سو برس اور ایک قول کے
بموجب پانچ سو برس اور کم سے کم جو مین نے سنا ہے تین سو سولہ برس
پادشاہ رہے ہین۔ اور یہ لوگ سلیح کے بعد ہوے ہین۔ اور زیاد ملوک سلیح مین
آخری پادشاہ نہ تھا۔ اس سے اس مدت مین اور بھی کچھ زیادتی ہو گئی۔ اس سے
یہ ایک بہت بڑا تفاوت ہو گیا۔ پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ابن الہبولہ پادشاہ
حجر کے زمانہ مین ہو۔ اور اوسپر تاخت کرے۔

لیکن چونکہ عرب کے راوی اس امر کو بالاتفاق بیان کرتے ہین۔ اسواسطے
اسکی توجیہ کرنا ضرور ہے۔ جو توجیہ اسکی اچھی ہو سکتی ہے وہ یہ ہے۔ کہ زیاد ابن الہبولہ

جو حجر کا معاصر تھا - اسے کسی قوم کا رئیس مانا جائے یا اطراف شام کے کسی حصہ کا
متغلب سمجھا جائے تاکہ یہ روایت ٹھیک ہو سکے - واللہ اعلم
ابو عبیدہ نے اس یوم کا ذکر کیا ہے - لیکن اوس نے یہ نہین کہا ہے کہ
ابن ہبولہ سلیح مین سے تھا - بلکہ کہا ہے کہ وہ غالب بن ہبولہ غسان کے پادشاہون
مین سے تھا - اور یہ بھی اوس نے نہین بیان کیا کہ حجر حیرہ کو لوٹ گیا اگر یہ بیان
صحیح مانا جائے تو پھر کسی طرح کا کوئی وہم باقی نہین رہتا -

حجر امری القیس کے باپ کا قتل اور اوسکے قتل سے جو لڑائیان پیدا ہوئین امری القیس کی وفات تک

۱۵ بکر پر حجر اور عمرو اور حارث کی حکومت

اول تو ہم اس باب مین اوسکا سبب بیان کرتے ہین کہ جس سے یہ لوگ عرب کے نجد مین بادشاہ ہوئے تھے
اور پھر ہم اس حادثہ کا اوس کے قتل وغیرہ تک کا بیان کرتے ہین -
اس زمانہ مین بکر کی سفیہ اپنی قوم کے عقلا پر غالب ہوگئے تھے - اور اونھین کے
ہاتھ مین سب اختیار چلا گیا تھا - اور قوی ضعیفون پر ظلم کرتے تھے - اسواسطے
عقلا نے اپنے معاملہ مین غور کیا - اور یہ رائے قرار پائی - کہ اپنی قوم مین ایک
پادشاہ مقرر کیا جائے جو ظالم سے مظلوم کا انصاف دلائے - عربون نے
اس سے انکار کیا اور کہا کہ اگر پادشاہ عربون مین سے کوئی ہوگا تو ایک قوم
اوسکی اطاعت کرے گی - اور دوسری قوم اوس سے بغاوت کرے گی -
اسواسطے جو کوئی پادشاہ ہو وہ کسی غیر قوم کا ہو - اسلئے یہ لوگ اکٹھے ہو کر یمن کے کسی
تُبّع کے پاس گئے یہ تبابعہ عربون کے نزدیک ایسے ہی تھے جیسے مسلمانون

کے نزدیک خلفا تھے۔ عربون نے تبع سے جا کر کہا کہ ہم پر کسی کو پادشاہ کردو۔
اوس نے اون پر حجر بن عمرو آکل المرار کو پادشاہ کر دیا۔ یہ حجر اون کے یہان
آیا اور بطن عاقل مقام مین رہنے لگا۔ اور بکر کو لیکر تاخت و تاراج شروع کی
اور لخمیون کے پاس بکر کا جو علاقہ تھا وہ اون سے چھین لیا اور مدت تک
حکومت کرنیکے بعد مر گیا۔ اور بطن عاقل مین ہی مدفون ہوا۔

جب حجر مر گیا تو اوس کے بعد اوسکا بیٹا عمرو بن حجر آکل المرار پادشاہ ہوا
جسے مقصور بھی کہتے ہین۔ کیونکہ اس نے صرف اپنے باپ کے ملک پر قصر کیا
اور اوسے کچھ نہ بڑھایا تھا۔ اسکا بھائی معاویہ جسے جَوْن کہتے ہین یمامہ کا
حاکم تھا۔ پھر جب عمرو بھی مر گیا تو اوسکا بیٹا حارث بن عمرو پادشاہ ہوا۔
جسکی حکومت بڑی زبردست تھی۔ اور دور دور اوسکا شہرہ ہو گیا تھا۔

۱۶ حارث کا مزدکی ہوکر حیرہ کا پادشاہ ہونا اور نوشیروان کے وقت مین منذر کا حارث کے خاندان والون کو قتل کرنا

پھر جب قباد بن فیروز فارس کا پادشاہ ہوا۔ تو اوسکے
زمانہ مین مزدک پیدا ہوا۔ اور جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے
لوگون کو زندقہ کی ہدایت کرنے لگا۔ قباد نے اوس کا
مذہب قبول کر لیا۔ اسوقت منذر بن ماء السما اکا سرہ کا حیرہ
اور اوس کے نواحی کا عامل تھا۔ قباد نے چاہا۔ کہ اوسے بھی اپنے مذہب مین
داخل کر لے۔ اوس نے انکار کیا۔ اس لئے قباد نے حارث بن عمرو سے
درخواست کی۔ اوس نے قباد کا مذہب اختیار کر لیا۔ اسواسطے قباد نے
اوسے حیرہ پر عامل کر دیا۔ اور منذر کو حکومت سے نکالدیا اس باب مین روایتین
مختلف ہین۔ جن کا بیان قباد کے زمانہ مین ہم کر چکے ہین۔

پھر یہ حالت برابر قباد کے اخیر زمانہ تک رہی - لیکن جب قباد کے بعد اوسکا
بیٹا نوشیروان بادشاہ ہوا - تو اوس نے مزدک اور مزدکیون کو مار ڈالا -
اور منذر بن ماء السما کو حیرہ کا پھر والی مقرر کیا - اور حارث بن عمرو کو بلایا - جو اوسوقت
انبار مین تھا - اور وہ وہین رہا کرتا تھا - یہ سُن کر وہ اپنی اولاد اور مال و دولت
اور بی بی کو لیکر بھاگ گیا - اور منذر تغلب اور ایاد اور بہرا کے سوار لے کر
اوس کے تعاقب مین گیا - لیکن وہ کلب کے علاقہ مین پہونچکر بچ گیا - مگر اوس کا
مال و اسباب لٹ گیا - اور بی بی پکڑی گئی - اور تغلب نے اڑتالیس آدمی
بنی المرار کے پکڑ لئے - جن مین عمرو اور مالک حارث کے بیٹے بھی تھے - جب
یہ لوگ منذر کے پاس گئے - تو اوس نے دیار بنی مرینا مین انھین قتل کرادیا -
چنانچہ عمرو بن کلثوم (التغلبی) ان کی نسبت کہتا ہے -

فآبوا بالنہاب و بالسبایا	وابنا بالملوک مصفدینا

اور نیز امرء القیس نے بھی انکی نسبت ذکر کیا ہے -

ملوک من بنی حجر بن عمرو	یُساقون العشیۃ یُقتلونا
فلو فی یوم معرکۃ اُصیبوا	ولکن فی دیار بنی مرینا
ولم تُغسل جماجمہم بغسل	ولکن فی الدماء مُزملینا
تظل الطیر عاکفۃ علیہم	وتنتزع الحواجب والعیونا

۱۷ حارث کی موت ایک ہرن کا گرم جگر کھانے سے

پھر حارث دیار کلب مین مقیم ہو گیا - اوس کے مرنے کی
نسبت دو روایتین ہین - کلب بولتے ہین کہ اونھون نے اوسے

٭ ترجمہ کے لئے جلد سوم کا فقرہ (۱۵۳) دیکھو

مار ڈالا۔ مگر علماے کندہ بیان کرتے ہین۔ کہ وہ ایک مرتبہ شکار کو گیا تھا۔ وہان ہرنون مین ایک بارہ سنگھا تھا۔ اوس کے پیچھے جھپٹا۔ جب وہ ہاتھ نہ آیا تو جوش مین آکر قسم کھائی۔ کہ اس کا جگر کھانے تک مین اور کچھ نہ کھاؤنگا اسواسطے سوار اوس کے پیچھے گئے۔ اور تین روز کے بعد وہ ہاتھ آیا۔ حارث بھوک کے مارے مرنے کے قریب ہوگیا تھا۔ اوس کے پیٹ کی چیزین بھونی گیئن۔ اور جلدی مین حارث نے اوس کے جگر کا ایک گرم پارچہ کھا لیا۔ اوس سے حارث مرگیا۔

۱۸ حارث کا اپنے چار بیٹون کو عرب کے قبائل پر جدا جدا حاکم مقرر کرنا۔

جب حارث حیرہ مین تھا۔ تو اوسوقت قبائل نزار کے کتنے ہی اشراف اوس کے پاس آئے تھے۔ اور اوس سے کہا تھا کہ ہم تیرے مطیع ہین۔ تجھے معلوم ہے کہ ہمارے درمیان شر و فساد اور کشت و خون رہا کرتا ہے۔ ہم ڈرتے ہین کہ کہین ایسے ہی لڑلڑ کر ہم فنا نہ ہو جائین۔ تو اپنے بیٹون کو ہمارے ساتھ بھیجدے۔ وہ چلکر ہمارے درمیان مین رہین۔ اور جب ہم مین جھگڑا ہوا کرے تو ہمارے درمیان جھگڑنے والون کو ایک دوسرے سے بچایا کرین۔ اسواسطے حارث نے اپنی اولاد کو قبائل عرب مین جگھ جگھ بھیجدیا تھا۔ اور اپنے بیٹے حجر کو بنی اسد بن خزیمہ اور غطفان پر حاکم کیا تھا۔ اور شرحبیل کو جو یوم الکلاب مین مارا گیا تھا بکر بن وائل کے تمام قبیلہ پر اور کسیقدر اور لوگون پر مقرر کیا تھا اور معدی کرب کو قیس عیلان وغیرہ طوائف پر بھیجا تھا۔ اس معدی کرب کو غلفا (اوبٹن لگایا ہوا) بھی کہتے تھے۔ اور اسکی وجہ یہ تھی۔ کہ وہ اپنے سر کو

خوشبو کا اوپٹن لگایا کرتا تھا۔ اور سلمہ کو تغلب اور نمر بن قاسط اور بنی سعد بن زید مناہ بنی تمیم کا سردار کیا تھا۔

۱۹ حجر کا بنی اسد کو اور بنی اسد کا حجر کو قتل کرنا

غرض حجر مدت تک بنی اسد مین رہا۔ وہ اپنے مایحتاج کے واسطے ان سے کچھ خراج اور کچھ جزیہ سالانہ لیا کرتا تھا ایک مدت تک تو وہ لیتا رہا۔ اور وہ اوسے برابر دیتے رہے۔ مگر ایک مرتبہ جب اوس نے اپنے آدمی خراج لینے کو بھیجے۔ بنی اسد تہامہ مین تھے۔ تو اوبھون نے اسکے آدمی کو مار کر نکالدیا۔ جب اسکی حجر کو خبر ہوئی۔ تو اوس نے ربیعہ کی کچھ فوج لی۔ اور اپنے بھائی معدی کرب سے قیس اور کنانہ کے آدمی لئے اور بنی اسد پر پہونچا۔ اور اون کے سردارون کو اور بزرگون کو پکڑا۔ اور (ذلت کے سبب اوبھین تلوارون سے نہین بلکہ) ڈنڈون سے قتل کیا۔ اور اونکا مال ضبط کر لیا۔ اور اونھین تہامہ کو نکالدیا۔ اور اونکے اشراف کی ایک جماعت قید کر لی۔ جن مین علبید بن الابرص شاعر بھی تھا۔ اس شاعر نے کچھ شعر کہے۔ اور حجر کو اون پر مہربان کیا۔ جب اوس کے دل مین رحم آگیا۔ تو اوس نے کسی شخص کو بھیجا۔ کہ اونھین اپنے گھرون کو بلالائے۔

جب وہ لوگ چلے۔ اور اپنے وطن سے ایک منزل پر رہے۔ تو ایک کاہن نے جس کا نام عوف بن ربیعہ بن عامر الاسدی تھا اون سے کہا۔ کہ ایک بڑا پادشاہ قتل ہوگا۔ اور کل صبح ہی اوسکے کپڑے اتار لئے جائینگے۔ لوگون نے کہا وہ کون پادشاہ ہے۔ کہا وہ حجر ہے۔ اسواسطے یہ لوگ سوار ہوئے۔ اور بے تحاشا میدان اور پہاڑ طے کرتے ہوئے حجر کے لشکر تک پہونچے

اور اوسے قبہ مین جالیا۔ اور مار ڈالا۔ علباء بن الحارث الکاہلی نے اوس کے
نیزہ مارا اور قتل کیا تھا۔ حجر نے پہلے اوس کے باپ کو قتل کیا تھا۔ جب بنی اسد
نے اوسے قتل کر دیا۔ تو کہا اے معشر کنانہ وقیس تم تو ہمارے بھائی اور
ہمارے بنی عم ہو۔ اور یہ شخص تم سے بعید النسب ہے۔ اور اوسکی سیرت کو
بھی تم دیکھ چکے ہو۔ اور جو کچھ اوس نے اور اوسکی قوم نے تمھارے ساتھ
کیا ہے وہ تم سب جانتے ہو۔ تمھین چاہئے کہ اونھین لوٹ لو۔ اسلئے وہ اوسکے
اہل وعیال پر دوڑے۔ اور اونھین لوٹ لیا۔ اور حجر کو ایک سپید چادر مین
لپیٹ کر راستہ مین ڈالدیا۔ جب قیس اور کنانہ نے دیکھا۔ تو اوس کے
کپڑے اُتار لئے اور عمرو بن مسعود نے اوس کے اہل وعیال کو پناہ دی
بعض یہ بھی کہتے ہین۔ کہ جب حجر نے دیکھا۔ کہ بنی اسد اوس کے
برخلاف جمع ہوے ہین۔ تو اوسے اندیشہ ہوا۔ اور عویمر بن شجنہ کو جو بنی عطارد
بن کعب بن زید بن مناہ بن تمیم مین تھا اپنی بیٹی ہند بن حجر کو اور اپنے بال بچون
کو سپرد کیا۔ اور بنی اسد سے کہا۔ کہ جب تمھارا یہ حال ہے تو مین تمھارے
یہان سے جاتا ہون۔ اور تمھین چھوڑتا ہون تم جو چاہے سو کرو۔ مجھے کچھ
مطلب نہین۔ اسپر اونھون نے اوسے رخصت کر دیا۔ اور وہ وہان سے
چلا گیا۔ اور ایک مدت تک اپنی قوم مین جاکر رہا۔ اور ایک بڑی جمعیت
فراہم کی اور بنی اسد پر چڑھکر آیا۔ بنی اسد بھی جمع ہوے۔ اور آپسمین کہا کہ
اس شخص نے تمھین مغلوب کر لیا۔ تو بچون کی طرح تمھارا جو چاہے گا وہ حال کریگا
اس لئے اپنے تمام عیش وراحت کو اب چھوڑ دو۔ اور عزت دار ہو کر مر جاؤ۔

وہ سب اکھٹے ہوے۔ اور حجر کی طرف چلے۔ اور مقابل ہو کر خوب لڑے۔ اسوقت اونکا حاکم علباء بن الحارث تھا۔ اوس نے حجر پر حملہ کر کے اوسے برچھے سے مار ڈالا اور کندہ اور اوس کے ساتھی سب بھاگ گئے۔ اور بنی اسد نے حجر کے اہل بیت کو بھی پکڑ لیا۔ اور اوس کا تمام مال و اسباب لوٹ لیا۔ جسکی غنیمت سے اونکے ہاتھ بھر گئے۔ اور اوس کی لونڈیاں اور عورتیں وغیرہ بھی اونکے ہاتھ آگئیں۔ اور اونھوں نے باہم تقسیم کر لین۔

۲۰ حجر کے قتل کی خبر اور وصیت امرء القیس کو پہونچنا اور اوسکا بنی اسد سے انتقام لینے کا ارادہ کرنا۔

یہ بھی ایک روایت ہے۔ کہ حجر میدان جنگ مین قید ہو گیا تھا اور قبہ مین قید کر دیا گیا تھا۔ وہان علباء کی بہن کے بیٹے نے اوسے چھری سے مار ڈالا۔ جو اوسکے پاس تھی۔ کیونکہ حجر نے اوس کے باپ کو قتل کیا تھا۔ جب اوس نے حجر کو زخمی کیا۔ تو اوسے بالکل قتل نہین کیا۔ اسپر حجر نے وصیت لکھی۔ اور ایک شخص کو وہ تحریر دیکر کہا کہ میرے بیٹے نافع کے پاس جا جو اوس کا سب سے بڑا بیٹا تھا۔ اگر وہ روئے اور پکار مچائے تو اوس سے کچھ مت کہ۔ اور اسی طرح سے میرے جتنے بیٹے ہین اون سب کے پاس الگ الگ جا اور امرء القیس تک اسی طرح کر جو سب سے چھوٹا ہے ان مین جو اضطراب اور جزع و فزع نہ کری اوسے میرے گھوڑے اور ہتیار اور میری وصیت دے۔ اوسکی وصیت مین یہ لکھا ہوا تھا۔ کہ میرا اس طرح سے حال گزرا ہے اور فلان شخص نے مجھے قتل کیا ہے۔ وہ شخص حجر کی وصیت کے موافق اوس کے بیٹے نافع کے پاس گیا۔ اوس نے سنتے ہی دہول اپنے سر پر ڈالی۔ اس سے وہ دوسرے تیسرے وغیرہ

بیٹون کے پاس گیا۔ اور اون سب سے ایسے ہی کیا۔ آخرکار وہ امرءالقیس کے پاس آیا۔ وہ اوسوقت ایک اپنے ندیم کے ساتھ شراب پی رہا اور نرد کھیل رہا تھا۔ جب قاصد نے کہا۔ حجر مارا گیا تو اس نے کچھ التفات نہ کیا۔ اور اپنے کام مین لگا رہا۔ ندیم نے ہاتھ کھینچ لیا۔ اس لئے امرءالقیس نے کہا کھیلو آخر کھیل تمام ہوگیا۔ تب اپنے ندیم سے اوس نے کہا۔ مین تیری بازی مین خلل نہین ڈال سکتا تھا۔ پھر قاصد سے اپنے باپ کا کل حال پوچھا۔ اور اوس نے تمام حال اوسے سنایا۔ یہ سن کر اوس نے کہا شراب اور عورتین مجھ پر اوس وقت تک حرام ہین کہ جب تک مین بنی اسد کے سو آدمی اپنے باپ کے عوض نہ مارڈالون اور سو اون کے پکڑ کر نہ آزاد کردون۔

حجر نے امرءالقیس کو اسوجہ سے نکالدیا تھا کہ وہ شعر کہا کرتا تھا جسے وہ پسند نہ کرتا تھا۔ امرءالقیس کی مان کا نام تھا فاطمہ بنت ربیعہ بن الحارث۔ اور وہ کلیب بن وایل کی بہن تھی۔ امرءالقیس کا قاعدہ تھا کہ عرب کے قبائل مین اودہر اُدہر گھوما کرتا اور تالابون پر بیٹھتا اور شراب پیا کرتا اور شکار کھیلا کرتا تھا۔ کہ اسی مین اوسے باپ کے قتل کی خبر دمون مین آئی جو یمن کے ملک مین ایک مقام کا نام تھا۔ جب اوس نے یہ خبر سُنی تو کہا۔

تطاوَلَ اللیلُ علینا دمُّونْ	دموْن انّا معشرٌ یمانون

اسے دمون دمون ہم کو یہان ایک زمانہ گزر گیا۔ ہم لوگ یمانی ہین۔ اور اپنی قوم کو دوست رکھتے ہین

وانّا لقومنا محبون

یعنے اب وطن کو جائینگے۔

پھر کہا۔ میرے باپ نے لڑکپن مین مجھے خراب کیا اور اب جوانی مین مجھپر اپنے خون کا بوجھ ڈال گیا۔ لا صحو الیوم ولا سکر غدا الیوم خمر وغدا امر (آج تو بے پئے چین نہین لونگا۔ اور کل پھر کبھی نشہ نہ کرونگا آج شراب ہے اور کل کام ہے یعنے لڑائی ہے) پھر یہ قول اوسکا مثل ہو گیا۔

۲۱ امرء القیس کا بکر اور تغلب کو بنی اسد پر لیجانا اور دہوکہ سے بنی کنانہ کو مارنا اور بنی اسد کو قتل کرنا

پھر وہان سے چلدیا۔ اور بنی بکر و تغلب مین آکر اونسے بنی اسد کے برخلاف نصرت کی درخواست کی۔ وہ اسکی مدد کے لئے راضی ہو گئے۔ پھر اوس نے بنی اسد کی طرف اپنے جاسوس بھیجے۔ لیکن بنی اسد چونک گئے اور بنی کنانہ مین جاکر پناہ گیر ہو گئے مگر امرء القیس کے جاسوس اون کے ساتھ ساتھ گئے۔ علبا بن الحرث نے بنی اسد سے کہا۔ کہ امرء القیس کے جاسوس پھر رہے ہین۔ تعجب نہین کہ تمھاری خبر اونھون نے امرء القیس کو پہونچا دی ہو۔ اور تم یہان بنی کنانہ مین ٹھرے ہوے ہو۔ یہان ٹھرنا مناسب نہین بہتر ہے کہ یہان سے رات مین چلدو۔ اور اسکا حال بنی کنانہ سے بھی نہ کہو۔ بنی اسد اسواسطے چلدئے۔ ادہر امرء القیس بکر و تغلب وغیرہ کو لیکر چلا۔ اور بنی کنانہ مین پھونچا۔ اور سمجھا کہ یہی بنی اسد ہین۔ اسواسطے اونھین مارنا شروع کردیا اور یالثارات الملک یالثارات الہمام کے نعرہ مارنے لگا اونھون نے کہا کہ جہان پناہ ہم نے حضور کے آدمی کو نہین مارا ہی۔ ہم تو بنی کنانہ ہین آپ بنی اسد سے جاکر انتقام لیجئے۔ وہ لوگ کل ہی یہان سے گئے ہین اسواسطے وہ بنی اسد کی طرف چلا۔ مگر وہ اوس رات مین اوس سے بچکر نکل گئے

اور ہاتھ نہ لگے۔ تب اوس نے اس باب مین یہ شعر کہے۔

الا یا لہف نفسی اثر قومٍ	ہُوَ کانوا الشفاءُ فلو یُصابوا

افسوس مجھ پر مین ایک قوم کے پیچھے چلا تھا جن کا ملنا میرے دل کو شفا بخشتا مگر وہ نہ ملے۔

وقاھم جدُّھم ببنی ابیھم	وبالاشقین ما کان العقابُ

اون کا نصیب اچھا تھا اوس سے وہ بچ گئے اور اون کے عوض اونکے داداکی اولاد وبال مین پھنس گئی۔ اور اشقین مین دیئے جو لوگ اشقین مین سے تھے اور جن سے مراد بنی کنانہ ہین اونپر عقاب جاہئے تھا

وافلتھن علباءُ جریضاً	ولو ادرکتہُ صفر الوطابُ

اور علبا نے جو سخت مغموم تھا اون کے سوار ون کو بچا لیا۔ اگر وہ مجھے مل جاتا تو مارا ہی جاتا

یہان امرء القیس کا مطلب بنی ابیہم سے کنانہ سے ہے۔ کیونکہ اسد اور کنانہ دونو خزیمہ کے بیٹے اور آپس مین بھائی تھے۔ اور لو ادرکتہ صفر الوطاب کا مطلب یہ ہے۔ کہ وطاب مشک کو کہتے ہین۔ عربون کا قاعدہ تھا۔ کہ کسی کو مار ڈالتے اور اوس کے اونٹون کو پکڑ لیجاتے تھے۔ جس سے اوسکی مشک مین دودہ کی بجائے صفر ہو جاتا یعنے خالی ہو جاتی تھی۔ جس سے صفر الوطاب کے معنی مرنے کے ہو گئے ہین۔ اور یہ بھی کہتے ہین۔ کہ جب وہ اوسے مار ڈالتے تو اوسکی کھال جو اوسکی مشک کہنا چاہیئے اوس کے خون سے خالی ہو جاتی تھی۔ اس لئے اسکے معنی مرجانے کے ہو گئے ہین۔

پھر امرء القیس بنی اسد کے پیچھے چلا۔ اور ظہر کے وقت اونھین جالیا۔ اسوقت اوسکے گھوڑے بے دم ہو گئے اور پیاس سے مرمٹے تھے۔ اور بنی اسد ایک چشمہ پر ٹھہرے ہوے تھے۔ خوب لڑائی ہوئی۔ اور بنی اسد بہت کثرت سے

مارے گئے اور بھاگ کر پیچھا چھڑایا۔

۲۲ امرء القیس کو بکر و تغلب کا چھوڑ دینا اور اوسکا مرثد اور قرمل کی مدد سے بنی اسد پر غزا کرنا۔

پھر جب صبح ہوئی تو بکر و تغلب نے بنی اسد کے تعاقب سے انکار کیا اور کہا کہ تو انتقام لیچکا۔ امرء القیس نے کہا نہین ابھی انتقام پورا نہین ہوا۔ اونھون نے کہا ہوگیا۔ تو بڑا منحوس آدمی ہے۔ اونھین بنی کنانہ کا قتل کرنا برا معلوم ہوا تھا۔ پھر بکر و تغلب لوٹ گئے اور امرء القیس اَزْ وشَنُوءَہ کے قبیلہ مین گیا اور اون سے مدد مانگی۔ اونھون نے مدد دینے سے انکار کیا۔ اور کہا وہ ہمارے بھائی اور ہمارے پڑوسی ہین۔ اسواسطے وہ وہان سے بھی چلدیا۔ اور ایک قیل کے پاس جس کا نام مرثد الخیر بن ذی جدن تھا جاکر اترا۔ امرء القیس کو اور اوس سے باہم کچھ رشتہ تھا۔ اوس سے بھی مدد مانگی۔ اوس نے حمیر کے پانچ سو آدمی دئے۔ لیکن امرء القیس کے روانہ ہونے سے پیشتر ہی مرثد مرگیا۔ اس کے بعد حمیر کا ایک اور شخص قرمل نام اون کا پادشاہ ہوا۔ اوسنے امرء القیس کو رسد کا سامان بھی دیا۔ اور اوس کے ساتھ فوج روانہ کی اور کچھ عرب کے اور اوباش بھی اوس کے ساتھ ہوگئے۔ اور کچھ اور کتنے ہی یمن کے قبائل کے لوگون کو بھی اوس نے نوکر رکھ لیا۔ اور اونھین لیکر بنی اسد پر چلا۔ اور اونپر فتح پائی۔

۲۳ منذر کا امرء القیس پر فوج بھیجنا اور اوسکا عرب کے قبائل مین پناہ گیر ہوتا پھرنا۔

پھر منذر امرء القیس کے پیچھے پڑ گیا۔ اور اوسکی بہت جستجو کی اور اوسکی طرف فوجین بھیجین۔ امرء القیس مین اتنی طاقت کہان تھی جو اون کا مقابلہ کرتا۔ اوسکے پاس جو

حمیری وغیرہ تھے وہ بھی چلدئے تھے۔ اسواسطے وہ کچھ اپنے قبیلہ کے آدمیون کے ساتھ نکل گیا۔ اور حارث ابن شہاب الیربوعی کے پاس جاکر قیام کیا۔ جو عتیبہ بن حارث کا باپ تھا۔ منذر نے جب یہ حال سنا تو اوس نے حارث سے کہلا بھیجا کہ امرالقیس کو پکڑکر میرے حوالہ کردے۔ اگر تو نے اوسے میرے حوالہ نہ کیا۔ تو مین تجھ سے آکر لڑونگا۔ اسواسطے حارث نے اوس کے ساتھیون کو پکڑکر اوسے دیدیا مگر امرالقیس نکل بھاگا۔ اور یزید بن معاویۃ بن الحارث اور اوسکی بیٹی ہند بنت امرء القیس اور اوس کی زرہین اور ہتیار اور کچھ مال واسباب بھی بچ گیا۔ پھر وہ سعد بن جناب الایادی کے پاس پہونچا۔ جو اپنی قوم کا سردار تھا۔ اوس نے اوسے پناہ دی۔ اور امرالقیس نے اوس کی مدح کہی۔ پھر وہان سے بھی وہ آگے چلا۔ اور معلی بن تیم الطائی کے پاس جاکر قیام پذیر ہوا۔ اور اوس کے پاس سکونت اختیار کرلی۔ اور بہت اونٹ جمع کرلئے۔ وہان اوسپر جدیلہ کے قبیلہ کی ایک قوم بنی زبید چڑہ دوڑی۔ اور اوس کے اونٹ لے گئے۔ مگر ان کے عوض بنی نبہان نے اوسے بکریان دودہ پینے کے واسطے دیدین۔ چنانچہ وہ کہتا ہے۔

كأنّ قرونَ جِلّتِها العِصِيُّ	اذا ما لم تكن ابلٌ فمِعزى

اگر اونٹ نہ ہون تو نہ ہون بکریون سے ہی کام نکل جائیگا۔ گویا ان بوڑہی بکریون کے سینگ ڈنڈی ہین۔ (جو اونٹون کے ساتھ ہوا کرتے ہین)

اس کے اور بھی بہت ابیات ہین۔

پھر امرالقیس وہان سے روانہ ہوا۔ اور عامر بن جوین کے قبیلہ مین پہونچا۔ اس عامر نے چاہا۔ کہ امرالقیس کے مال واسباب اور اہل وعیال کو

چھین لے۔ لیکن امرءالقیس کو اس کی خبر لگ گئی۔ اسواسطے وہ بنی ثعل سے ایک شخص حارثہ بن مر کے پاس چلا گیا۔ اور اوس سے پناہ مانگی۔ اوس نے اوسے پناہ دی۔ اس سے عامر بن جوین اور ثعلی مین لڑائی قایم ہو گئی۔ اور بڑے بڑے واقعات گذرے۔ جب امرءالقیس نے دیکھا۔ کہ میرے سبب سے طی مین لڑائی پیدا ہو گئی تو وہان سے بھی کوچ کر دیا۔

۴۲ سموال کی سفارش سے امرءالقیس کا قیصر کے پاس جانا اور طماح کی چغلی سے قیصر کا امرءالقیس کو مار ڈالنا

پھر وہ سموال بن عادیا یہودی کے پاس پہونچا۔ اوس نے امرءالقیس کی بہت تعظیم و تکریم کی۔ اور اوسے اپنے پاس ٹھرایا۔ اور وہان امرءالقیس جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور رہا رہا۔ پھر اوس نے سموال سے کہا کہ حارث بن شمر الغسانی سے میری سفارش کر دے کہ وہ مجھے قیصر کے پاس پہونچا دے چنانچہ اوس نے خط لکھدیا۔ اور اوس نے اپنے گھر کے لوگ اور زرہین سموال کے پاس چھوڑین اور حارث کے پاس روانہ ہوا۔ جب وہ قیصر کے پاس پہونچا تو قیصر نے اوس کی بڑی عزت کی۔ یہ حال بنی اسد نے بھی سنا۔ اسواسطے اونھون نے بھی اپنے مین سے ایک شخص طماح کو جس کے بھائی کو امرءالقیس نے مار ڈالا تھا قیصر کے پاس بھیجا۔ یہ اسدی بھی وہان پہونچا۔ اسوقت قیصر نے امرءالقیس کے ساتھ ایک بڑا لشکر دیا تھا۔ اور اوسے روانہ کر دیا تھا۔ اور اس لشکر مین کتنے ہی شاہزادہ بھی تھے۔ جب امرءالقیس چلدیا تو طماح نے قیصر سے کہا۔ کہ امرءالقیس بڑا گمراہ اور زانی ہے۔ لوگون مین یہ مشہور ہے کہ وہ تیری بیٹی سے مراسلت کیا کرتا اور

...ش وسے ملا جلا کرتا تھا۔ اور اوس کی نسبت اس نے اشعار کہے ہین۔ اور عرب بین اوسے اون اشعار کے سبب شہرت دیدی ہے۔ قیصر کو امرءالقیس سے نفرت ہوگئی۔ اور اوس نے اوسے زربفتی منقش کپڑون کا خلعت بھیجا۔ جس مین زہر لگایا ہوا تھا اور اوسے لکھا کہ مین اپنے کپڑے تیری عزت افزائی کے لئے بھیجتا ہون جنھین مین پہنا کرتا تھا۔ اونھین تو پھن اور مجھے اپنا حال منزل بمنزل لکھتا رہ۔ امرءالقیس نے اونھین پھن لیا۔ اور اوس سے بہت خوش ہوا۔ مگر اوس کے بدن مین زہر بہت جلد سرایت کرگیا۔ اور اوس کی کھال چھٹ چھٹ کر گرنے لگی۔ اس لئے اوسکا نام ذوالقروح (زخمون والا) بھی کہا کرتے ہین۔ اسوقت اپنی حالت دیکھکر امرءالقیس نے یہ شعر کہے تھے۔

لَقد طَمَحَ الطَّمَاحُ مِن بُعدِ اَرضِہٖ	لِیُلبِسَنِی مِمَّا یُلبَسُ اَبؤُسَا

طماح اپنے ملک سے یہان آیا کہ مجھے اون مصائب کا لباس پہنائے جنکا ہر ایک انسان کو پہننا پڑتا ہے

فَلَو اَنَّہَا نَفسٌ تَمُوتُ سَوِیَّۃً	وَلٰکِنَّہَا نَفسٌ تَسَاقِطُ اَنفُسَا

کیا اچھا ہوتا جو یہ نفس یکبارگی ہی مرجاتا لیکن وہ تو ایسا ہوگیا ہے کہ تھوڑا تھوڑا ہو کر اوسکی جان نکلتی ہے

غرض جب وہ اسی حالت مین بلاد روم کے ایک مقام انقرہ مین پھونچا۔ تو اوس جگہ موت نے اوسے آلیا۔ تو اوس نے اپنے اخیر الفاظ یہ زبان سے نکالے

رُبَّ خُطبَۃٍ مُسحَنفِرَہ وَطَعنَۃٍ مُثعَنجِرَہ وَجَفنَۃٍ مُستَحِیرَہ حَلَّت بِاَرضِ اَنقِرَہ

کتنے ہین داستانین یا خطبہ بڑے بڑے لمبے اور کتنے ہی نیزون کے زخم (خون کے) بہانے والے اور کتنے ہی بڑے بڑے پیالہ (خون کے) بھرے ہوے اس انقرہ کے سرزمین مین ہوگذرے ہونگے

اور وہان اوسنے روم کی ایک شاہزادی کی قبر دیکھی - جو اوسی مقام پر عسیب[1]
پہاڑ کے برابر دفن کیگیئی تھی - اوسوقت اوس نے یہ اشعار کہے -

أَجَارَتَنَا إِنَّ الخُطُوبَ تَنُوبُ	وَإِنِّي مُقِيمٌ مَا أَقَامَ عَسِيبُ

(اے پروسن کام باری باری سے ہوا کرتے ہین (کبھی تیرے مرنے کی باری تھی اب میری باری ہے) مین یہان اوسوقت تک رہونگا جب تک کہ عسیب پہاڑ دنیا مین قایم رہیگا - (جو نجد کے بالائی حصہ کا ایک مشہور پہاڑ ہے)

أَجَارَتَنَا إِنَّا غَرِيبَانِ هٰهُنَا	وَكُلُّ غَرِيبٍ لِلْغَرِيبِ نَسِيبُ

(اے پروسن ہم دونو یہان غریب مسافر ہین (مجھمین اور تجھ مین ایک نسبت ہے) اور جتنی غریب ہوتے ہین اونکے لئے غریبون سے ایک نسبت ہوتی ہے)

پھر امرالقیس مرگیا - اور اوسی عورت کے برابر اوسکو دفن کردیا گیا - وہان اوسکی قبر ہے

۲۵ حارث غسانی کا سموال سے امرالقیس کی امانت طلب کرنا اور اوسکا نہ دینا -

پھر جب امرالقیس مرگیا - تو حارث ابن ابی شمر الغسانی سموال ابن عادیا کی طرف چلا - اور اوس سے امرالقیس کی زرہین مانگین - جو تعداد مین سو تھین - اور اوس کا مال بھی طلب کیا - لیکن سموال نے نہین دیا - اس پر حارث نے سموال کے بیٹے کو پکڑ لیا اور سموال سے کہا یا تو زرہین مجھے دیدے نہین تو مین تیرے بیٹے کو مار ڈالونگا - سموال نے کہا مین تو امانت مین سے کچھ بھی تجھے نہین دونگا - اسواسطے حارث نے اوس کے بیٹے کو مار ڈالا - چنانچہ سموال نے خود اوسکا ذکر کیا ہے -

وَفَيْتُ بِأَدْرُعِ الكِنْدِيِّ إِنِّي	إِذَا مَا ذُمَّ أَقْوَامٌ وَفَيْتُ

مین نے امرالقیس الکندی کی زرہون کے معاملہ مین جو عہد کیا تھا اوسے پورا کیا - اگرچہ اس معاملہ مین لوگ عہد شکنی کے باعث مذمت کے مستوجب ہوا کرتے ہین مگر مین نے اپنا عہد پورا کیا ہے -

وصّٰی عادیا یوماً بأن لا ... تُهدِمْ یا سموال ما بنیتُ

مجھے عادیا نے ایک روز نصیحت کی تھی۔ کہ سموال جس عزت کی بین نے بنیاد ڈالی اوسے توگرانا نہین

بَنیٰ لِیْ عادیا حِصناً حصیناً ... وماءً کلما شِئتُ استقیتُ

عادیا نے میرے لئے ایک مستحکم قلعہ بنادیا ہے اور اوسمین چشمہ بھی رکھدیا ہے کہ جب مین چاہتا ہون اوس سے پانی پی لیتا ہون

اور اعشی نے بھی اس حادثہ کا اس طرح ذکر کیا ہے۔

کُنْ کالسموال اذطاف الهمام بهٖ ... فی جحفلٍ کسواد اللیل جرّارِ

سموال کی طرح توہوجا۔ کہ جب اوس کے پاس پادشاہ (غسان) ایک لشکر جرار اس کثرت سے لیکر آیا کہ جس نے رات کی تاریکی کی طرح ملک کو چھالیا۔

اذ سامهٗ خطتی خسف فقال لهٗ ... قُل ما تشاءُ فانی سامعٌ حارِ

اور دو بڑے ظلم کی باتین اوس کے روبرو پیش کین۔ تو سموال نے اوس سے کہا کہو جو تو چاہتا ہے حارث مین سن رہا ہون

فقال غدرٌ وثکلٌ انت بینهما ... فاختر فما فیهما حظٌ لمختارِ

تب حارث نے کہا یا تو تو اپنے عہد مین غدر کر ورنہ تو اپنے بیٹے کو روئیگا ان دو باتون مین جو تجھے بہتر معلوم ہو اوسے اختیار کرلے

فشکَّ غیر طویل ثم قال لهٗ ... أُقتُل اسیرکَ انی مانعٌ جارِی

سموال نے یہ سنکر بہت جلد اپنے دل کا شک دور کردیا۔ اور پھر اوس سے کہا کہ تو اپنے قیدی کو قتل کردے مین تو اپنے پناہ گیر کی حمایت کرونگا

یوم خزاز

۲۶ یمن کے پادشاہ کے پاس عرب کے سرداروں کا قیدیوں کے چھڑانے کو جانا اور اوسکا بعض سرداروں کو پکڑ رکھنا۔

اس کا قصہ اس طرح ہے۔ کہ یمن کے ایک پادشاہ کے پاس مُضر ربیعہ اور قضاعہ کے کچھ قیدی تھے۔ اسواسطے اوس کے پاس معد کے کچھ سردار آئے۔ جن مین سدوس بن شیبان بن ذہل بن ثعلبہ اور عوف بن محلم بن ذہل بن شیبان اور عوف بن عمرو بن جشم بن ربیعہ بن زید بن مناۃ

بن عامر الضحیان اور جشم بن ذہل بن ہلال ابن ربیعہ بن زید مناہ بن علی
بھی تھے انھین کہین ایک شخص قبیلہ بہرا کا عبید بن قراد نام بھی ملا۔
جو انہین قیدیون مین تھا۔ اور بڑا شاعر تھا۔ اوس نے ان لوگون سے
کہا۔ کہ آپ جن قیدیون کو پادشاہ سے طلب کرین اون مین مجھے بھی داخل
کرلین۔ اس لئے اون لوگون نے اوس کے واسطے پادشاہ سے
درخواست کی۔ اور اپنے قیدیون کے لئے بھی کہا پادشاہ نے اونھین
بھی ویدیا۔ چنانچہ اس باب مین عبید بن قراد البہراوی کہتا ہے۔

نفسی الفداءُ لِعوفِ الفعا ۔۔۔ لِ وعوفٍ وَلِابن ہلالِ جشم

میری جان عوف بن محلم پر جو محسن ہے اور عوف بن عمرو اور جشم ابن ہلال پر فدا ہو

ولولا سدوس وقد شمرت ۔۔۔ بی الحربُ زَلَّت بنعلی القَدَم

لڑائی نے تو میرے مقابلہ مین دامن کر سے باندہ لئے تھے۔ اور مستعدی کر کے جو کچھ کرنا تھا وہ کرچکی تھی۔
اگر ایسے وقت مین سدوس نہ ہوتا تو میرے قدم سے جوتا نکل گیا تھا۔ یعنے میرا کام تمام ہوچکا تھا

تدارکنی بعدما قد ہویتُ ۔۔۔ مُستَمسِکًا بِعراقی الوذم

اوس نے اوس وقت مجھکو سنبہال دیا۔ جبکہ مین گر گیا تھا۔ اور مین نے وذم کے عراقین تسمون کو پکڑ لیا تھا دعراق
تسمہ پانی مین ہر وقت ڈوبتا رہتا ہے۔ اسلئے اوسکو بہت مضبوط بناتے ہین۔ اور تمام ڈول کا بوجھ اوسپر ہوتا ہے۔ یہان
عراقین سے مراد سدوس ہی

ونادیتُ بہراء کی یسمعوا ۔۔۔ ولیس باذانہم من صمم

مین نے اپنے قبیلہ بہرا کو بہت آواز دئے۔ کہ وہ سنکر میری مدد کو آئین۔ مگر وہ نہ آئے۔ حالانکہ اونکے کان بہرے نہین ہین

ومن قبلہا عصمت قاسطٌ ۔۔۔ مُعدًّا اذا ما عزیزٌ ازم

اس سے پہلے ہی قاسط نے معد کو بچایا تھا۔ جس وقت کہ بڑے بڑے عزت والے خاموش ہوکر کان دبا گئے تھے

اس پر پادشاہ نے اون کے بعض سفیرون کو رہن رکھ لیا۔ اور باقیون سے کہا۔ اپنی قوم کے رئیسون کو لے آؤ کہ مین اون سے اپنی اطاعت کے عہد و مواثیق لونگا نہین تو تمھارے ان آدمیون کو قتل کر ڈالونگا۔

۲۷ کلیب کا تمام معد کو لیکر مذحج پر جانا اور اوس کی فتح اور یہہ نہ معلوم ہونا کہ اسوقت معد کا رئیس کون تھا۔

پھر یہہ لوگ اپنی قوم کی طرف لوٹے۔ اور اون سے یہہ سب کیفیت بیان کی۔ اس پر کلیب بن وایل نے ربیعہ کو بُلایا۔ اور اونھین جمع کیا اور اوس کے ساتھ مین تمام معد جمع ہوگئے۔ یہہ کلیب اون لوگون مین سے ایک شخص ہے۔ کہ جن کے ساتھ تمام معد جمع ہو ہوگئے ہین۔ اون کا بیان ہم کلیب کے قتل کے وقت بیان کرینگے۔ غرض جب یہہ لوگ مجتمع ہوگئے۔ تو کلیب نے اونھین لیکر کوچ کیا۔ اور سفاح تغلبی کو جس کا نام سلمۃ بن خالد بن کعب بن زہیر بن تیم بن اسامہ بن مالک بن بکر بن حُبَیب بن تغلب تھا اپنا مقدمۃ الجیش بنایا۔ اور اوس کو حکم دیا کہ خزاز پہاڑ پر جائے اور وہان لوگون کی رہنمائی کے واسطے آگ جلائے۔ خزاز ایک پہاڑ کا نام ہے جو طخفہ مین بصرہ اور مکہ کے درمیان سالع کے قریب ہے۔ اور سالع بھی ایک پہاڑ کا نام ہے۔ اور یہ بھی اوس سے کہدیا کہ اگر دشمن اوس کے سامنے آجائے۔ تو دو جگہہ آگ جلائے۔

اُدھر مذحج کو بھی اس امر کی خبر ہوگئی۔ کہ ربیعہ جمع ہوے اور اونھون نے کوچ کردیا ہے۔ اس لئے وہ بھی اپنے لوگون کے پاس آئے۔ اور جو قبائل یمن اون کے قریب تھے اونھین فراہم کیا۔ اور دشمن کی طرف

کوچ کر دیا۔ راستہ مین جب اہل تہامہ نے مذحج کی روانگی کا حال سنا تو ربیعہ سے آکر منضم ہو گئے۔ اور مذحج رات کے وقت خزاز پر پہونچ گئے۔

اس واسطے سفاح نے دو جگھہ آگ جلائی۔ اور اوسے خوب روشن کر دیا جب کلیب نے دو جگھہ آگ دیکھی۔ تو وہ اپنی فوج لیکر روانہ ہوا۔ اور صبح کو اون کے پاس پہونچ گیا۔ اور خزاز پر فریقین کا التقا ہوا۔ اور بہت ہی شدت کے ساتھہ قتال ہوا بہت لوگ قتل ہوے۔ مذحج کو آخرش شکست ہوئی اور اونکی فوج پراگندہ ہو گئی۔ چنانچہ سفاح کہتا ہے۔

ولیلۃ بتُّ اُوقِدُ فی خزازٍ	هَدَیتُ کتائباً متحیراتٍ

اوس رات جب کہ مین رات کو خزاز پر آگ جلا رہا تھا۔ مین نے فوجون کو جو پریشان ہوئی تھین راستہ دکھایا۔

ضَلَلنَ مِنَ السُّهادِ وکُنَّ لولا	سُهادُ القومِ اَحسِبُ هادیاتٍ

وہ فوجین بیخوابی کی نیند سے رستہ بھولی ہوئی تھین۔ اگر اونکو بیخوابی نہ ہوتی تو مین جانتا ہون کہ وہ سب سے پہلے آگے آتین

اور فرزوق نے بھی جریر کی ہجو مین اوسکو مخاطب کرکے بیان کیا ہے۔

لولا فوارسُ تغلبَ ابنۃِ وائلٍ	دَخَلَ العدوُّ علیکَ کُلَّ مکانٍ

اگر تغلب ابن وائل کے شہسوار نہ ہوتے تو تیرے ہر مکان مین دشمن داخل ہو گئے ہوتے۔

ضربوا الصنائعَ والملوکَ واُوقدوا	نارین اشرفتا علی النیرانِ

اونھون نے وزرا اور بادشاہون کو مارا۔ اور دو آگین جلائین جن کی روشنی سب آگون سے بڑھ کر تھی۔

کہتے ہین۔ کہ یہ کسی کو نہین معلوم ہے۔ یوم خزاز مین رئیس قوم کون تھا۔ کیونکہ عمرو بن کلثوم جو کلیب کا نواسہ ہے کہتا ہے۔

ونحن غداۃ اُوقِدَ فی خزازٍ	رفدنا فوقَ رفدِ الرافدینا

ہ وہ قوم نے اوس روز جبکہ خزاز مین آگ جلائی گئی تھی - مدد کرنے والون کی مدد سے بڑھ کر مدد کی تھی -

اگر اوسکا نانا رئیس قوم ہوتا - تو وہ ضرور اس کا ذکر کرتا - اور اس امر پر فقط فخر نہ کرتا - کہ اوس نے مدد کی تھی - پھر اوس نے اون لوگون کو جو خزاز مین گئے تھے متاندین اور معاونین قرار دیا ہے - چنانچہ وہ کہتا ہے -

فکنا الایمنین اذا التقینا	وکان الایسرین بنو ابینا

جس روز کہ لڑائی ہوئی ہے اوس روز ہم تو فوج کے میمنہ پر تھے - اور ہمارے دادا کی اولاد (یعنی مُضر) میسرہ پر تھے

فصالوا صولۃً فیمن یلیھم	وصُلنا صولۃً فیمن یلینا

اونھون نے اون پر حملہ کیا جو اونکے قریب تھے اور ہم نے اون پر حملہ کیا جو ہمارے قریب تھے -

اس پر لوگون نے اوس سے کہا تھا - کہ تو نے اپنے بھائیون یعنے مضر پر فخر کیا ہے - اور جب اوس نے اپنے نانا کا قصیدہ مین ذکر کیا تو اس طرح کیا

ومِنا قبلہ الساعی کُلیبٌ	فاَیُّ المجدِ الاّ قد ولِینا

اور اس سے پیشتر ہم مین ہی سے کلیب ساعی یعنے محصل ہوا ہے - پھر کون سی ایسی مجد و شرافت ہی ہے جسکے ہم والی اور مالک نہین ہو چکے ہین

دیکھو یہان اوس نے خزاز کے دن رئیس ہونے کا دعوی نہین کیا - اگر وہ رئیس ہوتا تو ضرور اسکا دعوی کرتا کیونکہ ریاست ہی فخر کے واسطے سب سے اشرف چیز ہے -

کلیب کا قتل اور بکر و تغلب کی لڑائیان

۲۸ کلیب کا نسب اور کلیب کے لقب کی وجہ اور ربیعہ کے صاحبان لوا کے دستور -

جو لڑائی کہ بکر و تغلب مین ہوئی تھی اوسکا قصہ اس طرح ہے کہ بکر و تغلب وایل بن ہنب ابن افصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان کے دو بیٹے تھے

اور کلیب کے قتل کے سبب سے یہ لڑائی ہوئی تھی۔ اور کلیب کا نام تھا وایل بن ربیعہ بن الحارث بن زہیر بن جشم بن بکر بن حبیب بن عمرو بن غنم بن تغلب اور کلیب (کتے کا پلا) اوس کا لقب اسوجہ سے ہوا تھا۔ کہ جب وہ کہین کو جاتا تو کتے کے پلے کو اپنے ساتھ لے لیتا۔ اور جب کسی باغ پر یا کسی اور مقام پر اوس کا گزر ہوتا اور وہ اوسے پسند کرتا۔ تو وہ اوس پلے کو مارتا۔ اور اوس مقام پر ڈالدیتا۔ اور پلا وہان چلاتا اور بھونکتا رہتا۔ جب لوگ اوس کی آواز سنتے تو وہان سے بچ جاتے اور اوس کے نزدیک نہ آتے تھے۔ اوسے پہلے کلیب وایل کہتے تھے۔ پھر اختصاراً کلیب کہنے لگے اور یہی مشہور ہوگیا۔

ربیعہ بن نزار کے لوا کا یہ قاعدہ تھا کہ سب سے اکبر اولاد کو ملا کرتا تھا۔ پہلے یہ لوا عنزہ بن اسد بن ربیعہ مین تھا ان کا دستور تھا۔ کہ داڑہیان بڑہانے اور مونچھین کترواتے تھے۔ اس واسطے ربیعہ مین سے کسی کی مجال نہ تھی کہ ایسا کرے اگر کوئی اس طرح کرتا تو اوس کا یہ مطلب ہوتا تھا کہ گویا وہ اون سے لڑائی کا ارادہ رکھتا ہے۔ پھر یہ لوا عبدالقیس بن افصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ مین آیا۔ ان کا دستور یہ تھا کہ کہ جب کوئی گالی دیتا تو اوس گالی دینے والے کے یہ طپانچہ مارتے اور جب کوئی طپانچہ مارتا تو اوسے یہ قتل کر ڈالتے تھے۔ پھر لوا نمر بن قاسط بن ہنب مین آیا۔ اسکا بھی کچھ دستور تھا جو اپنے متقدمین سے جدا تھا۔ پھر لوا بکر بن وایل مین آیا۔ انھون نے یہ دستور نکالا کہ ایک پرندہ کا بچّا

ہے اور اوسے وسط سڑک مین باندہ دیتے۔ جب لوگون کو معلوم ہوتا کہ یہان وہ بندہا ہوا ہے تو اوس راستہ پر نہ جاتے۔ اور اگر آمد ورفت کی ضرورت ہوتی تو اوس کے یمین و یسار مین ہوکر جاتے تھے۔ پھر لوا تغلب مین آیا۔ اور وایل بن ربیعہ کو ملا۔ اس کا وہ ہی کتے کے پلے کا قاعدہ تھا جو ہم نے اوپر بیان کیا۔

۲۹ تمام بنی معد کے تین سردار اور کلیب کا غرور اور جساس کی بہن سے بیاہ

تمام بنی معد صرف تین آدمیون کے ساتھ جمع ہوے ہین۔ ایک تو عامر بن الظرب بن عمرو بن بکر بن یشکر بن الحارث (یا عدوان)، بن عمرو بن قیس عیلان (یا الناس بالنون) ابن مضرہی یہ الناس الیاس بن مضر کا بھائی تھا۔ اور جب مذحج جمع ہوئے تھے۔ اور تہامہ کو گئے تھے تو اوس وقت یہ معد کا قائد اور سپہ سالار تھا۔ یہ پہلا واقعہ ہے جو تہامہ اور یمین مین ہوا ہے۔ دوسرا شخص جس کے ساتھ تمام معد جمع ہوے ربیعہ الحارث بن مرۃ بن زہیر بن جشم بن بکر بن حبیب بن کلب ہے جو یوم السلان مین جو اہل یمامہ اور یمن کے درمیان ہوا تھا معد کا قائد تھا۔ تیسرا شخص وایل بن ربیعہ ہے جو یوم خزاز مین معد کا قائد تھا۔ اس نے یمن کی فوج کو پراگندہ کردیا۔ اور اونھین شکست دی تھی اور معد نے اس کو ایک طرح کا پادشاہ بنایا اور اوس کو تاجدار کیا تھا اور اوس کی اطاعت کرتے تھے۔ اور یہ ایک مدت دراز تک رہا تھا۔

پھر کلیب کو بڑا غرور ہو گیا۔ اور اپنی قوم پر ظلم کرنے لگا۔ اور یہ نوبت

پھونچ گئی - کہ ابر کے مواقع کو یعنے جہان تک ابر ہو اوس زمین کو اپنا
بنا لیتا - وہان کوئی اپنے جانور نہ چرا سکتا تھا - کبھی کہتا کہ فلان زمین
کے وحشی جانور میرے حما مین ہین اون کا کوئی شکار نہ کرے - اوس کے
اونٹون کے ساتھ کوئی پانی نہین پلا سکتا اوس کی آگ کے ساتھ کوئی
آگ نہین جلا سکتا - اور نہ کوئی اوس کے گھرون مین جا سکتا - اور نہ
اوس کی مجلس مین کوئی احتبا کر کے بیٹھ سکتا (جب کوئی آدمی دونون
رانون کو اپنے پیٹ سے اور دونون پنڈلیون کو رانون سے لگا کر بیٹھے
اور پیٹھ سے پنڈلیون کے گرد چادر ڈالکر باندھ لے تو اوسے احتبا
کہتے ہین -)

اور بنی جشم اور بنی شیبان ملے جلے ایک ہی مکان مین رہتے تھے
تاکہ اون کی جماعت بنی رہے - اور اون مین تفرقہ نہ پڑے - اور کلیب
نے جلیلہ بنت مرة بن شیبان بن ثعلب سے بیاہ کیا تھا - جو جساس بن مرة
کی بہن تھی اور عالیہ مقام مین کچھ زمین کو ابتدائے ربیع مین اپنے حما بنایا
تھا - اوس کے پاس کوئی نہین جا سکتا تھا - وہان وہ ہی جاتا جس کو اوس
سے لڑائی کرنا ہوتی -

۳۰ بسوس کے مہمان سعد کی اونٹنی کا کلیب کے حما مین جانا اور اوسکا اونٹنی کو مارنا

پھر ایک شخص جس کا نام سعد بن شمیس بن طوق الجرمی تھا
بسوس بنت منقذ التمیمیہ کے یہان آکر ٹھرا - جو جساس
ابن مرہ کی خالہ تھی - اس جرمی کی ایک اونٹنی تھی جس کا
نام سراب تھا جساس کی اونٹنیون کے ساتھ چرا کرتی تھی - اسی کے نام سے

بدوون مین یہ مثل مشہور ہے۔ اَشَامُ مِنْ سراب وَ اَشَامُ من البسوس
(یعنے فلان چیز سراب سے بھی زیادہ منحوس ہے اور فلان آدمی بسوس
سے بھی زیادہ کمبخت ہے)

پھر ایک روز کلیب اپنے اونٹون کو اور اون کی چراگاہ کو دیکھنے
کے لئے نکلا۔ اور وہان آکر ادہر پھرتا رہا۔ یہ قاعدہ تھا کہ کلیب کے
اور جساس کے اونٹ ساتھ ساتھ رہا کرتے تھے۔ اسی مین کلیب کی نظر
کہین سراب پر پڑی۔ یہ نیا اونٹ دیکھکر اوس نے کہا کس کا اونٹ ہے
جساس نے جو اوس کے ساتھ تھا کہا۔ کہ یہ اونٹنی میرے ایک مہمان جرمی
کی ہے۔ کلیب نے کہا۔ کہ یہ اونٹنی اس حمے مین پھر نہ آئے۔ جساس نے
کہا جہان میرے اونٹ چرنے کو جائین گے۔ وہان یہ بھی ضرور جائیگی
کلیب نے کہا۔ کہ اگر یہ پھر یہان آئے گی۔ تو مین اس کے پستان مین
تیر مارونگا۔ جساس نے کہا۔ اگر تو اوس کے پستان مین تیر مارے گا
تو مین تیرے پیٹ مین نیزہ مارونگا۔ پھر وہ دونون اپنے اپنے راستہ
چلدئے۔ پھر کلیب نے آکر بی بی سے پوچھا کہ عرب مین کوئی ایسا بھی شخص
ہے جو اپنے مہمان کو مجھ سے بچائے۔ اوس نے کہا جساس کے سوا
اور تو کوئی مجھے نظر نہین آتا۔ پھر کلیب نے اوسے سارا قصہ سنایا۔

پھر جب اس کے بعد کلیب اپنے حمے کو جانے لگا۔ تو اوس کی
بی بی نے اوسے روکا۔ اور قسم دلائی کہ وہ قطع رحم نہ کرے۔ اُدھر
اوس نے جساس سے پہلے ہی کہا تھا۔ کہ اپنے اونٹ کو چرانے کو نہ بھیجے

لیکن دونون نے اوس کا کہنا نہ مانا۔ پھر کلیب حمے کو گیا۔ دیکھا تو وہان سعد کی اونٹنی موجود ہے۔ دیکھتے ہی اوس نے اونٹنی کے تیر مارا کہ پار ہوگیا۔ اور وہ چلاتی اور چیختی ہوئی بھاگی۔ اور اپنے مالک کے صحن مین آکر بیٹھ گئی۔

۲۱ سعد اور بسوس کا دہائی دینا اور جباس کا غفلت مین کلیب کو قتل کرنا۔

جب سعد نے اپنی اونٹنی کو دیکھا۔ تو ذلت کے سبب سے چلایا اور فریاد مچائی۔ اور بسوس نے اپنے مہمان کی فریاد سنی۔ تو وہ بھی نکلی۔ اور اوس کے ناقہ کو جاکر دیکھا۔ اور اپنے سر پر ہاتھ رکھکر چلائی۔ وَاذُلّاہ۔ جباس یہ دیکھ رہا اور سن رہا تھا۔ وہ بھی بسوس کے پاس نکلکر آیا۔ اور اوس سے کہا چپ رہو۔ کچھ پروا نہین۔ اور جرمی کی بھی تسلی کی۔ اور بسوس سے کہا۔ کہ مین اس ناقہ سے بھی بڑے اونٹ کو مار دونگا۔ غلال کو قتل کر ڈالونگا غلال کلیب کا ایک سانڈ تھا جس کا اوس زمانہ مین نظیر نہ تھا مگر جباس کا مقصود غلال سے کلیب تھا غلال مقصود نہ تھا۔ یہ جو باتین ہو رہی تھین وہان کلیب کا جاسوس بھی انھین سن رہا تھا۔ اوس نے آکر یہ سب باتین کلیب سے کہدین۔ کلیب نے کہا۔ کہ اوس نے فقط غلال کی ہی قسم کھائی۔ جس سے اوس کے دل مین اور کوئی اندیشہ نہ رہا۔ پھر جباس اس موقع کو تلاش کرتا رہا۔ کہ کلیب کو کس وقت غافل پاؤن کلیب بالکل غفلت مین تھا۔ اسی سبب سے ایک روز باطمینان خاطر بے ہتھیار کلیب بستی سے باہر گیا۔ اور جب گھرون سے دور نکل گیا۔ تو جباس گھوڑے

وہ وہان کھڑا رہوا - اور اپنا نیزہ لیا - اور کلیب کے پاس پہونچا - کلیب کسی جگہ ٹھرا
توجساس نے پیچھے سے جا کر اوس سے کہا کلیب تیرے پیچھے نیزہ ہے
کلیب نے دلاوری کے جوش مین اوس سے کہا - کہ اگر تو سچا ہے (اور
بہادر ہے) تو میرے سامنے سے آ - اور اوسکی طرف منہ پھیر کر نہ دیکھا
لیکن جساس نے اوس کے عقب سے ہی اوسپر نیزہ مارا - جس سے وہ
گھوڑے پر سے گر پڑا - کلیب نے جان نکلتے وقت اوس سے کہا -
جساس مجھے ایک گھونٹ پانی تو پلا دے - لیکن جساس نے اوسے
پانی بھی نہ دیا - اور کلیب کی جان نکل گئی -

پھر جساس نے ایک شخص عمرو بن الحارث بن ذہل بن شیبان سے
کہا جو اوس کے ساتھ تھا کہ کلیب کی لاش پر پتھر ڈالدے - تاکہ اوسے
کوئی درندہ نہ کھا جائے - چنانچہ مہلہل بن ربیعہ کلیب کا بھائی کہتا ہے -

قتیلٌ ما قتیلُ المرءِ عمرو		وجساس بن مُرَّۃ ذی صریم

کلیب بڑا عزت دار مقتول ہے جسے ایک شخص عمرو اور جساس بن مرہ نے مارا ہے جو بڑا ہی بخیل ہے (صریم اونٹ کے اوس بچے کو کہتے ہین کہ جس کے منہ مین مان کا دودہ نہ پینے کی غرض سے لکڑی باندہ دی ہو جس سے بخیلی اور کنجوسی ظاہر ہے)

اصاب فؤادہ باصمّ لدنٍ		فلو یعطف ہناک علی حمیم

کلیب کے دل پر اوس نے ایک بے آواز برچھا مارا - اور وہان پاس قرابت سے اوس پر کچھ مہربانی نہ کی -

فانّ غداً و بعد غدٍ لرہن		لامرٍ ما یقام لہ عظیم

کل کا دن اور کل سے بعد کا دن ایک عظیم الشان معاملہ کے لئے مخصوص ہے جس کا دنیا مین کوئی نظیر نہین ہے

جسیماً ما بکیت بہ کلیباً		اذا ذُکرا لفعال من الجسیم

وہ معاملہ بہت ہی بڑا ہی کہ جس کے سبب سے کلیب کو مین اوس وقت یاد کرکے روتا ہون جبکہ اوس بڑے شخص کی نیکو کاریان بیان کیجئے

سأشرب كأس صاحر فاوأسقي	بكأس غير منطفة ملئ

اب مین اوس (مصیبت) کے پیالہ کو پہونچونگا جسمین خالص شراب ہوگی۔ اور نیز اورون کو بھی ایسی شراب پلاونگا جو غیر منطفہ (یعنے بے میل) اور سب سے ملامت والی ہوگی۔ ❊ ❊ ❊

۳۲ جساس اور اوسکے باپ مرہ کی گفتگو اور بکر کی تیاری لڑائی کے لئے

جب جساس نے کلیب کو قتل کر دیا۔ تو گھوڑے پر سوار اوسے دوڑاتا اور گھٹنے کھولے ہوے وہان سے لوٹا۔ جب اوس کے باپ مرہ نے دیکھا۔ تو کہا جساس کوئی بڑا سخت خطرناک کام کرکے آیا ہے۔ مین نے اوسے گھٹنے کھلے کبھی نہین دیکھا ہے۔ جب باپ کے پاس آکر کھڑا ہوا تو اوس نے پوچھا جساس خیر تو ہے۔ کہا مین نے ایک طعنہ مارا ہے جس سے بنو وائل کل مجتمع ہونگے۔ اور اون مین بڑا اضطراب پڑیگا۔ پوچھا کہ تو نے کس کے طعنہ مارا۔ تیری مان تجھے روئے۔ کہا مین نے کلیب کو مار ڈالا۔ مرہ نے کہا کیا تو سچ کہتا ہے۔ کہا ہان۔ کہا یہ تو تو نے بہت ہی برا کام کیا۔ تیری قوم پر اس سے بڑی بلا آئے گی۔ اس پر جساس نے کہا۔

تأهب عنك أهبة ذي امتناع	فإن الأمر جل عن التلاحي

تو اپنے آپ کو فراموش کرکے اس طرح تیار ہو جس طرح کہ قوت اور شجاعت والے تیار ہوا کرتے ہین۔ اب ملامت کا وقت نہین معاملہ ملامت کی حد سے آگے نکل گیا ہے۔

فإني قد جنيت عليك حربا	تغص الشيخ بالماء القراح

مین تیرے لئے ایک برا پہل لڑائی کا لیکر آیا ہون۔ کہ جس سے شیر بن پانی بھی شیخ کے گلے مین اٹک جائے گا۔ حالانکہ شیخ کا بڑا پھیلا اور شیرین پانی حلق سے جلد اوترتا ہے ❊ ❊

پھر جب اوس کے باپ نے یہ بات سنی۔ تو یہ اندیشہ ہوا کہ میری

ملامت سے میری قوم کہین اوس سے الگ نہ ہو جائے - اسواسطے یہ بات اوس کے جواب مین کہی -

فَاِنْ تَكُ قَدْ جَنَيْتَ عَلَى حَرْبًا	تُغِصُّ الشَّيْخَ بِالْمَاءِ الْقَرَاحِ

اگرچہ تو لڑائی کا پھل میرے لئے توڑ کر لایا ہے کہ جس سے شیرین پانی بھی شیخ کے گلے مین جاکر اٹک رہے

جَمَعْتَ بِهَا يَدَيْكَ عَلَى كُلَيْبٍ	فَلَا وَكِلٌ وَلَا رَثُّ السِّلَاحِ

اور تو نے کلیب پر اپنے ہاتھ جما کر مارے ہین تو تو جان لے کہ ہم کسی پر بھروسہ نہین کرتے اور نہ ہمارے ہتیار برانے ہین

سَاَلْبَسُ ثَوْبَهَا وَاذُوْدُ عَنِّي	بِهَا عَارَ الْمَذَلَّةِ وَالْفِضَاحِ

اب مین لڑائی کے لئے کپڑے پہنتا ہون اور جو مذلت و فضیحت کی عار و شرم ہے اوسے اپنے سے دور کرتا ہون

پھر مرہ نے اپنی قوم کو اپنی نصرت و امداد کے لئے طلب کیا - اور وہ سب اوسکی امداد کو تیار ہو گئے - اور ہیکلون کو جلا دینے اور تلوارون کو صیقل اور نیزون کو سیدھا کرنے لگے - اور اپنی قوم کے لوگون مین جانے کا تہیہ کیا -

۲۳ جساس اور اوس کے باپ بہائیون کا بھاگ کر اپنی قوم مین جانا اور کلیب کا دفن

ہمام بن مرہ جساس کا بھائی تھا - اور مہلہل کلیب کا بھائی تھا - اسوقت یہ دونو ایک جگہ بیٹھے ہوے شراب پی رہے تھے - جساس نے ہمام کے پاس لونڈی کو بھیجا - کہ اوس سے جاکر یہ حال کہہ آئے - جب یہ لونڈی اون کے پاس گئی - تو ہمام کو اشارہ کیا اور ہمام اٹھکر اوس کے پاس گیا - لونڈی نے اوس سے یہ حال کہا - جب وہ کہہ چکی - تو مہلہل نے ہمام سے پوچھا کہ لونڈی نے تجھ سے کیا کہا - یہ دونون آپس مین دوست تھے اور اونمین

عہد و پیمان تھا - کہ ایک اپنی بات کو دوسرے سے نہ چھپایا کرے - ہمام نے جو لونڈی سے سنا تھا وہ اوس سے کہدیا - اور چاہا کہ اوسے ہنسی دل لگی مین یہ حال سنادے - مہلہل نے یہ سنکر اوس سے کہا - کہ تیرے بھائی کی گانڈ اس سے کہین تنگ ہے کہ اوس مین اتنے بڑے کام کرنیکی گنجایش ہو - پھر وہ دونو شراب پر جھکے - اور مہلہل نے کہا - الیوم خمرٌ وغداً امرٌ - پھر ہمام نے بھی شراب پی - مگر ڈرتے ڈرتے - اور اپنے کو سنبھالے ہوے - اور جب مہلہل نشہ مین آگیا - تو ہمام وہان سے نکلکر اپنے گھر چلا آیا - اور اوسی وقت یہ لوگ اپنی قوم کے لوگون مین چلے گئے - اور کلیب کی خبر مشہور ہو گئی - لوگ اوسکی طرف دوڑے اور جا کر اوسے دفن کیا - جب اوسے دفن کیا ہے تو اوسوقت عورتون نے گریبان پھاڑ ڈالے - منہ نوچ ڈالے - باکرہ اور پردہ والی جوان لڑکیان باہر نکل آئین - اور ماتم کرنے لگی تھین -

۴۳ جلیلہ کا مرہ پاس جانا اور لڑائی کی خبر سنانا اور اپنے سسرال والون سے عذر کرنا

پھر عورتون نے کلیب کی بہن سے کہا - کہ جلیلہ جباس کی بہن کو ضرور ہے کہ وہ ہم مین سے نکل جائے - اوس کا یہان رہنا شماتت اور عار کا باعث ہے یہ جباس کی بہن کلیب کی بی بی تھی جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کردیا ہے - کلیب کی بہن نے اوس سے کہا کہ ہمارے ماتم مین سے نکل جا - کیونکہ تو ہمارے قاتل کی بہن ہے - اسواسطے وہ اپنے چادر کو کھینچتے ہوے نکل گئی جب اوس کا باپ مرہ اوسے ملا - تو اوس سے پوچھا کہ کیا خبر ہے - کہا خبر کیا ہے کتنی ہی مائین بچون کو روئینگی

ہ وو
ذرا ابدتک رنج رہے گا۔ ووست مٹ جائین گے۔ اور بھائی جلد مارا جائیگا
اور ان دونون قبیلون مین کینہ بویا جائے گا اور کلیجہ شق کئے جائینگے۔
مرہ نے پوچھا۔ کیا معافی اور مہربانی کی امید نہین اور اگر بڑی دیت
دیجائے تو یہ جھگڑا اسطے نہین ہو سکتا۔ جلیلہ نے کہا۔ کیا بچون کو بہلانا
ہے۔ کیا تغلب چند قربانی کے اونٹون کے واسطے اپنے خداوند
کے خون کو معاف کر دین گے۔

پھر جب جلیلہ چلی گئی۔ تو کلیب کی بہن نے کہا۔ تیرا جانا ایسا ہے
جیسا دشمن کا جانا اور تیرا فراق ایسا ہے جیسے شامت کا فراق۔ آل مرہ
پر ہمیشہ ہمیشہ خرابی رہی۔ جب یہ بات جلیلہ نے سنی تو کہا۔ کوئی بی بی
اپنے ستر کی ہتک سے اور آیندہ قتل کے اندیشہ سے کیسے خوش ہو سکتی
ہے۔ میری بہن کو خدا سعادت دے اوس نے یہ کیون نہین کہا۔ کہ
مجھے وہان حیا آتی تھی اور دشمنون کا خوف تھا اس سے مین چلی آئی۔
پھر یہ اشعار کہے۔

یَا ابْنَةَ الاَقْوَامِ اِنْ لُمْتِ فَلَا		تَعْجَلِی بِاللَّوْمِ حَتّٰی تَسْئَلِی
اسے شریف لوگون کی بیٹی اگر تو ملامت کرتی ہے تو ملامت مین جلدی نہ کر پہلے پوچھ تو لے		
فَاِذَا مَا اَنْتِ تَبَیَّنْتِ الَّذِی		یُوجِبُ اللَّوْمَ فَلُومِی وَاعْذِلِی
پھر اگر تو ایسی باتون کی تہمت لگاتی ہے جس سے ملامت ضروری ہو جاتی ہے تو تجھے اختیار ہے جتنی چاہے ملامت کر		
اِنْ تَکُنْ اُخْتُ امْرِئٍ لِیْمَتْ عَلٰی		شَفَقٍ مِنْهَا عَلَیْهِ فَافْعَلِی
اگر کسی شخص کی بہن کو اپنے بھائی پر شفقت کرنے سے ملامت کیا کرتے ہون تو تو بھی مجھ پر ملامت کر		

جَلَّ عِنْدی فعلُ جسَّاس فیا ‎ ‎ حسرتا فیما انجلت او تنجلی

میرے نزدیک جساس نے جو کام کیا ہے وہ بہت ہی برا ہی - افسوس ہے اوسپر جو کچھ سرزد ہوا یا آیندہ کو سرزد ہوگا

لو بِعَین فُقِئَت عینٌ سوی ‎ ‎ اُختِها فانفقَئَت لم احفِلِ

اگر کسی شخص کی آنکھ کے عوض اوس شخص کی دوسری آنکھ کے سوا اور آنکھ پھوڑی جاے تو مین کچھ پروا نہین کرتی

تحمل العینُ قذَی العینِ کما ‎ ‎ تحمِلُ الاُمُّ اذَی ما تفتلی

لیکن مشکل تو یہ ہے کہ ایک شخص کی ایک آنکھ مین کچھ پڑجائے تو اوس شخص کی دوسری آنکھ کو ایسی ہی تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے جیسی مان کو دودہ چھڑاتے وقت اپنے بچے کی تکلیف خودہی اٹھانی پڑتی ہے -

یا قتیلاً قَوَّضَ الدَّهرُ بِه ‎ ‎ سَقْفَ بَیْتَیَّ جمیعاً مِنْ عَلِ

ہاے مقتول زمانہ نے اوس کے سبب سے میرے گھر کی چھت کو اوپر سے بالکل گرادیا -

هَدَمَ البیتَ الَّذِی اسْتحدَثتُہ ‎ ‎ وَانثنی فی هدمِ بَیْتِیَ الاَوَّلِ

جو گھر کہ مین نے نیا بنایا تھا اوسے تو اوس نے گرادیا - اور اب جو میرا پچھلا گھر تھا اوسکے گرانے کے لئے بھی مائل ہو رہا ہے

ورمانی قتلہ مِن کَثَبٍ ‎ ‎ رَمْیَۃَ المُصْمِی بِہ المُسْتاصِلِ

اور اوس کے قتل سے ایک تیر مجھ پر ایسا آکر لگا ہے جو قدر انداز اور بیخ کنون کا پھینکا ہوا معلوم ہوتا ہے

یا نسائی دُونَکُنَّ الیومَ قد ‎ ‎ خصَّنِی الدهرُ برُزْءٍ مُعْضِلِ

اے عورتو اس دن کو تو دیکھو - زمانہ نے میرے نصیب مین کیسی لاعلاج مصیبت لاڈالی ہے -

خَصَّنِی قتلُ کلیبٍ بِلَظَی ‎ ‎ مِن ورائی ولظی مُسْتَقبِلِ

کلیب کے قتل سے مجھ پر آگ پیچھے سے بھی آئی ہے اور آگے سے بھی آئی ہے -

لیس مَن یبکی لیومیہ کمَن ‎ ‎ اِنَّما یبکی لیومٍ مُقبِلِ

جو شخص صرف اپنے دوروز کے لئے روئے اور روچکے وہ اوسکی طرح کیونکر ہوسکتا ہو جو کسی آیندہ کے روز کے لئے بھی روے

یَشْتَفِی المُدرِکُ بالثّارِ وفی ‎ ‎ دَرَکِی ثارِی ثُکلُ المُثکِلِ

جب کسی کو خون کا انتقام مل جاتا ہے تو اوسکی تشفی ہو جاتی ہی مگر مجھے اگر انتقام مل جائیگا تو پیارے کا رولانیوالا ہی پیارے کا رونیوالا ہوگا

لَيْتَهُ كَانَ دَمًا فَاحْتَلَبُوا ۔۔۔ دِرَرًا مِنْهُ دَمِي مِنْ أَكْحَلِ

کاش کلیب ایسا خون ہوتا کہ لوگ اوس سے دودہ دوہتے (یعنے وہ کوئی جانور ہوتا اور مارا جاتا تو کچھ پروا نہ ہوتی) مگر وہ تو میرے اکحل کا خون ہے۔ (جو پیر مین ایک رگ ہوتی ہے اور اوس کا خون نکالڈالنے سے انسان مرجاتا ہے)

إِنَّنِي قَاتِلُهُ مَقْتُولُهُ ۔۔۔ وَلَعَلَّ اللهُ أَنْ يُرْتَاحَ لِي

مین خود ہی قاتل ہون اور خود ہی مقتول ہون۔ اللہ تعالے سے دعا ہے کہ وہ مجھے اس سے راحت دے

۳۵ مہلہل کا کلیب کے مقتل پر جانا اور اوس کا مرثیہ کہنا

اب مہلہل کا حال سنئے اس کا نام عدی تھا۔ اور بعض نے امرء القیس بھی بتایا ہے یہ امرء القیس حجر الکندی کا ماموں تھا۔ اوس کا لقب مہلہل (نازک شعر کہنے والا) اسواسطے ہوگیا تھا کہ اوسی نے سب سے اول شعرون مین رقت و نزاکت پیدا کی ہے اور اونھین برابر اور متصل بیان کیا ہے جسے قصیدہ کہتے ہین۔ اور یہی شخص ہے جس نے شعر مین سب سے اول جھوٹ بولا ہے غرض جب یہ ہوش مین آیا تو اوس کے کانون مین عورتون کے چلانے کی یہ آواز پڑی کہ کلیب مارا گیا۔ تو اوس نے یہ شعر کہے جو اس حادثہ مین سب سے اول شعر ہین۔

كُنَّا نَغَارُ عَلَى الْعَوَاتِقِ أَنْ تُرَى ۔۔۔ بِالْأَمْسِ خَارِجَةً عَنِ الْأَوْطَانِ

کل اگر کنواری لڑکیان گھرون سے باہر نکلتین اور اونھین کوئی دیکھ لیتا تو ہمین بڑی غیرت آتی تھی۔

فَخَرَجْنَ حِينَ ثَوَى كُلَيْبٌ حُسَّرًا ۔۔۔ مُسْتَيْقِنَاتٍ بَعْدَهُ بِهَوَانِ

لیکن جب کلیب مرگیا تو اونہین اوس کے بعد ذلت و خواری کا یقین ہوگیا اور ننگے سر باہر نکل آئین

فَتَرَى الْكَوَاعِبَ كَالظِّبَاءِ عَوَاطِلًا ۔۔۔ إِذْ حَانَ مَصْرَعُهُ مِنَ الْأَكْفَانِ

جب اوس کے مقتل پر کفن لائے گئے۔ تو تم وہان ادن بڑی پستان والی معشوقون کو جو ہرنونکی طرح خوبصورت ہین دیکھتے ہوکہ بر

يَخْمُشْنَ مِنْ اُدْمِ الوجوہ حواسرًا — مِنْ بَعْدِهٖ وَيُعِدْنَ بالازمانِ

اور اپنے ننگے چہرون کی کھال اوس کے بعد نوچتے کھسوٹتے ہین اور زمانہ ہائے دراز تک ایسے ہی کرتے رہینگے

مُتَسَلِّبَاتٍ نکدھُنَّ وقد وَرَے — اجوافُھُنَّ بِحُرْقَةٍ وروانِ

اور اپنے مصیبت کے لباس پہنے ہوے ہین۔ اور اون کے دلون مین سوزش وغم سے پیپ پڑگئی ہے

وَيَقُلْنَ مَنْ لِلْمُسْتَضِيفِ اذا دعا — أمْ مَنْ لِخضبِ عوالی المُرّانِ

اور کہتی ہین کہ اگر کوئی مہمان آئے تو اوسکا کھلانیوالا اب کون ہے۔ اور نیزون کے پیکانون کو لڑائی کے وقت خون مین رنگنے والا کون ہے

اَمْ لاستارٍ بالجزورِ اذا غدا — ریحٌ يُقَطِّعُ مَعْقَدَ الاشطانِ

اور جسوقت کہ ہوا چلے اور خیمون کی رسیون کو توڑ توڑ ڈالے تو اوسوقت ایساکون ہے کہ قربانی کے اونٹون کے گوشت کو شرطین لگاکر تقسیم کرے

امْ مَنْ لِاَسْبَاقِ الدِّيَاتِ وجَمْعِها — ولفادحاتِ نوائبِ الحدثانِ

اور اب کون ہے، کہ قاتلون کی طرف سے اپنی آپ دیتین دے اور بعضی لوگون سے وصول کرکے جمع کرے۔ اور حوادث کی گردش کی سختیوں کا انتظام کرے

كَانَ الذخيرةَ لِلزمانِ فهدَّني — فقدانہٗ واخلَّ رُكْنَ مكانی

وہ تمام زمانہ کے لئے ایک ذخیرہ تھا اوسکے جاتے رہنے نے مجھے اُجاڑ دیا۔ اور میرے مکان کا ستون اوکھیڑ کرلے گیا

يَا لَهْفَ نفسی مِن زمانٍ فاجعٍ — اَلْقیٰ عَلَیَّ بِکَلْکَلٍ وجِرانِ

افسوس ہے مجھ پر۔ کہ اوس کی موت کے درد انگیز زمانہ نے میرے سینہ اور گردن پر ؛؛ ؛؛

بِمُصِيبَةٍ لاتُسْتَقالُ جَلِيلَةٍ — غَلَبَتْ عزاءَ القومِ والنسوانِ

ایک ایسی بڑی مصیبت لاکر ڈالی ہے۔ کہ جو ہٹ ہی نہین سکتی ہے اور جتنے لوگ ہین اور جتنی عورتین ہین اون سب کے عزا سے وہ بڑھ گئی ہے

هَدَّتْ حُصُونًا كُنَّ قَبْلُ مَلاوِذًا — لِذَوِی الكُهُولِ مَعًا وَلِلشُّبَّانِ

اور اون قلعون کو جو پہلے بوڑھون اور جوانون سب کے لئے ملجا وماویٰ تھے اوس نے گرا دیا ہے۔

عُفِّيَتْ وَاضْحىٰ سُوْرُهَا مِنْ بَعْدِهٖ ۔۔۔ مُتَهَدِّمَ الْاَرْكَانِ وَالْبُنْيَانِ

اور وہ قلعہ بھی اور اونکی دیوارین بھی کلیب کے بعد ایسی ہوگئی ہین - کہ اوسکے ستون اور بنیادین ہلنے لگین اور ڈہل گئی ہین

فَابْكِيْنَ سَيِّدَ قَوْمِهٖ وَانْدُبْنَهٗ ۔۔۔ شُدَّتْ عَلَيْهِ قَبَاطِيُّ الْاَكْفَانِ

وہ بیبیان کلیب کو جو اپنی قوم کا سردار تھا روتین اور اوسپر چیختی پیٹتی ہین اور اوسپر کفنیون کے قباطی کپڑے لپٹے ہوئے ہین

وَابْكِيْنَ لِلْاَيْتَامِ لَمَّا اَقْحَطُوْا ۔۔۔ وَابْكِيْنَ عِنْدَ تَخَاذُلِ الْجِيْرَانِ

اور اس پر روتی ہین کہ قحط کے وقت یتیمون کو جو پرورش کرتا تھا اب کون کرے گا - اور نیز اس پر روتی ہین کہ پڑوسی پڑوسیون کو چھوڑ دیتے ہین اون کا مدد کرنے والا جاتا رہا ٭ ٭ ٭ ٭

وَابْكِيْنَ مَصْرَعَ جِيْدِهٖ مُتَزَمِّلًا ۔۔۔ بِدِمَائِهٖ فَلِذَاكَ مَا اَبْكَانِيْ

اور وہ اوسکی خون آلود گردن جہان پڑتی ہوئی ہے اوسے دیکھ دیکھ کر روتی ہین - کہ جنکی گریہ وزاری نے مجھکو رُلا دیا ہے

فَلَاَتْرُكَنَّ بِهٖ قَبَائِلَ تَغْلِبَ ۔۔۔ قَتْلٰى بِكُلِّ قَرَارَةٍ وَمَكَانِ

اب مین اوس کے انتقام لینے کے واسطے قبائل تغلب کو ہر مکان اور ہر مقام پر قتل کرادونگا

قَتْلٰى تَعَاوَرُهَا النُّسُوْرُ اَكُفُّهَا ۔۔۔ يَنْهَشْنَهَا وَحَوَاجِلُ الْغِرْبَانِ

اور اون مقتولون پر گدہ اور کوون کے غول بار بار آتے ہونگے - اور اونکے ہاتھون کو اونکے بدنون سے اکھیڑتے ہونگے

پھر مہلہل اوس مقام پر جہان کلیب مارا گیا تھا گیا - اور اوس کے خون کو دیکھا - اور اوسکی قبر کے پاس جاکر کھڑا ہوا - پھر کہا -

اِنَّ تَحْتَ التُّرَابِ حَزْمًا وَعَزْمًا ۔۔۔ وَخَصِيْمًا اَلَدَّ ذَا مِعْلَاقِ

اوس مٹی کے نیچے (بڑا صاحب) عزم اور حزم ہے - اور ایسا حکومت کرنیوالا ہے جو بڑا جھگڑالو اور تیز مزاج تھا -

حَيَّةٌ فِي الْوِجَارِ اَرْبَدُ لَا يَنْفَعُ مِنْهُ السَّلِيْمَ نَفْثُ الرَّاقِيْ

وہ ایک کالے سانپ کی طرح سوراخ مین ہے جسکے کاٹے ہوئے کو منتر پڑہنے والے کا منتر کچھ فائدہ نہین بخشتا

۳۹ مہلہل کے سفیرون کا مرہ کے پاس جانا	پھر مہلہل نے اپنے بال کٹوائے کپڑے دہو کر سپید پہنے

اور اپنے بیبیون سے الگ ہو گیا۔ اور عورتون سے ہنسی مذاق چھوڑ دیا۔
اور قمار اور شراب کو اپنے اوپر حرام کر لیا۔ اور اپنی قوم کو جمع کیا۔ اور بڑے
بڑے لوگون کو اون مین سے بنی شیبان کے پاس بھیجا۔ جو مرہ بن ذہل بن
شیبان کے پاس آئے۔ وہ اپنی قوم کی مجلس مین بیٹھا ہوا تھا۔ ان سفیرون
نے شیبانیون سے کہا۔ کہ تم نے کلیب کو ایک اونٹنی کے عوض مین مار ڈالا۔
یہ بڑا ہی سخت کام کیا ہے۔ اور تمام رشتہ ناتے کی الفت کا کچھ خیال نہ رکھا
ہے۔ اب ہم تم سے چار باتین چاہتے ہین۔ ان مین سے ایک ضرور بمقبین
کرنی پڑیگی۔ اور جب تم اون مین سے ایک کر دوگے تو ہم کو صبر آجائے گا۔
یا تو تم کلیب کو جِلا دو۔ ورنہ اوس کے قاتل جساس کو دیدو تاکہ اوسے ہم قتل
کر ڈالین۔ اور اگر اوسے نہین دیتے ہو تو ہمام کو دیدو جو اوسی کا ہمسر ہے
یا مرہ تو اوس کے عوض مین آ۔ تاکہ تجھے ہی قتل کر کے ہم اپنا پورا عوض لے لین
مرہ نے کہا۔ کلیب کے جِلانے پر تو مین قادر نہین۔ رہا جساس وہ ایک لڑکا
ہے اوس نے جلدی مین آکر برچھا مارا اور اوسی وقت گھوڑے پر سوار کہین چلدیا
معلوم نہین کہ کہان گیا۔ ہمام کی نسبت جو تم کہتے ہو۔ اوس کے دس نو بیٹے ہین
اور دس بھائی ہین اور دس بھتیجے ہین۔ اور سب کے سب اپنی قوم کے شہسوار
ہین وہ اوسے کیونکر دوسرے کے گناہ کے عوض مین دیدین گے۔ اور میرا
حال یہ ہے کہ میدان مین جس وقت سوار نکلین گے اوسوقت مین ہی سب سے
اول قتیل ہونے کو موجود ہون۔ پھر مین کیون موت کی جلدی کرون۔ لیکن
دو باتین اور ہین مین کہتا ہون۔ ایک تو یہ ہے کہ میرا اور باقی بیٹے ہین

یہ دو مین سے جسے کہو مین دیکھتا ہون تم چاہو اپنے آدمی کے عوض اوسے مار ڈالو۔ دوسری بات یہ ہے کہ مین ہزار ناقہ اوسکی دیت مین دیتا ہون جنکی آنکھین سیاہ اور اُدن سرخ ہو گے۔ اس سے ایلچی بگڑ گئے۔ اور بولے کہ تو ان چیزون کے دینے کا ہمارے سامنے ذکر کرتا ہے۔ اور کلیب کے خون کے عوض دودھ دیتا ہے۔

٣٧ بکر و تغلب مین لڑائی کا قائم ہونا اور مہلہل کا مرثیہ

پھر تغلب اور بکر مین لڑائی اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اور جلیلہ کلیب کی بی بی اپنے باپ کے پاس اپنی قوم مین چلی گئی اور بعض لوگ قبائل بکر کے لڑائی سے علیحدہ ہو گئے۔ اور لڑائی مین نبی شیبان کی مساعدت کو پسند نہین کیا۔ اور کلیب کے قتل کو اونھون نے ایک بڑا گناہ سمجھا۔ اس وقت لجیم اور یشکر قبیلہ الگ ہوے تھے اور حارث بن عبادی نے بھی اپنے اہل بیت کو الگ کر لیا۔ اور شیبانیون کی نصرت نہ کی تھی اور مہلہل کلیب کے بھائی نے مرثیہ مین کتنے ہی قصائد کہے ہین۔ اون مین سے ایک یہ ہے

کُلَیبُ لَا خَیرَ فِی الدُّنیَا وَمَنْ فِیھَا	اِذْ اَنْتَ خَلَّیتَھَا فِیمَنْ یُخَلِّیھَا

اے کلیب جن لوگون نے دنیا کو خالی کر دیا ہے اون کی ہی طرح تو نے بھی اوسے خالی کر دیا ہے۔ اسلئے اب دنیا مین کچھ لطف نہین ہا

کُلَیبُ اَیُّ فَتیً عِزٍّ وَمَکْرُمَةٍ	تَحْتَ السَّقَائِفِ اِذْ یَعْلُوكَ سَافِیھَا

اے کلیب تو کیا عزت و مکرمت والا شخص تختون کے نیچے پڑا ہوا ہے۔ اور اونکی دیوار کے ردّے تجھ سے بلند ہو رہے ہین۔

نَعَی النُّعَاةُ کُلَیبًا لِی فَقُلْتُ لَھُم	مَالَتْ بِنَا الْاَرْضُ اَوْ زَالَتْ رَوَاسِیھَا

جبکہ خبر دہندون نے آکر کلیب کے مرنیکی خبر مجھکو دی۔ تو مین نے اون سے کہا کہ اس صدمہ سے تو زمین ہل گئی اور زمین پر کے پہاڑ دن نے اپنی جگہہ چھوڑ دی

اَلْحَزْمُ وَالْعَزْمُ کَانَا مِنْ صَنِیعَتِهِ	مَا کُلُّ اٰلَائِهِ یَا قَومُ اُحْصِیھَا

عزم اور حزم دونو چیزین اوسکے اوصاف تھے۔ اے لوگو مین اون منفعتون کو شمار نہین کر سکتا ہون جو اوس کے وجود سے مخلوق کو حاصل تھین

القائدُ الخیلَ تردی فی اَعِنَّتِہا ۔۔۔ زھواً اذا الخیلُ لجّت فی تعادِیھا

وہ اون سردارون کا بیٹا تھا کہ جو سوار دشمن کی تباہی اور بربادی مین جب حد سے بڑہ جائین تو اوس وقت اون سوارون کے گھوڑے کے منہ مین لگام لگا کر نازسے کو دتے چلتے ہین

مِن خیلِ تغلبَ ما تُلقی اَسِنَّتَہا ۔۔۔ اِلّا وقد خضبُوھا مِن اَعادِیھا

تغلب کے سوارون مین سے کوئی شخص اپنی سنانون کو اوس وقت تک نہین ڈالتا کہ جبتک وہ اونکو دشمنون کے خون سے رنگ نہ لیتے ہون

یُھَزھِزُونَ مِنَ الخطِّ مُدمَجَۃً ۔۔۔ صُمّاً انابیبُھا زُرقاً عَوالِیھا

اور وہ اون خطی نیزون سے مسرور رہا کرتے ہین جو شکل کے مدور ہوتے ہین ۔ اور جنکی پوریان ٹھوس اور سرون پر پیکان چڑہے ہوتے ہین (خطی ایک مقام اخطاط کے طرف منسوب ہے ۔ جو بحرین مین ایک لنگرگاہ ہے اور جہان عمدہ نیزون کی تجارت ہوا کرتی تھی)

لیتَ السماءَ علی مَن تحتَہا وقعت ۔۔۔ وانشقّتِ الارضُ فانجابت بِمَن فیہا

کیا اچھا ہوتا جو آسمان اون لوگون پر گر پڑتا جو اوس کے نیچے رہتے ہین ۔ اور زمین پھٹ جاتی اور جو لوگ اوس مین ہین ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے

لا اَصلحَ اللہُ مِنّا مَن یُصالِحُکُم ۔۔۔ ما لاحتِ الشمسُ فی اَعلی مَجارِیھا

خدا اوس شخص کو ہم مین سے بھلائی نصیب نہ کرے جو اے بنی بکر تم سے اوس وقت تک صلح کر لے ۔ جبتک کہ آفتاب اپنے بلند استون مین چمکتا رہے گا ۔

۳۸ بکر اور تغلب مین عُنَیزہ اور نہی اور ذنائب اور واردات اور قُضَیبات اور تَحَنّہ کی لڑائیان

پھر بکر اور تغلب مین لڑائی شروع ہوئی ۔ کہتے ہین ۔ کہ پہلی لڑائی جو اون مین ہوئی ہے ۔ وہ عُنیزہ کی لڑائی ہے ۔ یہ عنیزہ فلج کے پاس ایک مقام ہے ۔ اس وقت دونو فریق برابر رہے ۔ اس لڑائی کی نسبت مہلہل نے کہا ہے ۔

کأنّا غدوۃً وبنی ابینا ۔۔۔ بِجنبِ عُنَیزۃَ رَحیا مُدِیرِ

کل ہم اور ہمارے دادا (وائل) کے بیٹے (بنی بکر) عنیزہ کے قرب جوار مین چکی کے دو گھومنے والے (تلملا ویر کے) پاٹ تھے جنمین لاد پیسے جاتے تھے

ولولا الریحُ اُسمِعَ اھلُ حجرٍ ۔۔۔ صَلیلَ البیضِ تُقرعُ بالذکورِ

اگر ہوا کا رخ دوسری طرف نہ ہوتا تو اوس سے خودون پر تلوارون کے لگنے سے جو کھنا کن کی آواز نکلتی تھی حجر کے لوگ اوسے بھی سن لیتے

پھر فریقین اپنے اپنے گھرون کو چلے گئے ۔ اور کچھ مدت کے بعد بنی شیبان

بہ وہ ٹھہرے ہوئے تھے وہان ایک چشمہ موسوم نہی پر فریقین کا مقابلہ ہوا بعض
لوگون نے کہا ہے کہ یہی نہی پر کی لڑائی ان دونو فریق مین سب سے اول ہوئی
ہے اس وقت بنی تغلب کا رئیس مہلہل تھا۔ اور بنی شیبان کا رئیس حارث
بن مرہ تھا۔ بنی تغلب اس مین مغلوب ہوگئے اور بنی شیبان کو اسمین غلبہ
ہوگیا تھا۔ اور اون مین کشت وخون خوب ہوا۔ مگر اس لڑائی مین بنی مرہ مین
سے کوئی نہین مارا گیا پھر فریقین ذنائب مین آکر لڑے۔ یہ لڑائی اونکی
سب لڑائیون سے بڑی لڑائی تھی۔ اسمین بنی تغلب کو غلبہ رہا اور بنی بکر
بہت کثرت سے مارے گئے۔ اس لڑائی مین شراحیل بن مرۃ بن ہمام بن ذہل
بن شیبان مارا گیا تھا جو حوفزان کا دادا اور نیز معن بن زائدہ کا دادا تھا۔
اور حارث بن مرہ بن ذہل بن شیبان بھی اس لڑائی مین قتل ہوا تھا۔ اور
بنی ذہل مین ثعلبہ بین سے عمرو بن سدوس بن شیبان بن ذہل وغیرہ بکر کے
رئیس مارے گئے تھے۔

پھر ان مین واردات کی لڑائی ہوئی۔ اس وقت بھی بہت ہی کشت وخون
ہوا۔ اور تغلب کو ہی فتح رہی۔ اور بنی بکر بہت مارے گئے۔ اور جساس کا
بھائی ہمام بن مرہ جو اوس کا حقیقی بھائی تھا اس لڑائی مین مارا گیا۔ جب مہلہل
اس کی لاش پر پہونچا اور اوسے مرا ہوا دیکھا۔ تو کہا۔ کہ کلیب کے بعد جو شخص
مارا گیا وہ میرے نزدیک تجھسے بڑھکر کوئی نہین تھا اور بکر تم دونو کے بعد
کبھی کسی اچھے کام کے لئے فراہم نہین ہونگے۔ بعض کہتے ہین کہ ہمام قُضَیبات
کی لڑائی مین مارا گیا تھا۔ اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ قصّہ کی لڑائی مین

وہ قتل ہوا تھا۔ اور ناشرہ نے اوسے مارا تھا۔ ہمام نے اس ناشرہ کو کہین پڑا پایا تھا اور اوسے پرورش کیا اور اوسکا نام ناشرہ رکھا تھا۔ اور وہ اوسی کے پاس تھا۔ جب یہ جوان ہوا تو اسے معلوم ہو گیا تھا۔ کہ مین تغلبی ہون۔ پھر جب اس روز لڑائی ہو رہی تھی۔ اور ہمام بھی لڑائی مین مصروف تھا۔ اور جب پیاسا ہوتا تو مشک کے پاس آتا اور پانی پی جاتا تھا۔ کہ اسی مین عالم غفلت مین ناشرہ نے اوسے قتل کر دیا۔ اور اپنی قوم تغلب مین جا ملا۔ جباس بھی قریب تھا کہ پکڑا جاے مگر وہ بچ گیا۔ اس پر مہلہل نے کہا۔

لو ان خیلی ادرکتک وجدتھم ۔۔۔ مثل اللیوث بستر غب عرین

اگر میرے سوار تجھ تک پہونچ جاتے تو تو دیکھتا کہ غب عرین کے مغلوب کرنے کے لئے وہ شیرون کے مانند ہین ٭٭

اور یہ بھی اوس نے اسی موقع پر کہا ہے۔

ولاوردن الخیل بطن اراکۃ ۔۔۔ ولاقضین بفعل ذاک دیونی

اور مین اپنے سوارون کو بطن اراکہ تک لیجاؤنگا جو بکر کا کوئی مقام تھا۔ اور اس طرح جو انتقام کا قرض مجھ پر ہے اوسے ادا کرونگا

ولاقتلن جحاجحا من بکرکم ۔۔۔ ولابکین بھا جفون عیون

اور مین تمہارے بکر کے سردارون کو قتل کرونگا۔ اور اونکے قتل سے آنکھون کی پلکون کو یا کھٹوتیون کو رلاؤن گا ٭٭

حتی تظل الحاملات مخافۃ ۔۔۔ من وقعنا یقذفن کل جنین

اور ایسا کرون گا کہ حاملہ عورتین ہماری لڑائی کے خوف سے اپنے تمام بچے پیٹ سے ڈالدین گے۔

ان ایام کی ترتیب لوگون نے مختلف طرح پر بیان کی ہے۔ جس کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ ہم آیندہ کرین گے۔

۳۹ جباس اور ابونویرہ کی کشتی | بنی تغلب کے طلایہ اور قراول ابو نویرۃ التغلبی وغیرہ تھے

یرہ و جساس وغیرہ اپنی قوم کے طلیعہ تھے۔ ایک مرتبہ رات کے وقت جساس اور
ابونویرہ دونو کا آمنا سامنا ہوگیا ابونویرہ نے جساس سے کہا۔ آؤ یا تو ہم
تم دونو کشتی کرین۔ یا نیزہ بازی یا شمشیر زنی کی لڑائی لڑین۔ جساس نے
کشتی کو پسند کیا۔ پھر دونون نے کشتی کی۔ اور بہت دیر تک لڑتے رہے۔
جب اون کے اصحاب نے اونھین دیر تک نہ دیکھا تو اون کی تلاش مین نکلے
دیکھتے کیا ہین۔ کہ وہ دونو کشتی لڑ رہے ہین۔ اس وقت قریب تھا کہ جساس
ابونویرہ کو گرالے۔ مگر اون دونون کے معاون آپھونچے اور اونھین ہٹا دیا

۴۰ ابونویرہ اور جساس کا قتل اور کلیب کا بیٹا ہجرس

تغلب جساس کو بہت ڈھونڈھتے تھے۔ کہ کسی طرح اوسے
قتل کردین اور اوس کی ہر وقت تاک جھانک مین لگے
رہتے تھے۔ اسواسطے اوس کے باپ مرہ نے جساس سے کہا کہ تو اپنے
مامون کے یہان شام کو چلا جا۔ لیکن اوس نے انکار کیا۔ باپ نے اوس کی
بہت منت و خوشامد کی اور اوس کے ساتھ پانچ آدمی دیکر مخفی طور پر اوسے
شام کو روانہ کردیا۔ اس کی خبر مہلہل کو بھی ہوگئی۔ اوس نے فوراً ابونویرہ کو
تیس دلاورون کے ساتھ اوس کے پیچھے بھیجا۔ یہ لوگ نہایت ہی تیزی سے
روانہ ہوے۔ اور جساس کو جا گھیرا۔ جساس اون سے خوب لڑا۔ اور ابونویرہ
اور اوس کے ساتھی مارے گئے۔ صرف دو شخص اون مین سے باقی رہگئے۔
اور جساس بے انتہا زخمی ہوگیا۔ کہ اون زخمون ہی سے مرگیا۔ اور اوس کے
ساتھیون مین سے بھی صرف دو ہی آدمی بچے باقی مارے گئے۔ پھر یہ جو لوگ
باقی رہ گئے تھے اونھون نے آکر اپنے اپنے طرف والون کو خبر دی۔ جب

مرہ نے سنا کہ جساس مارا گیا۔ تو کہا اگر اوس نے اپنے مخالفون مین سے کسی کو نہین مارا تو مجھکو اسکا بڑا رنج ہے۔ لیکن خبر دینے والون نے کہا۔ کہ اوس نے اپنے ہاتھ سے ابو نویرہ رئیس قوم کو قتل کیا۔ اور اوس کے ساتھ کے اور بھی پندرہ آدمی ہماری شرکت بغیر اوس نے مارے۔ اور باقیون کو ہم نے مارا تو کہا۔ کہ البتہ جساس نے اگر ایسا کیا تو مجھے ایک گونہ تسلی ہوئی۔

جساس کے قتل کی ایک اور روایت بھی ہے۔ اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ بکر و تغلب کی لڑائی مین جساس سب سے پیچھے مارا گیا ہے۔ اوس کے قتل کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ اوسکی بہن جلیلہ کلیب وائل کی بی بی تھی۔ جب کلیب مارا گیا۔ تو وہ اپنے باپ کے پاس چلی آئی۔ اسوقت وہ حاملہ تھی۔ پھر دونو فریق مین لڑائی ہوئی۔ اور جو جو واقعات ہونا تھے وہ ہوے۔ جب طرفین کی حالت قریب فنا ہونیکے پھونچگئی تو اونہون نے صلح کر لی۔ لیکن جب جلیلہ اپنے باپ کے گھر آگئی۔ تو اوس کے ایک بیٹا پیدا ہوا۔ اور اوس نے اوسکا نام ہجرس رکھا۔ اور جساس نے اوسے پالا۔ وہ بچا یہ ہی سمجھتا تھا کہ جساس ہی اوس کا باپ ہے۔ پھر جساس نے اپنی بیٹی اوسے دیدی۔ اتفاقاً کہین ہجرس سے اور بکر کے ایک اور شخص سے کچھ گفتگو ہوئی۔ بکر نے اوس گفتگو مین اوس سے کہا۔ کہ تو اپنی باتون سے باز نہین آتا۔ کیا تجھے بھی تیرے باپ کے پاس پھونچا دون۔ ہجرس یہ بات سنکر خاموش ہوگیا۔ اور رنجیدہ و دلگیر اپنی مان کے پاس آیا۔ اور اوس سے یہ سب قصہ کہا۔ پھر جب وہ اپنی بی بی کے پاس سویا تو اوس نے دیکھا کہ اوسکا شوہر کچھ غمگین ہے۔ اور کچھ فکر مین ہے۔

بوڑھے اوسے شک گزرا۔ اور یہ قصہ اوس نے اپنے باپ جساس سے بیان کیا۔ جساس نے کہا۔ وہ بے شک بدلا لیگا۔ اور رات کو ایسے سویا جیسے کوئی گرم پتھر پر سوتا ہو۔

پھر جب صبح ہوئی۔ تو ہجرس کو بلایا۔ اور اوس سے کہا تو میرا بیٹا ہے اور جس قدر مین تیری قدر و عزت کرتا ہون وہ تو خوب جانتا ہے۔ اور مین نے تجھے اپنی بیٹی دی ہے۔ تیرے باپ کے سبب سے ایک مدت دراز تک لڑائی رہی اور اوس کے بعد ہم نے صلح کر لی ہے۔ اور الگ الگ ہو گئے ہین۔ مین چاہتا ہون کہ جیسے اور لوگون نے صلح کر لی ہے اوسی طرح تو بھی اوس صلح کے عہد و پیمان مین شریک ہو جائے۔ اس لئے تو میرے ساتھ چل کہ ہم تجھ سے بھی وہ ہی قول و قرار لے لین جو ہم سے لئے گئے ہین۔ ہجرس نے کہا اچھا بہت ہے پھر جساس نے اوسے ایک گھوڑا اچڑھنے کو دیا۔ اور وہ اوس پر زرہ پہنکر سوار ہوا۔ اور کہا مجھ سا آدمی بغیر ہتھیار اپنے لوگون کے پاس نہین جا سکتا ہے۔ پھر وہ اپنے گھر سے نکلکر تغلب اور بکر کے آدمیون کے پاس آئے۔ اور جساس نے اون سب کے روبرو سارا قصہ بیان کیا۔ اور اون سے کہا۔ ہجرس بھی چاہتا ہے جو عہد و پیمان آپ لوگون نے کئے ہین وہ بھی کر لے۔ اور اسی واسطے وہ عہد و پیمان کرنے کو یہان آیا ہے جو تم لوگون نے کئے ہین۔ پھر جب وہ لوگ خون کے نزدیک گئے۔ اور عہد کرنے کو کھڑے ہوئے تو ہجرس نے اپنے نیزہ کو خوب مضبوطی سے پکڑا۔ پھر کہا میرے پاس گھوڑا نیزہ تلوار سب چیزین موجود ہین کوئی شخص اپنے

باپ کے قاتل کو کیسے چھوڑ دے۔ جساس یہ دیکھہ ہی رہا تھا۔ کہ اوس نے جساس کے برچھا مارا۔ اور قتل کرکے اپنی قوم مین چلا گیا۔ اس لئے جساس ہی ان لڑائیون مین سب سے پیچھے مارا گیا ہے مگر اول روایت زیادہ مشہور ہے۔ اب ہم پھر اپنے سیاق کلام کی طرف رجوع کرتے ہین۔

۱۴ مرہ کے صلح کے پیغام کو مھلہل کا نہ ماننا اور بجیر کے قتل کے سبب سے حارث کا بھی لڑائی مین شریک ہونا

غرض جساس جب مارا گیا۔ تو اوس کے باپ مرہ نے مھلہل کے پاس پیغام بھیجا۔ کہ اب تیرا بدلا پورا ہو گیا جساس مارا گیا اب لڑائی موقوف کر۔ اور کشت وخون مین اسقدر اسراف اور لجاج نہ کر۔ اور آپس مین صلح کرلے۔ صلح دونوجیون کے لئے اچھی ہے۔ اور ہمارے دشمنون کے واسطے بڑی خرابی کا باعث ہے۔ مگر مھلہل نے نہ مانا۔

اوپر لکھہ آئے ہین۔ کہ حارث بن عباد لڑائی مین شریک نہ ہوا تھا۔ اور الگ ہوکر بیٹھ رہا تھا۔ جب جساس اور ہمام مرہ کے دونو بیٹے مارے گئے۔ توحارث نے اپنے بھتیجے بجیر کو جو اوس کے بھائی عمرو بن عباد کا بیٹا تھا مھلہل کے پاس بھیجا۔ اور جب اوسے ناقہ پر سوار کرآیا۔ تو مھلہل کو ایک خط مین لکھا۔ کہ تو نے اب بہت کشت وخون کیا۔ اور قتال حد سے گزر گیا۔ اور تو نے اپنا انتقام لے لیا۔ بلکہ بکر کے کچھ آدمی اور بھی مار ڈالے۔ مین اپنے بیٹے کو تیرے پاس بھیجتا ہون۔ چاہے تو تو اوسے اپنے بھائی کے عوض مار ڈال۔ اور دونوجیون مین صلح کرلے۔ اور چاہے اوسے چھوڑ دے اور بغیر مارے ہی صلح کرلے۔ کیونکہ ان لڑائیون مین دونوجیون مین سے

وہ وہ لوگ مارے گئے ہین کہ جن کا زندہ رہنا ہمارے تمہارے واسطے بڑی خیروبرکت کا باعث ہوتا۔ جب مہلہل نے خط کو پڑھا۔ تو پکڑ کر بجیر کو قتل کر دیا۔ اور کہا کلیب کے جوتی کے تسمہ کے عوض تو مارا جا۔

جب اوس کے باپ نے سنا کہ بجیر مارا گیا۔ تو سمجھا کہ مہلہل نے اوسے اپنے بھائی کے عوض مین مارا ہے۔ تو کہا کہ یہ مقتول کیسا اچھا ہے جس کے سبب وائل کے بیٹون مین صلح ہوئی ہے لیکن جب لوگون نے کہا۔ کہ مہلہل نے اوسے قتل کرتے وقت کہا تھا۔ کہ تو کلیب کے جوتی کے تسمہ کے عوض مارا جا۔ تو اس سے حارث بن عباد کو بڑا غصہ آیا۔ اور کہا۔

قَرِّبَا مَرْبَطَ النَّعَامَةِ مِنِّی — لَقِحَتْ حَرْبُ وَائِلٍ عَنْ حِيَالِ

میرے نعامہ گھوڑی کی رسی میرے پاس لاؤ۔ اب پانچ اونٹنیون کو بھی وائل کی حمل رہا یعنی مین جو نہین لڑتا تھا اب لڑونگا

قَرِّبَا مَرْبَطَ النَّعَامَةِ مِنِّی — شَابَ رَاسِي وَانْكَرَتْنِي رِجَالِي

میری گھوڑی نعامہ کی رسی میرے پاس لاؤ۔ میرا سر سپید ہوگیا۔ اور میرے لوگ مجھے برا سمجھنے لگے ہین

لَمْ أَكُنْ مِنْ جُنَاتِهَا عَلِمَ اللهُ — وَإِنِّي بِحَرِّهَا الْيَوْمَ صَالِي

خدا خوب جانتا ہے مین نے تو لڑائی کو نہین اٹھایا ہے۔ لیکن البتہ آج مین اوس کی حرارت مین تاپونگا

۴۲ بکر کا قضہ کی لڑائی مین سر منڈوانا اور جحدر کا ابن عناق کو مارنا۔

پھر نعامہ گھوڑی حارث کے پاس لائے۔ اور وہ ایسی اچھی گھوڑی تھی کہ اوس زمانہ مین اوس کا نظیر نہ تھا۔ حارث اوسپر سوار ہوا۔ اور وہ ہی بکر کا امیر لشکر ہوا اور لڑائی مین گیا۔ جب وہ لڑائی مین سب سے اول شریک ہوا تو قضہ کی لڑائی ہوئی۔ جسے تحلاق اللمم کی لڑائی بھی کہتے ہین اور تحلاق اللمم (چوٹی مونڈنے

کے دن کی لڑائی) اسے اسواسطے کہتے ہین - کہ اوس روز بکر نے اپنے سر منڈائے تھے - تاکہ آپس مین اونکی شناخت رہے - اور وہ غیرون مین اور اپنون مین اوس سے تمیز کر سکین - لیکن حجدر بن ضبیعہ بن قیس نے جو مسامعہ کا باپ تھا اپنے بال نہین مونڈے - اور کہا مین تو خود ہی چھوٹا آدمی ہون - مجھے عیب دار مت کرو - اور مین اس چوٹی کے نہ کاٹنے کی عوض سب سے پہلے میدان مین جاؤنگا - چنانچہ اوس نے ایسا ہی کیا - اُدہر سے اوس کے مقابلہ کو ابن عناق نکلا - حجدر نے اوسپر حملہ کرکے اوسی قتل کر دیا - اور اوس وقت یہ رجز پڑہا -

رُدُّوا عَلَی الْخَیْلَ اِنْ اَلَمَّتْ		اِنْ لَمْ اُقَاتِلْهُمْ فَجُزُّوا اللِّمَّتَ

اگر سوار نزدیک آئین تو تم اونھین میری طرف پھیر دو - پھر اگر مین اون سے نہ لڑون تو تم میری چوٹی کاٹ ڈالنا

۴۳ حارث کا مھلہل کو گرفتار کرکے ایک ہوکہ سی چھوڑ دینا	اس روز حارث بن عباد بھی خوب لڑا - اور تغلب مین بہت ہی کشت و خون ہوا - چنانچہ طرفہ اوسکا بیان کرتا ہی -

سَائِلُوا عَنَّا الَّذِیْ یَعْرِفُنَا		بِقُوَانَا یَوْمَ تَحْلَاقِ اللِّمَمْ

ہمارا حال اوس شخص سی پوچھو جس نے ہماری قوتون کا حال اوس روز جان لیا تھا جس روز تحلاق اللمم ہوا تھا یعنی چوٹیان مونڈی گئی تھین

یَوْمَ تُبْدِی الْبِیْضُ عَنْ اَسْوُقِهَا		وَتَلُفُّ الْخَیْلُ اَفْوَاجَ النَّعَمْ

اوجس روز کہ سپید سپید بیبیان اونے اپنی ساقین کھولدی تھین (یعنی ننگی پھرتی تھین - لڑائی جوش پر تھی) اور سوار دشمن کے اونٹونکی غول جمع کر رہی تھے اور انھین لوٹ مین پکڑ رہی تھے

اسی روز حارث بن عباد نے مھلہل کو گرفتار کر لیا تھا - مھلہل کا نام عدی تھا - اور حارث اوسے نہ جانتا تھا - حارث نے اپنے قیدی سے کہا - کہ مجھے عدی تک پہونچا دے - مین تجھے چھوڑ دونگا - مھلہل نے کہا - کہ اسپر

خدا کی قسم کھالے - کہ اگر مین تجھے عدی کا پتا بتا دون تو تو مجھے چھوڑ دیگا - حارث نے کہا اچھا اور اوس سے پورا وعدہ کرلیا - تب قیدی نے کہا مین ہی تو عدی ہون - اس لئے حارث نے اوسکی پیشانی کے بال مونڈ لئے اور اوسے چھوڑ دیا اور یہ شعر کہا -

لھف نفسی علی عدیٍ ولم اعرف عدیاً اذ امکنتنی الیدان

عدی کے سبب سے مجھے اپنا اوپر افسوس آتا ہے مین تو اوسے جانتا نہ تھا - اور وہ میرے ہاتون مین آ کر پھنس گیا تھا

۴۴ بکر و تغلب کی بڑی بڑی لڑائیان اور مدت جنگ

اور وہ لڑائیان جو ان دونون طائفون مین بڑی سخت ہوئی ہین صرف پانچ ہین - ایک تو عُنَیزہ کی لڑائی کہ جسمین تغلب کو بکر پر غلبہ رہا تھا - تیسری لڑائی حنو کی ہے جس مین بکر تغلب پر غالب رہے تھے - چوتھی لڑائی قضیبات کی ہے جسمین بکر کو بڑا نقصان ہوا تھا - اور گمان ہوگیا تھا - کہ اونکی اصلاح پھر نہ ہو سکے گی - پانچوین لڑائی قصہ کی ہے - جسے تحالق کی لڑائی بھی کہتے ہین - اس لڑائی مین حارث بن عباد بھی شریک تھا - پھر ان لڑائیون کے بعد اور بھی چھوٹی لڑائیان ہوئی ہین - چنانچہ اون مین سے نقیبہ کی لڑائی ہے اور فصیل کی لڑائی ہی جس مین بکر تغلب پر غالب رہے - اسکے بعد اون مین کوئی عام لڑائی نہین ہوئی - لوٹ پاٹ اور تاخت و تاراج ہوتا رہا - اور چالیس برس لڑائی رہی

۴۵ مھلہل کا لڑائی موقوف کر کے یمن کو چلا جانا -

پھر مھلہل نے اپنے قوم سے کہا - میرے نزدیک مناسب ہے - کہ اب تم اپنی قوم کے لوگون کو تباہ و برباد نہ کرو - کیونکہ وہ تمھاری صلاح و بہبود کے خواہان ہین - تمھین چالیس برس

لڑتے ہو گئے ہین - مین اسپر تو تمھین ملامت نہین کرتا کہ تم نے اپنا انتقام لینے مین کیون کوشش کی لیکن اگر یہ مدت رفاہیت اور عیش مین بھی گزرتی تب بھی طبیعتین ملول ہو جاتین - بھلا اس لڑائی جھگڑے مین ملول کیون نہ ہو جائین - دونو قبیلہ فنا ہو گئے - مائین بے فرزندون کے رہ گئین - اولادین یتیم ہو گئین - چارون طرف ہمیشہ نوحہ وزاری کی آواز آتی رہتی ہے - آنسو آنکھون سے بند نہین ہوتے - لاشین بغیر دفن کے پڑی رہتی ہین تلوارین میانون سے نکلی ہوئی اور نیزہ بلند ہین - اور وہ لوگ تمھین عنقریب مودت و مواصلت کرنے لگین گے - اور مہربانی و عطوفت سے پیش آئینگے کہ جس سے لڑائیون مین جو قتل ہوئے ہین اون پر تمھین افسوس ہو گا - چنانچہ جو مھلہل نے کہا تھا ایسا ہی ہوا -

پھر مھلہل نے کہا - مگر میرا حال تو یہ ہے کہ مین تو اب تم مین آیندہ نہین رہونگا - مجھ سے یہ نہین ہو سکتا کہ مین کلیب کے قاتل کو دیکھ سکون - اور اسی واسطے مجھے اندیشہ ہے - کہ مین تم کو کہین پھر ایسا نہ بھڑکاؤن کہ جس سے قوم کا استیصال ہو جائے - اسواسطے مین تو یمن کو جاتا ہوِن - پھر وہ اون کے پاس سے چلدیا - اور یمن کو چلا گیا -

۴۶ مھلہل کا جنب مین جانا اور اون کا اوس کے بیٹی کو چھین لینا -

اور جنب مین جا کر سکونت اختیار کر لی جو مذحج کا ایک قبیلہ ہے وہان جنب کے لوگون نے مھلہل سے اوس کے بیٹی کا پیغام دیا - اور جب مھلہل نے بیٹی دینے سے انکار کیا - تو اوس سے جبر کر کے بیٹی لے لی - اور نکاح کر لیا - اور اوس کے

میں کچھ چمڑے کی چند کھالیں دیدیں چنانچہ مہلہل کہتا ہے۔

اُعْزُزْ علی تغلب بما لَقِیتْ — اُخْتُ بنی الاکرمین مِنْ جُشَمْ

تغلب پر اوس کی مصیبت کے سبب سے افسوس ہے کہ جو جشم کے معزز و مکرم لوگون کی بیٹی پر پڑی ہے

اَنْکَحَہا فَقْدُہا الاراقم فی — جُنُبٍ وکانَ الحِباءُ مِنْ اَدَمْ

کہ اراقم کے نہ رہنے کے سبب سے اوس کا نکاح جنب مین ہوا۔ اور اوس کے عوض چمڑا ملا۔

لو بابانَیْنِ جاءَ یَخْطُبُہا — ضُرِّجَ ما اَنْفُ خاطِبٍ بِدَمْ

اگر کوئی شخص دونوابان پہاڑ بھی لیکر آتا۔ اور اوسکا پیغام کرتا تو اوسکے پیغام کرنیوالیکی ناک خون مین رنگدیجاتی

۴۷ مہلہل کو عمرو کا قید کرنا اور پیار سار کھکر مار ڈالنا

پھر مہلہل اپنی قوم کی طرف لوٹا۔ راستہ مین اوسے عمرو بن مالک ضبیعی البکری نے نواحی ہجر مین گرفتار کرلیا۔ مگر قید مین اوسے اچھی طرح رکھا۔ اسی قید کے زمانہ مین ایک تاجر شراب بیچتا ہوا شراب لیکر ہجر سے آیا۔ جو مہلہل کا بڑا دوست تھا۔ اوس نے مہلہل کو جو قید مین تھا شراب کی ایک بوتل ہدیۃً دی اسواسطے بنی مالک اوس کے پاس اکٹھے ہوے۔ اور ایک اونٹ ذبح کیا۔ اور اوسی مکان مین جہان عمرو نے ایک الگ مکان مین مہلہل کو رکھا تھا آکر اوس کے پاس شراب پی۔ جب اونھین شراب کا نشہ چڑھا تو مہلہل نے اپنے شعر گانے اور اپنے بھائی کلیب پر نوحہ پڑھے جب عمرو نے یہ سنا۔ تو کہا کہ اوس کا جوش انتقام ابھی تازہ ہے۔ واللہ مین اوسے اوسوقت تک پانی نہین پلاؤنگا۔ جبتک کہ زبیب پانی نہ پئے۔ زبیب عمرو کا ایک سانڈ تھا۔ جو سخت گرمیون مین پانچ روز مین پانی پیا کرتا تھا۔ چونکہ بنی مالک یہ چاہتے تھے کہ

مصلہل کہین مر نہ جائے اسواسطے اوںھون نے زبیب کو جاکر تلاش کیا لیکن
وہ اونھین نہ ملا۔ اور مہلہل پیاسا مرگیا۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ مہلہل کے ماموں کی بیٹی جو مجلل تغلبی کی بیٹی
تھی عمرو کی بی بی تھی۔ اور مہلہل کو چاہتی تھی۔ وہ اسوقت قید مین تھا۔
چنانچہ وہ کہتا ہے۔

طفلۃٌ ما ابنۃُ المجلّلِ بیضا	لعوبٌ لذیذۃٌ فی العِناقِ
مجلل کی بیٹی کیا ہی خوبصورت چھوکری ہے۔ گوری گوری۔ نازو انداز والی۔ اور ہم آغوشی مین بڑی لذیذ	
فاذھبی ما الیکِ غیرَ بعید	لا یُواتی العِناقَ مَن فی الوِثاقِ
اے لڑکی تو ہٹ جا۔ مگر دور نہ جا۔ جو قید مین ہو اوس سے ہم آغوشی کیسی ہوسکتی ہے۔	
ضربتْ صدرَھا الیَّ وقالت	یا عدیُّ لقد وقتکَ الاواقی
اوس نے اپنی چھاتی مجھ پر ماری۔ یعنے مجھ سے چپٹ گئی۔ اور کہنے لگی۔ اے عدی تجھے بچانے والی چیزین بچائین۔ (یعنے خدا تجھے اپنے امن مین رکھے)	

یہ بتین کہتی ہی ہین۔ جب یہ اشعار عمرو بن مالک نے سنے تو اوس نے
قسم کھائی۔ کہ جب تک زبیب پانی پر نہ آوے تب تک مین مہلہل کو پانی نہین
پلاؤنگا۔ اسواسطے لوگون نے اوس سے درخواست کی۔ کہ زبیب تو پانی پینے
کب آئے گا اوسے پہلے ہی لانا چاہیے۔ اوس نے درخواست قبول کی۔ اور
اوسے پانی پر لایا۔ اور پانی پلاکر اپنی قسم پوری کرلی۔ پھر مہلہل کو وہان کہین سے
نہایت برا پانی لاکر پلوایا۔ جس سے مہلہل مرگیا۔

حارث اعرج اور بنی تغلب کی لڑائی

۸ھم بکر وتغلب کی صلح اور تغلب کا شام کو جانا اور بکر وتغلب کی بکر لڑائی

ابو عبیدہ نے بیان کیا ہے۔ کہ بکر اور تغلب دونو منذر

بن ماء السماء کے مطیع اور اوس کے پاس فراہم ہو گئے تھے - یہ اس لڑائی کے بعد کا واقعہ ہے - اور قیس بن شراحیل بن مرہ بن ہمام نے اون مین صلح کرادی تھی - پھر منذر نے اون کو لیا - اور بنی آکل المرار پر چڑہ کر گیا - اور بنی بکر و تغلب دونو پر اپنے بیٹے عمرو بن ہند کو امیر مقرر کیا - اور اوس سے کہا - کہ ان کو لیکر اپنے مامون پر چڑہائی کر - پھر خوب لڑائی ہوئی - اور بنی آکل المرار کو شکست ہوئی - اور وہ قید ہو کر منذر کے پاس آئے - منذر نے اونھین قتل کر ڈالا -

پھر تغلب نے منذر کو چھوڑ دیا - اور اوس سے بگڑ کر شام کو چلے گئے - جس کا سبب آیندہ چلکر شیبان کے حال مین انشاء اللہ تعالیٰ ہم بیان کرینگے اور بکر و تغلب مین از سر نو لڑائی شروع ہو گئی -

۴۹ حارث کے پاس عمرو بن کلثوم کا جانا اور حارث کی تغلب پر چڑہائی اور شکست

پھر غسان کا پادشاہ جس کا نام حارث بن ابی شمر الغسانی تھا شام مین پھرنے کو نکلا - اور تغلب کے گروہون پر ہو کر اوس کا گزر ہوا - مگر کسی نے اوسکا استقبال نہ کیا اسی مین عمرو بن کلثوم التغلبی سوار ہو کر اوس کے پاس گیا - تو حارث نے اوس سے کہا - کہ تیری قوم کے لوگون نے آکر مجھ سے ملاقات نہ کی - اس کا کیا سبب ہے - عمرو نے کہا آپ کے گزرنے کا حال اونھین معلوم نہ ہوا - اس سے وہ ملنے کو نہ آئے - حارث نے کہا اچھا - جب مین لوٹونگا تو اون پر ایسی چڑہائی کرونگا - کہ اونھین پھر میرے آنیکی ہمیشہ خبر ہو جایا کریگی - اور وہ ہمیشہ بیدار رہین گے - عمرو نے کہا - جب کوئی قوم بیدار ہو جاتی ہے -

تو اون کی راے تیز ہو جاتی ہے - اور اونکی جماعت کو غلبہ ہوتا ہے - ا
آپ کو چاہئے کہ آپ اون کے سوتے ہوؤن کو جگا دین نہین - حارث
کہا - یہ تو تو مجھے کچھ دہمکی دیتا ہے - اور اون سے ڈراتا ہے - جس وقت غسا
کے جوانون کے گھوڑے تمھارے ملک مین آئین گے - تو اوس وقت
تیری قوم کے بیدار لوگ ایسے سوئین گے - کہ پھر کبھی کروٹ بھی نہ لین گے -
اور اونکی نسل کا استیصال ہو جائیگا - اور جو ادہر اُدہر بچ رہین گے وہ
خشک زمین مین اور دور کے تھوڑے پانی کی طرف نکالدی جائینگے
پھر عمرو بن کلثوم وہان سے لوٹ آیا - اور آکر اپنی قوم کو جمع کیا - اور کہا

اَلا فاعلَوا اَبیتَ اللّعنَ اَنّا	اُلُوباسِ سَنا تی ما تُرِیدُ

پادشاہ سلامت آپ اس بات کو جان لیجیے - کہ ہم بڑے رعب داب والے ہین اور جو تو لڑائی چاہتا ہی اوسکے لئے ہم موجود ہین

تعلَّوا اَنَّ مَحمِلنا ثقیلٌ	وَاَنَّ دبارَ کَبَنا شَدِیدُ

خوب جان لے کہ ہمارا محمل بڑا بھاری ہے - اور ہمارے گروہ کی دشمنی بڑی سخت اور غضبناک ہے

وَاِنَّا لیسَ حَیٌّ مِن مَعد	یُقاومنا اِذا لبسَ الحدِیدُ

ہم ایسے ہین کہ جس وقت ہتیار پہنین تو پھر معد مین ایسا کوئی نہین جو ہمارے سامنے ٹھہر سکے -

پھر جب حارث اعرج لوٹ کر آیا - تو اوس نے تغلب پر چڑھائی کی - اور
وہ اوس سے لڑے - نہایت ہی کثرت سے کشت و خون ہوا - پھر حارث اور
بنی غسان بھاگ گئے - اور حارث کا بھائی بہت آدمیون کے ساتھ مارا گیا -
اسوقت عمرو بن کلثوم نے یہ شعر کہے -

ھلّا عَطفتَ عَلٰی اَخِیکَ اِذا دَعا	بالثکلِ وَیلَ اَبیکَ یا ابنَ اَبی شمر

اوس وقت ابن ابی شمر تجھے اپنے بھائی پر کچھ رحم نہ آیا جس وقت کہ اوس نے اپنے مرنے پر پکارا افسوس تیرے باپ پر

فیھا اخاك وعامر بن ابی حجر	فذق الذی جشمت نفسك واعترف

پس تو اوس کا مزہ چکھ جو تو نے کیا۔ اور اپنے بھائی اور عامر بن ابی حجر پر صبر کر۔

عین اباغ کی لڑائی

۵۰ حارث الاعرج کا نسب

یہ لڑائی منذر بن ماء السما اور حارث الاعرج ابن ابی شمر جبلہ جسے بعض نے ابو شمر بن عمرو بن جبلہ بھی بتایا ہے بن الحارث بن حجر بن النعمان بن الحارث بن ماریۃ الغسانی مین ہوئی ہے۔ اسکے نسب کی نسبت اور بھی روایتین ہین۔ اور بعض نے اوسے ازدی بیان کیا ہے جو غسان پر متغلب ہو گیا تھا۔ لیکن اول روایت صحیح ہے۔ اور اکثرون کے بیان سے ثابت ہوئی ہے۔ یہی شخص ہے جس نے سموال بن عادیا سے امرء القیس کی زرہین طلب کی تھین۔ اور اوس کے بیٹے کو مار ڈالا تھا۔ بعض کہتے ہین کہ وہ کوئی اور شخص تھا۔ واللہ اعلم۔

۵۱۔ منذر کا حارث پر چڑھائی کرنا اور اپنی اولاد کی لڑائی کا معاہدہ۔

اس لڑائی کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ منذر ابن ماء السماء جو کہ بادشاہ حیرہ سے تمام معد کو لیکر روانہ ہوا۔ اور عین اباغ مین جاکر ذات الخبار مین مقام کیا۔ اور حارث الاعرج بن جبلہ ابن الحارث بن ثعلبہ بن جفنۃ بن عمرو مزیقیا بن عامر الغسانی کے پاس جو شام مین عربون کا بادشاہ تھا پیغام بھیجا۔ کہ یا تو تو مجھے فدیہ دے۔ جس سے مین لوٹ جاؤن۔ اور اپنے لشکر کو واپس لیجاؤن۔ اور نہین تو لڑنے کو تیار ہو جا

حارثؔ نے کہلا بھیجا - کہ اچھا ہمین مہلت دے کہ ہم اپنے معاملہ مین سوچ لین -

پھر اوس نے لشکر کو جمع کیا - اور منذر کی طرف روانہ ہوا - اور اوس سے

کہلا بھیجا - ہم دونو شیخ ہین - اس لئے مین چاہتا ہون کہ تو اپنے اور

میرے لشکر کو تباہ مت کر - یہ بہتر ہوگا کہ ایک شخص تیرے بیٹون مین سے

نکلے اور ایک میرے بیٹون مین سے نکلے - یہ دونو لڑین - اور جب کوئی مارا

جاے تو دوسرا نکلے - اور جب ہماری اولاد سب ماری جائے - تو مین

خود نکلون اور اُدھر سے تو نکل جو اپنے مقابل کو مارے وہ ہی ملک کا مالک

ہو جائے - اس بات پر دونو نے معاہدہ کر لیا -

۵۲ منذر کا خلاف معاہدہ کسی دلاور کو بھیجکر حارث کے بیٹون کو قتل کرنا اور شمر کا جاکر حارث سے دغا کا حال کہنا

پھر منذر نے اپنے اصحاب مین سے ایک بڑے شجاع

دلاور کو بلایا اور اوسے میدان مین بھیجا - اور یہ ظاہر

کرنے کو کہا - کہ دونون صفون کے درمیان کھڑا ہو کر

کہے مین منذر کا بیٹا ہون - جب وہ شخص نکلا - تو حارث

نے اپنے بیٹے ابوکرب کو بھیجا - جب ابوکرب گیا - اور اوسے دیکھا تو

اپنے باپ کے پاس لوٹ آیا - اور کہا کہ یہ تو منذر کا بیٹا نہین ہے بلکہ وہ اوسکا

غلام ہے یا اوس کے اصحاب مین سے کوئی دلاور شخص ہے - حارث نے

کہا - بیٹے کیا تو موت سے ڈر گیا - مین نہین خیال کرتا کہ شیخ عرب مجھ سے

دھوکا اور فریب کرے - اس لئے ابوکرب لوٹ کر میدان مین گیا - اور

اوس سے لڑا - اوس سوار نے اسے مار ڈالا - اور اوسکا سر لیجا کر منذر

کے سامنے ڈالدیا اور پھر میدان مین لوٹ کر آگیا - پھر حارث نے اپنے

دوسرے بیٹے کو لڑائی کا حکم دیا۔ کہ بھائی کے خون کا بدلہ لیوے۔ وہ بھی میدان مین نکلا۔ جب اوس کے سامنے جاکر کھڑا ہوا تو باپ پاس لوٹ کر آیا اور کہا باباجان یہ تو کسی طرح بھی منذر کا بیٹا نہین ہے۔ حارث نے کہا۔ شیخ مجھسے کبھی دغا نہ کرے گا۔ اسواسطے وہ پھر لوٹا۔ اور میدان مین جاکر اوس دلاور کے ہاتھ سے مارا گیا۔

پھر جب شمر بن عمرو الحنفی نے جس کی مان غسانیہ تھی اور جو اسوقت منذر کے پاس تھا یہ بات دیکھی۔ تو کہا اے پادشاہ دھوکہ اور غدر بادشاہون اور ذوی الکرام سے بہت بعید ہے۔ تو نے اپنے ابن عم سے دو مرتبہ غدر اور فریب کیا۔ منذر اسکو سنکر بڑا غصہ مین آیا۔ اور اوسی وقت اوسے لشکر سے نکلوادیا۔ اور شمر وہان سے نکلکر حارث کے لشکر مین چلا آیا۔ اور سارا حال اوس سے کہدیا۔ حارث نے کہا مانگ تو کیا مانگتا ہے۔ اوس نے کہا کچھ نہین۔ صرف تیرے کپڑے اور تیری دوستی چاہتا ہون۔

۵۳ حارث کا منذر کو قتل کرکے حیرہ کو لوٹنا اور غزیان بت۔

جب دوسرا روز ہوا۔ تو صبح کو حارث نے اپنا لشکر آراستہ کیا اور لڑائی کی اوبھین تحریص و ترغیب دی۔ اوس کے پاس چالیس ہزار فوج تھی۔ وہ سب قتال کے واسطے صف باندھکر کھڑے ہوئے۔ منذر مارا گیا اور اوسکا لشکر شکست کھاکر بھاگا۔ پھر حارث نے اپنے دونو مقتول بیٹون کو ایک اونٹ پر خرجیون کے طور پر لدوادیا۔ اور منذر کو اکیلا ادن دونون کے اوپر رکھوایا۔ اور کہا

(عدلین کو چھوڑ دو اس علاوہ کے لئے بھی کوئی ہے مجھے اوسکے قتل پر بڑا افسوس ہی - اونٹ پر دو طرف بوجھ لادا جاتا ہی ہر طرف کے بوجھ کو دوسرے کا عدل کہتے ہین - اور علاوہ وہ بوجھ ہے جو اوس کے اوپر عدلین کے سوار کیا جاتا ہے)

پھر یہ بات ایک مثل ہوگئی - اور وہ حیرہ کو گیا - اور اوسے لوٹا اور جلا کر خاکستر کر دیا - اور اپنے بیٹون کو وہین دفن کر کے بعض لوگ کہتے ہین کہ غریان بت اون پر بنایا - اس روز کی لڑائی کے حال مین ابن الرعلاء الضبابی کہتا ہے

کَمْ تَرَکْنَا بِالعَیْنِ عَیْنِ اُبَاغٍ	مِنْ مُلُوکٍ وَسُوْقَةٍ اَکْفَاءِ

ہم نے عین مین جو عین اباغ کے نام سے مشہور ہے بہت بادشاہ سردار اور بازاری لوگ جو ہمارے کفو تھے مار کر ڈالدیئے تھے

اَمْطَرَتْھُمْ سَحَائِبُ المَوْتِ تَتْرِیٰ	اِنَّ فِی المَوْتِ رَاحَةَ الاَشْقِیَاءِ

اون پر موت کے بادل متواتر اور علی الاتصال برسے وہ شقی تھے - اونکا مرنا ہی اچھا تھا - کیونکہ شقیون کو موت سے راحت ہوجاتی ہی

لَیْسَ مَنْ مَاتَ فَاسْتَرَاحَ بِمَیْتٍ	اِنَّمَا المَیْتُ مَیِّتُ الاَحْیَاءِ

لیکن سچ بات یہ ہے - کہ جو مر جاے اور آرام سے ہو جاے وہ مرنا ہی نہین ہی - بلکہ مرتا وہ ہی جو زندہ مردہ (دل) ہوتا ہے

جنگ مرج حلیمہ اور منذر بن المنذر بن ماء السما کا قتل

۵۴ منذر اسود کا حارث الاعرج پر چڑھائی کرنا -

جب منذر بن ماء السماء گیا جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے - تو اوس کے بعد اوسکا بیٹا منذر الملقب بلقب اسود تخت نشین ہوا - پھر جب اوسکی حکومت جم گئی - اور ثبات قدم حاصل ہوگیا تو اوس نے لشکر فراہم کیا - اور باپ کا انتقام لینے کے واسطے حارث الاعرج کی طرف روانہ ہوا - اور اوس سے کہلا بھیجا - کہ مین کہول (یعنی بوڑھے آزمودہ کارون) کو فحول (یعنی سانڈا اور نیز گھوڑون) پر سوار کرا کر تیری طرف لایا ہون - حارث نے بھی جواب مین کہلا بھیجا - کہ مین بھی مُرْدْ (گبرؤون) کو جرد (بے بال کے گھوڑون) پر تیار کر کے تیری طرف لا رہا ہون - پھر منذر چلکر مرج حلیمہ مین

مقیم ہوا۔ وہان جو غسانی تھے اوسے خالی کر کے اسود کے قبضہ مین چھوڑ گئے۔ اسے مرج (چراگاہ) حلیمہ بنت الحارث کے سبب سی کہتے ہین۔ اوسکا ذکر ہم اس لڑائی کے ختم کرنے پر بیان کرینگے۔ پھر حارث بھی روانہ ہوا۔ اور مرج مین ہی آکر خیمہ زن ہوا۔ اور مرج مین جو لوگ تھے اونھین حکم دیا۔ کہ اوسکے لشکر کے واسطے کھانا پکائین۔ چنانچہ اونھون نے کھانا تیار کیا۔ اور کٹھلون مین اوٹھا کر لائے۔ اور لشکر مین لا کر رکھ گئے۔ یہ لوگ لڑتے اور جب کھانیکی خواہش ہوتی توان کٹھلون کے پاس آتے اور اونمین سے کھانا کھا جاتے تھے۔ اسی طرح لڑائی حارث اور اسود مین کتنے ہی روز تک جاری رہی جو کچھ ایک فریق کسی کا نقصان کرتا دوسرا فریق بھی اوسکا اوسیقدر نقصان کر دیتا۔ اور اپنا عوض لے لیتا تھا

۵۵ حارث کی منادی پر لبید کا منذر کو جاکر قتل کرنا اور لبید کا قتل اور حارث کی فتح

جب حارث نے یہ حالت دیکھی۔ تو اپنے قصر مین دربار کیا۔ اور اپنی بیٹی ہند کو بلایا۔ اور اوس سے کہا۔ کہ بہت عطر طشتون مین لا کر رکھے۔ اور اپنے لوگون کے لگائے۔ پھر غسان کے نوجوانون کے درمیان ندا کر دی۔ کہ جو کوئی حیرہ کے پادشاہ کو قتل کریگا مین اپنی بیٹی ہند اوسکو دیدونگا۔ لبید بن عمرو الغسانی نے یہ سنکر اپنی باپ سے کہا کہ باواجان مین پادشاہ حیرہ کو جاکر مارتا ہون۔ اگر مار لیا تو بہتر۔ ورنہ مین تو ضرور مارا جاؤنگا۔ میرا گھوڑا اچھا نہین ہے اگر آپ اپنا گھوڑا زینیہ دیدین تو بڑی مہربانی ہوگی۔ اوس نے گھوڑا بیٹے کو دیدیا۔ جب لشکر نے حملہ کیا۔ اور تھوڑی دیر تک لڑتے رہے۔ تو لبید نے جاکر اسود پر حملہ کیا۔ اور ایک ضرب سے اوسی ہلاک کر ڈالا اور گھوڑے سی گرا دیا۔ اور اوسکے آدمی یہ دیکھکر چارون طرف بھاگ گئے۔ پھر لبید نے

اُترکر اوسکا سر کاٹا اور حارث کے سامنے لاکر ڈالدیا۔ اسوقت حارث اپنے قصر پر تھا۔ اور سپاہیون کو دیکھ رہا تھا۔ جب لبید نے اسود کا سر اوس کے سامنے لاکر ڈالا۔ تو حارث نے کہا۔ جا تو اپنے چچا کی بیٹی کو لیلے مین نے اوسے تجھے دیدیا۔ اور تیرا بیاہ اوس سے کردیا۔ لبید نے کہا۔ مین پھر لڑائی مین جاتا ہون۔ اور اپنے آدمیون کی تسلی کرتا ہون۔ جب سب لوگ لوٹین گے تو مین بھی لوٹونگا۔ پھر وہ لوٹ گیا۔ وہان جاکر دیکھتا کیا ہے کہ اسود کے بھائی کے پاس لوگ لوٹ کر آگئے ہین۔ اور وہ بڑے جوش و غضب سے لڑ رہا ہے۔ لبید بھی اسواسطے آگے بڑھا۔ اور لڑکر مارا گیا۔ ان لڑائیون مین اس شکست کے بعد بجز لبید کے اور کوئی شخص نہین مارا گیا۔ اور لخم دوبارہ بھاگ نکلے۔ اور چارون طرف مارے گئے۔ اور غسانیون کو بڑی اچھی فتح نصیب ہوئی۔

کہتے ہین کہ اس لڑائی مین ایسی کثرت سے گرد اوڑی تھی کہ آفتاب چھپ گیا تھا۔ اور اوس سے جو دور دور تارہ ہین وہ ان مین دکھائی دینے لگے تھے۔ کیونکہ لشکر بہت کثرت سے تھا۔ اسود تمام عراق کے عربون کو لایا تھا اور ایسے ہی حارث بھی تمام شام کے عربون کو لیکر پہونچا تھا یہ لڑائی عربون کی بہت مشہور لڑائی ہے۔ اور غسان کے شعرا نے اوس کے سبب سے بڑا فخر کیا ہے۔ چنانچہ ایک غسانی کہتا ہے۔

یومَ وادِی حلیمۃَ اِذ دَلفنا	بالعناجیج والرِماحِ الظِماءِ

وادی حلیمہ کی لڑائی کے دن ہم نے عمدہ عمدہ گھوڑون اور خون کے پیاسے نیزون کو لیکر حملہ کیا تھا

اذ شحنا اکفنا من بوقاق	رق من وقعها سنا السحناء

جبکہ ہم نے اپنی ہاتون کو پتلی تلوارون سے بھر لیا تو اونکے ضربونکی آواز سے سطح فلک کی چمک روشنی بھی فیق پڑگئی

واتت هند بالخلوق الی من	کان ذا نجدة و فضل غناء

اور ہند عطر لیکر اون لوگون کے پاس آئی جو بڑے صاحب شجاعت اور بہت غنا والے تھے۔

ونصبنا الجفان فی ساحة المر	ج فملنا الی جفان ملاء

اور ہم نے میدان مرج مین بڑی بڑی طشت لا کر رکھے تھے اور ہم تو آکر اون بھرے ہوے ملب طشتون پر جھکتے تھے یعنی اونمین سے کھانا کھاتے تھے

۵۶ منذر کا حارث کو بیٹی دیکر روک رکھنا اور لڑائی مین مارا جانا۔

اس منذر کے قتل کی نسبت ایک اور روایت بھی مشہور ہے وہ بھی ہم ذکر کرتے ہین۔ بعض علما نے بیان کیا ہے۔ کہ اس لڑائی کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ حارث بن ابی شمر جبلہ بن الحارث الاعرج الغسانی نے منذر اللخمی سے اوسکی بیٹی مانگی تھی۔ اور اوس سے شادی کا پیغام دیا تھا۔ اور یہ ارادہ کیا تھا۔ کہ اس طرح لخم اور غسان مین لڑائی کا خاتمہ کردے۔ منذر نے اسواسطے اپنی بیٹی ہند کا اوس سے نکاح کردیا۔ مگر ہند کو مردون کی طرف رغبت نہ تھی۔ اسواسطے اوس نے کسی تدبیر سے اپنے بدن پر برص کی نشان بنا لئے۔ اور اپنے باپ سے کہا۔ مجھے اس حالت مین غسان کے پادشاہ کے پاس بھیجتا ہے۔ اسواسطے منذر کو اسکے دینے سے بڑی ندامت ہوئی۔ اور اوسے روک رکھا۔ پھر حارث نے آدمی بھیجے۔ اور اوسے طلب کیا۔ مگر اوس کے باپ نے نہ بھیجا اور حیلہ حوالہ کردئے۔

پھر اسی مین منذر کہین کسی طرف کو غزا کے لئے گیا۔ حارث بن ابی شمر نے

موقع پاکر حیرہ کو ایک لشکر بھیجا۔ اوس نے آکر اوسے لوٹا اور جلا کر خاک کر دیا جب یہ خبر منذر کو ہوئی۔ تو وہ غزا سے واپس آیا۔ اور غسان کا ارادہ کیا۔ ادہر حارث نے بھی جب اس خبر کو سنا تو وہ بھی اپنے آدمی جمع کر کے روانہ ہوا۔ یہ دونو لشکر عین اباغ مین ایک دوسرے کے مقابل ہوے۔ اور لڑائی کے واسطے صف بندی کی۔ اور دونو طائفون مین خوب سخت لڑائی ہوئی۔ منذر کے میمنہ نے حارث کے میسرہ پر حملہ کیا۔ جس مین اوس کا بیٹا تھا اوسے لخمیون نے مار ڈالا۔ اور میسرہ والے بھاگ گئے۔ اُدہر حارث کے میمنہ نے منذر کے میسرہ پر حملہ کیا۔ میسرہ والون کو شکست ہوئی اور اون کا سردار فروۃ بن مسعود بن عمرو بن ابی ربیعہ بن ذہل بن شیبان مارا گیا۔ اور پھر غسان کے قلب والون نے منذر پر حملہ کیا۔ اور اوسے قتل کر دیا۔ جس سے اوس کے لوگ چارون طرف بھاگ نکلے۔ اور بہت لوگ قتل ہوے۔ اور بنی تمیم کے آدمی اون مین سے بکثرت قید ہو گئے۔

۵۷ علقمہ کا اپنے بھائی شاس کو اور اپنی قوم کے قیدیون کو حارث سے چھڑانا

اور بنی حنظلہ مین سے سو آدمی گرفتار ہو گئے۔ جن مین شاس بن عبدہ بھی تھا۔ کچھ روز بعد اسکا بھائی علقمہ بن عبدۃ الشاعر حارث کے پاس آیا اور بھائی کے چھڑانے کی اوس سے التجا کی۔ اور اوسکی تعریف مین ایک قصیدہ لکھا۔ جس کا اول یہ ہے۔

طحابک قلب فی الحسان طروب	بُعَید الشباب عَصرَ حانَ مَشِیبُ

نوجوانی کے کچھ روز بعد جبکہ بوڑہاپے کا عالم نمودار ہوا۔ تو اوسوقت یہہ دل جو حسین عورتون سے خوش رہتا ہے۔ تیری طرف مائل ہو گیا

تُكَلِّفُنِي لَيْلَى وَقَدْ شَطَّ أَهْلُهَا ۔ وَعَادَتْ عَوَادٍ بَيْنَنَا وَخُطُوبُ

لیلی مجھے تکلیف دیتی ہے حالانکہ اوسکے لوگ رحلت کر گئے۔ اور ہمارے درمیان رکاوٹین اور مشکلات پیدا ہوگئی ہین

اور اوس نے یہ بھی کہا تھا۔

فَإِنْ تَسْأَلُونِي بِالنِّسَاءِ فَإِنَّنِي ۔ بَصِيرٌ بِأَدْوَاءِ النِّسَاءِ طَبِيبُ

اگر تم مجھ سے عورتون کا حال پوچھو تو مین اون کا خوب بیان کر سکتا ہون۔ اور اونکے باتون کو خوب جانتا اور اونکے امراض کا بڑا طبیب ہون

إِذَا شَابَ رَأْسُ الْمَرْءِ أَوْ قَلَّ مَالُهُ ۔ فَلَيْسَ لَهُ فِي وُدِّهِنَّ نَصِيبُ

جب کسی مرد کا سر سپید ہوگیا۔ یا اوسکے پاس دولت و مال نہ رہا۔ اور مفلسی نے اوسے گھیر لیا۔ تو بس پھر اونکی دوستی مین اوس کا کچھ حصہ نہین رہا

يُرِدْنَ ثَرَاءَ الْمَالِ حَيْثُ وَجَدْنَهُ ۔ وَشَرْخُ الشَّبَابِ عِنْدَهُنَّ عَجِيبُ

اونہین کہین کیون نہ ملے وہ تو مال کی کثرت کی خواہان ہین۔ اور عالم شباب مین اون سے جماع اونہین خوب اچھا معلوم ہوتا ہی (شرح کے بجائے شرخ بھی آیا ہی۔ اس طرح پر مصرع ثانی کے یہ معنی ہونگی۔ اور اونکو عنفوان شباب بہت اچھا معلوم

وَخَالَدَ مِنْ غَسَّانَ أَهْلُ حِفَاظِهَا ۔ وَهِنْدٌ وَنَاسٌ مَا صَنَعْتَ بِشَيْبُ

اور غسان کے اہل حفاظ اور دلاور گو بوڑھے ہوجائین مگر جوان بنے رہتے ہین۔ اور ہند (منذر کی بیٹی) اور (بنی قیس عیلان یعنے بنی) ناس نے جو کچھ کیا اوس پر بوڑھا پا آجاتا ہے ✤ ✤ ✤

تَخَشْخَشُ أَبْدَانُ الْحَدِيدِ عَلَيْهِمِ ۔ كَمَا خَشْخَشَتْ يَبْسَ الْحَصَادِ جَنُوبُ

اور لوہے کی زرہین اون پر ایسی کھڑکتی تھین۔ جیسے کہ کٹی ہوئی کھیتی کے پولون مین جنوبی ہوا سے کھڑکا ہوا کرتا ہے

فَلَمْ يَنْجُ إِلَّا شَطْبَةٌ بِلِجَامِهَا ۔ وَإِلَّا طِمِرٌّ كَالْقَنَاةِ نَجِيبُ

اسلئے غسان کے مقابلہ مین کوئی نہین بچا۔ بجز کسی تیار گھوڑی کے جو لگام لیکر نکل گئی ہو۔ اور بجز کسی اصیل گھوڑے کی جو بانس کیطرح لنبا ہو

وَإِلَّا كَمِيٌّ ذُو حِفَاظٍ كَأَنَّهُ ۔ بِمَا ابْتَلَّ مِنْ حَدِّ الظُّبَاتِ خَضِيبُ

اور بجز کسی سپاہی متسلح اور دلاور کے جو تلوارون کے پھلون یا برچھون کے انیون کے دھار سے زخمون سے خون مین ایسا تر بتر ہوگیا ہو کہ گویا وہ رنگا ہوا ہے ✤ ✤ ✤

وفی کل حیٍ قد خبطت بنعمة	فحق لشاس من نداك ذنوبُ

اور ہر ایک حی پر تو نے نعمت دیکر احسان کیا ہے۔ اسلئے شاس کا بھی حق ہے۔ کہ تیری کرم سے اوسے بھی ایک حصہ ملجائے

فلا تحرمنی نائلاً عن جنابة	فانی امرؤ وسط القباب غریبُ

مجھ کو گناہ کی وجہ سے تو بخشش و عطا سے محروم نہ کر۔ کیونکہ مین ایک ایسا شخص ہون جو اپنے قبا کے میان جہان سب لوگ اپنے وطن مین ہوتے ہین مین اپنے رفیقون کے نہ رہنے سے مسافر و غریب ہو رہا ہون

جب علقمہ اپنا قصیدہ پڑھتے پڑھتے فحق لشاش من نداك ذنوب تک پہونچا۔ تو بادشاہ نے کہا ہان ایک نہین بلکہ بہت ذنوب۔ پھر شاس کو چھوڑ دیا۔ اور کہا اگر تو بخشش چاہتا ہے تو مین تجھے بخشش دیتا ہون یا اگر تو اپنی قوم کے قیدیون کی خلاصی چاہتا ہے تو مین اونھین چھوڑنے کو موجود ہون۔ اور اپنے ہم نشینون سے کہا کہ اگر اس نے اپنی قوم کے مقابلہ مین بخشش لینا پسند کیا تو یہ کچھ اچھا آدمی نہین ہے۔ علقمہ نے کہا بادشاہ سلامت قوم کے مقابلہ مین تو مین کوئی چیز بھی پسند نہین کرتا۔ اس لئے حارث نے تمیم کے قیدیون کو چھوڑ دیا۔ اور علقمہ کو خلعت و انعام دیا۔ اور تمام قیدیون کے ساتھ بھی اسی طرح سلوک سے پیش آیا۔ اور بہت کچھ زاد راہ بھی اونھین عطا کیا۔ جب یہ لوگ اپنے ملک مین پہونچے تو جو کچھ اونھین انعام مین ملا تھا وہ سب اونھون نے شاس کو دیدیا۔ اور کہا تیرے سبب سے ہم سب کو نجات ملی ہے۔ اسواسطے یہ مال تو لیلے اور اس سے فائدہ اٹھا۔ جس سے اوس کے پاس بہت اونٹ اور بکریان وغیرہ ہو گیئن۔ اور وہ بڑا آسودہ ہو گیا۔

۵۸ منذر کو اور اوس کے سرداروں کو دہوکہ سے آکر غسانیون کا قتل کرنا۔

ایک اور بھی منذر کے قتل کی روایت ہے۔ وہ یہ ہے کہ اوس نے لشکر بہت کثرت سے جمع کیا۔ اور کوچ کر کے شام مین آیا۔ اور شام کا پادشاہ بھی جس کا نام اکثر لوگون کے نزدیک حارث ابن ابی شمر ہے روانہ ہوا۔ اور مرج حلیمہ مین آکر قیام کیا۔ جو حلیمہ پادشاہ شام کی بیٹی کے نام سے موسوم ہو گیا تھا۔ اور لخمی پادشاہ مرج الصفر مین مقیم ہوا۔ پھر حارث نے دو سوارون کو طلیعہ کے طور پر بھیجا۔ ایک اونمین سے خصاف گھوڑی پر سوار تھا۔ جس کی گھوڑی تین پانون سے چلتی تھی۔ مگر ایسی تیز تھی کہ کوئی گھوڑا اوس کے گرد کو بھی نہ پہونچتا تھا۔ غرض یہ دونو سوار گئے۔ اور لخمیون مین جا کر مل گئے۔ اور پادشاہ کے قریب تک پہونچ گئے۔ وہان اوس کے سامنے اوسوقت شمع تھی۔ اونہون نے شمع بردار کو مار ڈالا۔ جس سے وہ لوگ گھبرا گئے۔ اور مضطرب ہو کر اپنی تلوارین نکالین۔ اور ایک دوسرے کو مارنے لگے۔ اور صبح تک یہی فساد رہا۔

پھر اوس کے پاس پادشاہ غسان کے سفیر آئے۔ اور صلح کی درخواست کی۔ اور اتاوہ دینا منظور کیا اور یہ کہلا بھیجا۔ کہ مین قبایل کے سردارونکو تقریر حال کے واسطے بھیجتا ہون۔ اور اپنے اصحاب کو بلایا پھر اوس نے اون مین سے سو جوان اور ایک قول مین ہے اسّی جوان لئے۔ اور اونہین ہتیار دئے اور حلیمہ اپنی بیٹی سے اون کے خوشبو لگوائی۔ اور لباس پہنوائے۔ پھر جب لبید بن مرہ حلیمہ کے پاس آیا جو زبیبہ گھوڑے کا

سوار تھا۔ تو اوس نے حلیمہ کا ایک بوسہ لے لیا۔ اس لئے وہ باپ پاس روتی ہوئی آئی۔ حارث نے کہا۔ وہ ہماری قوم مین ایک شیر ہی۔ اگر وہ سلامت لوٹ آیا تو مین تیرا اوس سے نکاح کر دونگا اور پھر اوسے قوم کا سردار بنایا۔ اور یہ لوگ روانہ ہوئے۔ جب لشکر عراق کے قریب پھونچو تو حیرہ کے پادشاہ نے بھی اپنے رئیسون کو جمع کیا۔ اور غسانی اون کے پاس آئے۔ اور اون کے پاس خوب ہتیار تھے مگر اوپر سادہ کپڑے پہنے ہوے تھے۔ اور ڈھالین لئے ہوئے تھے۔ جب پادشاہ کے پاس سب پہونچ گئے۔ تو اونہون نے ہتیار نکالے۔ اور جسے پایا قتل کر دیا۔ اور لبید بن عمرو نے عراقیون کے پادشاہ کو قتل کر دیا۔ اور غسانیون کو عراقیون نے گھیر لیا۔ لیکن لبید بن عمرو بچ گیا۔ کیونکہ اوسکی گھوڑی موجود رہی اور وہ اوسپر سوار ہو کر لوٹ آیا۔ اور حارث پادشاہ کو آکر خبر دی۔ حارث نے کہا مین نے تجھے اپنی بیٹی حلیمہ دی لبید نے کہا۔ کہ کہین لوگ یہ نہ کہین مین سو آدمیون مین سے بھاگ کر آیا ہون۔ پھر وہ اونہین لخمیون کی طرف لوٹ گیا اور لڑ کر مارا گیا۔ پھر اہل عراق نے اپنے اشراف اور سردارون کو تلاش کیا۔ دیکھتے کیا ہین کہ وہ تو مارے گئے ہین اس لئے اون کے دل شکستہ ہو گئے۔ اور غسانیون نے اون پر حملہ کیا۔ جس سے وہ بھاگ نکلے۔ اور شکست کھا کر چلدئے۔

۵۹ پچھلے واقعہ کے اختلافات اور اونکی اصلیت	ہم کہتے ہین۔ کہ ان لڑائیون کی مدت مین اور اس امر مین کہ کون لڑائی پہلے ہوئی اور کون لڑائی پیچھے ہوئی۔

نسابون اور اہل سیر نے بہت اختلاف کیا ہے۔ کوئی کچھ کہتا ہے اور
کوئی کچھ کہتا ہے۔ اور نیز اس باب مین بھی اختلاف ہے کہ مقتول کون ہے
کوئی تو بیان کرتے ہین۔ کہ حلیمہ کی لڑائی مین جو شخص مارا گیا وہ منذر ابن
مار السما تھا۔ اور اباغ کی لڑائی مین جو مارا گیا وہ منذر ابن المنذر تھا اور
کوئی بالکل اس کے برخلاف بیان کرتے ہین۔ اور بعض راوی ایسے بھی
ہین۔ کہ جو کہتے ہین یہ دونو لڑائیین ایک ہی ہین۔ دو نہین ہین۔ اور
کہتے ہین کہ منذر ابن مار السما ہی فقط مارا گیا ہے اور کوئی نہین مارا گیا
اور اوس کا بیٹا حیرہ مین اپنی موت سے مرا ہے۔ اور بعض یہ بتلاتے ہین۔
کہ حیرہ کا پادشاہ جو مارا گیا وہ ان دونوین سے کوئی نہ تھا۔ بلکہ اور کوئی
شخص تھا۔ لیکن ہمارے نزدیک صحیح یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو شخص مارا گیا
وہ منذر ابن مار السما ہے۔ اور اوس مین کسی طرح کا شک نہین ہے۔ اور بیٹے
کی نسبت اختلاف ہے اور صحیح یہ ہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ مارا نہین گیا۔ سوائے
اسکے جو شخص اوس کا مارا جانا صحیح بتاتے ہین وہ اوس کے نسب کی نسبت
اختلاف کرتے ہین۔ جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کر دیا۔ ہم نے جو اون کے
اختلافات کا یہان ذکر کیا ہے اوسکا سبب یہ ہے۔ کہ یہ حادثہ تو ایک ہی ہے
لیکن اوس کا سبب علما نے مختلف بیان کیا ہے اگر ہم اون مین سے کوئی
سبب بیان نہین کرتے تو جو لوگ ناواقف ہین وہ یہ خیال کرتے۔ کہ یہ ہر ایک
واقعہ جدا جدا ہے۔ اور ہم نے اونہین چھوڑ دیا ہے۔ اسواسطے ہم نے یہ سب
سبب بیان کر دئے ہین اور اونکی نسبت جو تنبیہ کرنی تھی کر دی ہے۔

مُضَرِّطُ الحجارہ کا قتل

۶۰ عمرو بن ہند کا عمرو بن کلثوم اور اوسکی ماں لیلی کو بلانا

اس مضرط الحجارہ کا نام عمرو بن المنذر بن ماء السماء اللخمی ہے جو حیرہ کا پادشاہ تھا۔ اور اوس کو مضرط الحجارہ (پتھر کا پدانے والا) اس لئے لقب دیا گیا تھا۔ کہ اوسکی حکومت بڑی زبردست اور اوس کا انتظام مملکت بہت اچھا تھا۔ اور اوسکی ماں کا نام تھا ہند بنت الحارث بن عمرو المقصور بن اکل المرار۔ اور وہ امرء القیس بن حجر بن الحارث کی پھوپھی تھی۔ اسکے قتل کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ اوس نے اپنے ندیموں سے ایک روز پوچھا۔ عرب مین کوئی ایسا بھی ہے۔ جو میری مملکت مین رہتا ہو۔ اور اس بات کو بُرا سمجھتا ہو کہ اوسکی ماں میری ماں کی خدمت کرے۔ اونہوں نے کہا۔ اور تو کوئی نہین ہے صرف ایک عمرو بن کلثوم التغلبی ہے۔ کیونکہ اوسکی ماں لیلی مہلہل بن ربیعہ کی بیٹی اور کلیب وایل کی بھتیجی اور کلثوم کی بی بی اور عمرو کی ماں ہے۔ مضرط الحجارہ اپنے دل کے غرور کے سبب اسے سنکر چپ رہا۔ اور عمرو بن کلثوم کے پاس کسی آدمی کے ہاتھ پیغام بھیجا۔ کہ مجھ سے آکر ملاقات کر جائے۔ اور اپنی ماں لیلی کو بھی ہمراہ لیتا آئے کہ وہ بھی میری ماں ہند بنت الحارث سے ملاقات کر لے چنانچہ عمرو بن کلثوم بنی تغلب کے سواروں کے ساتھ آیا۔ اور اپنی ماں لیلی کو بھی لیتا آیا۔ اور دریائے فرات کے کنارہ آکر قیام پذیر ہوا۔

۶۱۔ ابن کلثوم کا ابن ہند کو اپنی ماں سے خدمت کرانے کے سبب مار ڈالنا۔

جب عمرو بن ہند کو معلوم ہوا۔ کہ عمرو بن کلثوم آگیا ہے۔

تو اوس نے حیرہ اور دریائے فرات کے درمیان اپنے خیمہ نصب کرائے۔ اور سرداران مملکت کو بلایا۔ اور اون کے واسطے کھانا پکوایا۔ پھر لوگون کو اپنے دربار مین بُلایا۔ اور سراپردہ کے دروازہ پر کھانا لایا گیا۔ اور وہ اور عمرو بن کلثوم اور پادشاہ کے خواص سراپردون مین بیٹھے۔ اور اوسکی مان ہند کے لئے بھی سراپردہ کے قریب ایک قبہ نصب کیا گیا۔ اور لیلے اوس کے قبہ مین اُتری۔ اور مضرۃ الحجارہ نے اپنی مان سے کہدیا۔ کہ جب لوگ کھانے سے فارغ ہوجائین۔ اور صرف شرفا باقی رہجائین تو اوسوقت تو اپنے خدام کو الگ کردینا۔ اور جب یہ اشراف قریب آجائین۔ تو تو لیلی سے خدمت لینا۔ اور اوس سے حکم کرنا۔ اور یکے بعد دیگرے چیزین اوس سے مگانا۔ چنانچہ ہند نے ایسا ہی کیا۔ جیسے اوس کے بیٹے نے کہا تھا۔

پھر جب عمرو بن ہند نے شرفا کو بلالیا۔ تو ہند نے لیلی سے کہا۔ مجھے فلان طباق اٹھادے۔ لیلے نے کہا تجھے ضرورت ہے تو اپنے آپ اٹھالا۔ جب اوس نے باربار کہا۔ تو لیلی نے پکار کر کہا واذلاہ یاآل تغلب یہ آواز اوس کے بیٹے عمرو بن کلثوم نے سنی۔ اور سنتے ہی اوس کے چہرہ کا رنگ سرخ ہوگیا۔ اور خون چہرہ سے ٹپکنے لگا۔ لوگ شراب پی رہے تھے۔ عمرو بن ہند نے دیکھا کہ عمرو بن کلثوم بگڑ گیا۔ اور اب کچھ سخت حرکت کرے گا۔ کہ اسی مین ابن کلثوم ابن ہند کی تلوار کی طرف جھپٹا۔ جو سراپردہ مین لٹک رہی تھی۔ اور اوس تلوار کے سوا وہان اور کوئی تلوار نہ تھی۔ اوسے اوسنے لے لیا مضرۃ الحجارہ کے سر پر ماری اور اوسے قتل کرڈالا۔ اور چلایا یاآل تغلب

اور تغلبی دوڑے۔ اور مضرۃ الحجارہ کے مال و اسباب اور گھوڑ دن کو لوٹ لیا۔ اور حیرہ کو چلے گئے۔ چنانچہ افنون التغلبی کہتا ہے۔

لَعمرُكَ ما عمرُو بن هندٍ وقد دعا	لتخدم ليلى أمَّه بموفَّقِ

تیری عمر کی قسم ہے کہ عمرو بن ہند نے جو چاہا تھا کہ لیلی اوسکی ماں کی خدمت کرے یہ اوس نے اچھا کام نہ کیا تھا۔

فقامَ ابنُ كلثومٍ الى السيفِ مُصلِتاً	وأمسكَ مِن نُدمانِهِ بالمُخَنَّقِ

اس سے عمرو بن کلثوم نے تلوار لی اور اوسے نکالکر کہڑا ہو گیا۔ اور گلا گھونٹ دیا۔ اور ابن ہند کے ندیم خاموش ہی۔ اوسے نہ بچایا

کُلاب کی اوّل لڑائی

۶۲ کندہ کی حکومت اور حارث اور اوس کے بیٹون کی معد کے قبائل پر حکومت

ابن الکلبی نے بیان کیا ہے۔ کہ کندہ مین سے جسکی حکومت کو سب سے اول استحکام ہوا ہے۔ وہ حجر آکل المرار بن عمرو بن معاویہ بن الحارث الکندی تھا۔ جب یہ مر گیا تو اسکے بعد اس کا بیٹا عمرو ہوا۔ اور اوس کا مُلک اتنا ہی رہا۔ جتنا باپ کا تھا۔ اسی لئے اسے مقصور کہتے تھے۔ کہ اوس نے باپ کے ہی ملک پر قصر کیا تھا۔ اور ملک نہ بڑہایا تھا۔ اس عمرو نے ام اناس بنت عوف بن محلم الشیبانی سے نکاح کیا تھا۔ اور اوس کے پیٹ سے اوسکا بیٹا حارث پیدا ہوا تھا۔ یہ حارث اس کے بعد چالیس برس پادشاہ رہا۔ اور ایک روایت مین ہے کہ ساٹھ برس اوس نے حکومت کی۔

یہ اخیر عمر مین ایک روز شکار کے لئے گیا تھا۔ وہان اس نے ایک عانہ کو دیکھا۔ عانہ جنگلی گدہے یعنے گورخر کو کہتے ہین اوس پر اس نے گھوڑا

دوڑایا۔ مگر گورخر ہاتھ نہ آیا۔ گو اس نے اوسکا بہت ہی پیچھا کیا۔ اسواسطے
اوس نے غصہ مین آکر قسم کھالی۔ کہ جب تک اوس کے کلیجہ کے کباب
نہ کھالونگا تب تک اور کچھ نہ کھاؤنگا۔ اسوقت وہ مسحلان مین تھا۔ سوار
اوس گورخر کی تلاش مین نکلے اور تین روز تک دہونڈہنے کے بعد اوسے
پایا۔ حارث مرنیکے قریب آگیا تھا۔ اور بھوک سے دم نکلنے لگا تھا۔ جب
اوسے بہونکر اوس کے پاس لائے۔ تو اوس نے اوس کے جگر کے کباب
گرم گرم منہ مین دے لئے۔ اور مر گیا۔

اس حارث نے اپنی اولاد کو معد کے قبائل مین ادہر اُدہر حکومت
پر متفرق کر دیا تھا۔ چنانچہ اپنے ولد اکبر حجر کو بنی اسد اور کنانہ مین بھیجدیا تھا
اور شرحبیل کو بکر بن وایل اور بنی حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم اور
بنی اسید بن عمرو بن تمیم اور رباب مین روانہ کر دیا تھا۔ اور سلمہ کو جو سب
سے چھوٹا تھا بنی تغلب اور نمر بن قاسط اور بنی سعد بن زید مناۃ بن تمیم پر
حاکم کیا تھا۔ اور اپنے بیٹے معدی کرب کو جسے غلفا بھی کہتے تھے قیس
بن عیلان کی حکومت دی تھی جس کا ذکر حجر ابی امرءالقیس کے قتل کے
بیان مین ہم کر چکے ہین۔ یہان ہم نے اس کا اعادہ ضرورتاً کیا ہے۔

۶۳ حارث کے بیٹون شرحبیل اور سلمہ کی لڑائی اور ابو حنش کا شرحبیل کو قتل کرنا اور سلمہ کی اوس سے ناراضی

جب حارث مر گیا۔ تو اوسکی اولاد مین اتفاق نہ رہا۔
سب خودسرے ہو گئے۔ اور ایک دوسرے سے حسد
کرنے اور لڑنے لگے۔ لوگ اون کے بیچ مین پڑے
کہ صلح کرا دین۔ مگر نہ ہوئی۔ اون احیا مین جو اون کے

ساتھ تھے ایک دوسرے پر غارت کرنے لگا۔ اور فساد بڑھ گیا۔ اور ہر ایک نے اون مین سے دوسرے کی تخریب کے واسطے اپنے اپنے طرفدارون کو جمع کیا اور لشکر لیکر حملہ کیا۔ شرجبیل نے اپنے طرفدارون کا لشکر لیا۔ اور کلاب مین آیا (جو بصرہ اور کوفہ کے درمیان ایک چشمہ ہے۔ اور شامہ سے سات منزل کے قریب فاصلہ پر ہے) ادہر سلمہ نے بھی اپنے طرفدارون کو اور نیز صنائع (یعنے بنائے اور پرورش کئے ہوے آدمیون) کو لیا۔ صنائع وہ لوگ ہین جو بادشاہون کے پاس اِدہر اُدہر کے عرب آرہا کرتے تھے یہ لوگ کلاب کی طرف آئے۔ اور تغلب کا امیر سفاح بن خالد بن کعب بن زہیر تھا۔ یہان فریقین مین خوب شدت سے قتال ہوا۔ اور دونو طرف کے لوگ خوب جم کر لڑے۔ لیکن جب دن کا اخیر وقت ہو گیا۔ تو بنی حنظلہ اور عمرو بن تمیم اور رباب نے بکر بن وایل کو چھوڑ دیا۔ اور بھاگ گئے۔ اور بکر میدان مین جمے رہے۔ اُدہر تغلب کی طرفدارون مین سے بنی سعد اور اون کے ساتھی لوٹ گئے۔ لیکن تغلب نے میدان نہ چھوڑا۔

اسوقت شرجبیل کے منادی نے آواز دی۔ کہ جو شخص سلمہ کا سر کاٹ کر لائیگا مین اوسے سو اونٹ دونگا۔ اس پر سلمہ کے منادی نے ندا دی۔ کہ جو شرجبیل کا سر لیکر آئے گا مین بھی اوسے سو اونٹ دونگا۔ اس سے لڑائی اور بھی جوش سے ہونے لگی۔ ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ کسی طرح سے ان دونو مین سے ایک کو جا کر مار لے۔ اور سو اونٹ کا انعام لے لے۔ شام کے وقت تغلب اور سلمہ کو غلبہ ہو گیا۔ اور شرجبیل شکست کھا کر بھاگا۔ اور ذوالسنینہ التغلبی

نے اوسکا پیچھا کیا۔ اس پر شرجیل نے منھ پھیرا۔ اور اوس کے گھٹنے پر ایک تلوار ماری جس سے اوس کے پانون کے دو ٹکڑے ہو گیے۔ ذوالسنیۂ کی مان کا بیٹا ابوحنش وہان موجود تھا اوس نے اپنے بھائی سے کہا۔ کہ اس نے تو مجھے مار ڈالا۔ اور ذوالسنینہ مر گیا۔ ابوحنش نے شرجیل سے کہا اگر مین تجھے مار نہ ڈالون۔ تو خدا مجھے موت دے۔ اور اوسپر حملہ کیا اور اوسے جا گھیرا۔ شرجیل نے کہا ابوحنش دودہ دودہ یعنے مین دیت مین بہت جانور دونگا۔ جو تجھے دودہ دینگے ابوحنش نے کہا دودہ تو مین نے بہت بٹو دیا ہے۔ اوسکی مین کیا پروا کرتا ہون۔ تب شرجیل نے پھر کہا ابوحنش کیا ایک بازاری آدمی کے عوض پادشاہ کو مارتا ہے۔ ابوحنش نے کہا میرا بھائی بھی میرے لئے پادشاہ تھا اور اوس کے برچھا مار کر گھوڑے سے گرا دیا۔ اور گھوڑے سے اُتر کر اوس کا سر کاٹا۔ اور اپنے بھتیجے کے ہاتھ اوسے سلمہ کے پاس بھیجا جب اوسنے شرجیل کا سر لاکر سلمہ کے سامنے ڈالا۔ تو اوس نے لانیوالے سے کہا۔ کیا اچھا ہوتا جو تو اوسے آہستگی سے ڈالتا۔ اور سلمہ کے چہرہ پر ندامت کے آثار نمودار ہو گئے۔ اور اوسے سخت رنج ہوا۔ جس سے ابوحنش اوس کے پاس سے بھاگ گیا۔ پھر سلمہ نے یہ شعر کہے۔

اَلَا اَبْلِغْ اَبَا حَنَشٍ رَسُوْلاً	فَمَالَكَ لَا تَجِیْءُ اِلَی الثَّوَابِ

اے قاصد تو ابوحنش کو جاکر یہ پیغام پہونچا دے۔ کہ تو اپنا انعام لینے کیون نہین آتا۔

تَعَلَّمْ اَنَّ خَیْرَ النَّاسِ طُرًّا	قَتِیْلٌ بَیْنَ اَحْجَارِ الْکُلَابِ

تاکہ اگر تو آئے تو تجھے معلوم ہو جائے کہ کلاب کے پتھرون مین جو شخص مارا گیا ہی۔ وہ تمام آدمیون سے اچھا ہے

تَدَاعَتْ حَوْلَہٗ جُشَمُ بْنُ بَکْرٍ ۔ وَأَسْلَمَہٗ جَعَاسِیسُ الرِّبَابِ

اوس کے گرداگرد جشم بن بکر جمع ہوئے تھے۔ اور ادھر سے رباب کے اراذل چھوڑ کر چلدئے تھے۔

۶۴ - ابوحنش کا جواب اور ضبیعات کے واقعہ کا بیان

اس کا جواب ابوحنش نے اس طرح دیا۔

أُحَاذِرُ أَنْ أَجِیئَکَ ثُمَّ تَحْبُوْ ۔ حِبَاءَ أَبِیْکَ یَوْمَ صُنَیْبِعَاتِ

مجھے تیرے پاس آتے ہوئے ڈر معلوم ہوتا ہی۔ کہین تو ایسی بخشش مجھ پر نہ کری جیسی تیرے باپ نے ضبیعات کے واقعہ مین کی تھی۔

وَکَانَتْ غَدْرَۃً شَنْعَاءَ تَہْفُوْ ۔ تَقَلَّدَہَا أَبُوکَ إِلَی الْمَمَاتِ

ضبیعات کے واقعہ مین اوس نے بڑی بری طرح سے غدر کیا۔ اور بڑی لغزش کا کام کیا جس کی بدنامی کا پٹا تیرا باپ مرتے دم تک گلے مین ڈالے رہا

اس ضبیعات کے واقعہ کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ حارث کا ایک بیٹا تھا۔ جو تمیم اور بکر مین استرضاع کے واسطے گیا ہوا تھا وہان دودھ پیا کرتا اور پرورش پاتا تھا۔ لیکن اوس کے سانپ نے کاٹ کہایا اور وہ مرگیا۔ حارث نے اسواسطے تمیم کے پچاس آدمی لئے اور ایسے ہی پچاس آدمی بکر کے لئے۔ اور اونھین قتل کر ڈالا۔ اور اپنے بیٹے کے مرجانے کا بدلہ اون سے لے لیا۔

۶۵ - شرحبیل کے اہل وعیال کو بنی تمیم کا بچانا اور معدی کرب کا مرثیہ۔

جب شرحبیل مارا گیا۔ تو بنی زید مناہ بن تمیم اوس کے اہل وعیال کی حمایت کے واسطے اٹھ کھڑے ہوے۔ اور اونکی حفاظت کرنے لگے۔ اور لوگون سے بچا کر اونھین اونکی قوم اور مامن مین پہونچا دیا۔ اُدھر جب یہ خبر اوسکے بھائی معدی کرب کو پہونچی جسے غلفا بھی کہتے تھے۔ تو اوس نے یہ مرثیہ کہا۔

إِنَّ جَنْبِیْ عَنِ الْفِرَاشِ لَنَابِیْ ۔ کَتَجَافِی الْأَسِیْرِ فَوْقَ الظِّرَابِ

میرا پہلو بستر سے محدب اور بلند رہتا ہی اور اوس مین میل نہین ہوتا جیسے اسیر اور پہاڑی ایک دوسرے سے میل نہین کہاتے یعنے پہاڑی آرام اور تفریح کی جگہہ ہے اور قید بے آرامی اور رنج کا مقام ہے یعنے میرے پہلو کو بستر پر آرام نہین ملتا۔

ٹھیک اوسی طرح سے جیسے کسی قیدی کو پہاڑی پر جو بڑی تفریح کی جگہ ہوتی ہے آرام نہین آتا۔

مِن حدیثٍ نمی اِلیّ فما تَر — قأ عینی ولا اُسیغُ شرابی

جو خبر کہ مجھکو پہونچی ہی اوس سے میری آنکھ سے آنسو نہین تھمتے۔ اور جو شراب مین پیتا ہون اوسی ہضم نہین کر سکتا ہون

مُرۃ کالذُعاف اکتمُہا النا — سُ علی حرِّ ملّۃٍ کالشہابِ

جو سم قاتل کی طرح کڑوی ہی۔ اور جیسے لوگون نے اخگر کی طرح کی گرم راکھ پر (پکا کر) بوتلون مین بہرا ہے

مِن شرحبیل اذ تعاورہ الار — ماحُ مِن بعدِ لذۃٍ وشبابِ

وہ خبر یہہ ہے۔ کہ شرحبیل کو زندگانی کے لذت اور نوجوانی کے آغاز کے بعد نیزون نے اوچک لیا۔ یعنی مارا گیا

یا ابنَ اُمّی ولو شہدتُک اِذ تد — عو تمیماً واَنت غیرُ مجابِ

اے میری مان کے بیٹے۔ کیا اچھا ہوتا جو مین تیرے پاس اوس وقت ہوتا جس وقت کہ تو تمیم کو پکارتا تھا۔ اور کوئی تیری بات نہین سنتا تھا

ثُمّ طاعنتُ من وراءِک حتی — یبلغَ الرحبُ اَو یُبزُّ ثیابی

اوس وقت مین تیرے پیچھے سے پہونچکر نیزہ بازی اوس وقت تک کئے جاتا کہ میدان جنگ یا تو انتہا تک پہونچ جاتا یا قتل ہوجاتا اور میرے کپڑے اوتار لئے جاتے

اَحسنتْ وائلٌ وعادتُہا الاحسا — نُ بالحِنوِ یومَ ضربِ الرقابِ

بنی وائل نے خوب کام کیا۔ اور جب کبھی گردن مارنیکا دن ہوتا ہی تو اوس وقت اچھی طرح حمایت کرنا اونکی عادت ہے۔

یومَ فرّت بنو تمیم وولّت — خیلُہم یتّقین بالاذنابِ

اوس روز کہ جب بنی تمیم بھاگ نکلے اور اونکے گھوڑے پیٹھ پہیر کر چلدئے تھے۔ اور دمون سے اپنا بچاؤ کرتے جاتے تھے

یہ بڑا النام مرثیہ ہے۔ پہر تغلب نے سلمہ کو اپنے پاس سے نکالدیا۔ اور وہ جا کر بکر بن وایل مین پناہ گیر ہوا۔ اور اون مین ملگیا۔ اور تغلب منذر امرالقیس اللخمی سے جا ملے۔

اوارہ کی اوّل لڑائی

٦٦ - سلمہ کا تغلب کے پاس سے بکر کے پاس جانا اور منذر کی بکر پر چڑہائی اور اوارہ پر اونکا ذبح کرنا

یہ واقعہ منذر بن امرالقیس اور بکر بن وایل کے درمیان ہوا ہے

اس کا سبب یہ تھا۔ کہ جب تغلب نے سلمہ بن الحارث کو نکالدیا۔ تو وہ جیسا کہ ہم نے
ذکر کیا بکر بن وایل کے پاس چلا گیا۔ جب وہ بکر بن وائل کے پاس گیا۔ تو وہ لوگ
اوسکے میطع ہو گئے۔ اور اوسکے ساتھ جمع ہو گئے۔ اور کہا ہم تیرے سوا اور کسی کو
اپنا پادشاہ نہین بناتے۔ پھر منذر نے اون کے پاس آدمی بھیجے۔ اور اونھین
اپنی اطاعت کے واسطے کہا۔ لیکن اونہون نے انکار کیا۔ اسواسطے منذر نے
قسم کہائی کہ وہ اون پر چڑہائی کریگا۔ اور اگر فتح ہوئی۔ تو اونھین قلہ کوہ اوارہ
پر اس قدر ذبح کرے گا۔ کہ اوس کے نیچے تک اون کا خون بہہ جائے اور
لشکر لیکر اون کی طرف چلا۔ اوارہ پر مقابلہ ہوا۔ اور خوب شدت سے لڑائی ہوئی
اور بکر کو شکست ہو کر لڑائی کا خاتمہ ہوا۔ اور یزید بن شرجیل الکندی قید ہوا۔
منذر نے اوسے قتل کرادیا۔ اور میدان جنگ مین بھی کثرت سے لوگ مارے گئے
اور منذر نے بکر کے لوگ بھی بہت قید کر لئے۔ اور اونھین کوہ اوارہ پر ذبح کرایا
لیکن اون کا خون جم گیا۔ اسواسطے اوس کے آدمیون نے اوس سے عرض کیا
کہ حضور اگر تمام روئے زمین کے بنی بکر کو بھی ذبح کر ڈالین گے۔ تب بھی
اون کا خون تو زمین تک بہہ کر نہ جائیگا۔ ہان البتہ ایک صورت ہے کہ اس
خون پر پانی ڈالا جائے۔ تو نیچے تک جاسکے گا اوس نے کہا اچھا پانی ڈالو۔
جب پانی ڈالا گیا تو خون دامن کوہ تک بہہ کر چلا گیا۔ اور عورتون کو آگ مین
جلوادیا۔ ایک شخص قیس بن ثعلبہ کا منذر کے پاس بھی رہا کرتا تھا۔ اور اوسکا
دوست تھا۔ اوس نے باقی بکر کے لونڈی غلامون کے واسطے سفارش کی
اسواسطے منذر نے اونھین آزاد کردیا۔ چنانچہ اعشی اس قیسی کے سبب سے

فخر کرتا ہے جس نے بکر کی منذر سے سفارش کی تھی۔

علی فاقۃ وللملوک ہباتُھا	وَمِنَّا الذی اَعطاہ بالجمع ربُّہٗ

اور ہم مین ہی سے وہ شخص بھی ہے۔ کہ جسے جمع کے مقام مین وہان کے مالک نے اسوجہ سے کہ بادشاہ بخشیشین کیا ہی کرتے ہین اوسکے استدعا پر

علی النار اذ تجلی بہ فتیاتُھا	سبایا بنی شیبان یوم اوارۃ

بنی شیبان کے اون سبایا کو جو اوارہ کے دن پکڑے گئے تھے ایسے وقت مین اوسے عطا کردیا جب کہ بنی شیبان کے جوان جوان لڑکیان آگ بین وہان دکہائی اور جبلائی جارہی تھین

اوارہ کی دوسری لڑائی

۶۷ عمرو بن المنذر کے بیٹے کو سوید کا قتل کرنا اور ابن ملقط الطائی کا ابن المنذر کو زرارہ کے برخلاف بھڑکانا

عمرو بن المنذر اللخمی نے ایک اپنا بیٹا اسعد نام زرارہ بن عدس التیمی کے پاس پرورش کے لئے بھیجدیا تھا۔ جب وہ جوان ہوا۔ تو ایک مرتبہ ایک موٹی اونٹنی اوس کے سامنے سے ہو کر گزری۔ اوس نے کھیلتے کھیلتے اوس کے نتھنون مین تیر ماردیا اس پر اونٹنی والے نے جس کا نام سوید تھا اور جو بنی عبد اللہ بن دارم التیمی کے قبیلہ سے تھا اسعد کو مار ڈالا۔ اور بھاگ کر مکہ مین چلا گیا۔ اور قریش سے محالفہ کر لیا۔

عمرو بن المنذر اس سے پیشتر تاخت و تاراج کے لئے نکلا تھا۔ اور اوس وقت زرارہ بھی اوس کے ساتھ تھا۔ لیکن عمرو کو کہین کامیابی نہ ہوئی۔ اور بغیر غنیمت کے لوٹنا پڑا۔ جب وہ کوہستان بنی طے مین آیا۔ تو زرارہ نے اوس سے کہا حضور بادشاہ جب تاخت و تاراج کے لئے جاتے ہین۔ تو بے نیل مرام واپس نہین ہوا کرتے۔ اس لئے چاہئے کہ آپ طے پر حملہ کیجئے

آپ اون کے قریب پھونچ گئے ہین - اسواسطے عمرو اون کی طرف جھکا- اور اونھین قتل وقید کیا اور مال واسباب لوٹ لیا- اس سے طے کے دلون مین زرارہ کی طرف سے رنج پڑگیا- جب سوید نے اسعد کو قتل کردیا اور زرارہ اوسوقت عمرو کے پاس تھا- تو عمرو بن ملقط الطائی نے عمرو بن المنذر کو زرارہ کے برخلاف بھڑکانے کے لئے یہ کہا-

	الْمَرءَ لَو یُخلِقُ صَبارَہ		مَنْ مُبلِغٌ عَمرًا بَانَّ

کوئی شخص ایسا ہے جو عمرو سے جاکر کہدے کہ آدمی لوہے پتھر کا ٹکڑا تو نہین کہ اوسکا بیٹا مارا جاوے اور اوسکا انتقام نہ لیا جائے (کیسے ہی صبر کرنے والا ہو)

	بالسفحِ أسفَلُ مِن أُوارَہ		ھا ابنُ عجزۃ اُمِہ

یہان اوارہ پہاڑ کے نیچے میدان مین زرارہ اپنی مان کی گانڈ کا بچہ موجود ہے-

	فِی القَومِ اَوفی مِن زَرارَہ		فاقتُل زَرارۃَ لا اَری

اس لئے تو زرارہ کو مار ڈال اوسکی قوم مین زرارہ سے بڑھ کر کوئی قابل انتقام نہین ہے-

عمرو بن المنذر نے کہا زرارہ ابن ملقط کے جواب مین تو کیا کہتا ہے- کہا وہ جھوٹا ہے مین تیرے بیٹے کے قتل کا مجرم نہین ہون تو جانتا ہے کہ طے تجھ سے کیسی عداوت کرتے ہین- عمرو بن المنذر نے کہا تو سچا ہے-

۶۸ زرارہ کا مرنا اور عمرو بن عمرو کا طے پر جاکر طریفون کو قتل کرنا-

پھر جب رات ہوئی- تو زرارہ بڑی تیزی سے نکل کر اپنی قوم مین چلا گیا- اور چندروز کے بعد مریض ہوکر جب مرنے لگا- تو اپنے بیٹے حاجب سے کہا- میرے غلام جو بنی نہشل مین ہین اونھین تو لے لے- اور اپنے بھتیجے عمرو بن عمرو سے کہا- کہ عمرو بن ملقط کی تو خبر لینا- اوس نے پادشاہ کو میرے برخلاف بھڑکایا تھا- عمرو

بن عمرو نے کہا۔ چچا جان آپنے تو بُ مجھے اوس سے بھڑا یا۔ جو بہت دور اور بڑی شوکت و قوت والا ہے پھر جب زرارہ مر گیا۔ تو عمرو بن عمرو نے تیاری کی۔ اور آدمیون کو جمع کیا۔ اور سطے پر روانہ ہوا۔ اور دو طریفون طریف بن مالک اور طریف بن عمرو کو مارا۔ اور ملاقط کو بھی قتل کیا۔ چنانچہ علقمہ بن عبیدہ اس باب مین کہتا ہے۔

وَنحن جَلبنَا مِن ضَرِيّة خَيلنَا	نُجَنِّبُهَا حَدّ الاكَامِ قَطَاقِطَا
ہم اپنے خیل کو ضریہ مقام سے لے گئے اور اونھین بچاتے ہوے۔ ایک طرف کو غول غول کر کے پہاڑیون تک سلیم تک چلے گئے	
اَصَبنَا الطَرِيفَ وَالطَرِيفَ بن مَالِكٍ	وكان شفاءً لَو اَصَبنَا المَلاقِطَا
اور وہان ہم نے طریف بن عمرو اور طریف بن مالک کو قتل کیا۔ اگر ہم کو ملاقط مل جاتے تو ہمارا دل ٹھنڈا ہوتا۔ اور ہم اونھین بھی قتل کرتے	

۶۹ ابن المنذر کا تمیم کو قتل کرنا اور برجمی شاعر کا قتل

جب عمرو بن المنذر نے زرارہ کی وفات کا حال سنا۔ تو اوس نے بنی دارم پر چڑھائی کی۔ اور یہ قسم کھائی۔ کہ اونکے سو آدمی قتل کرونگا وہ اون کی جستجو مین کوہ اوارہ تک چلا گیا۔ مگر دارم کو اوسکے تاخت کی خبر مل گئی تھی اس لئے وہ اِدہر اُدہر متفرق ہو گئے تھے۔ عمرو بن المنذر وہان جا کر ٹھر گیا۔ اور اپنی فوجین اِدہر اُدہر بھیجین۔ اور دارم کے ننانوے آدمی پکڑ آئے۔ یہ لوگ اون لوگون کے سوا تھے جو غارت کے وقت قتل ہو گئے تھے۔ عمرو بن المنذر نے اونھین قتل کرا دیا۔ اسی مین کہین ایک شخص براجم مین سے جو شعر کہا کرتا تھا بادشاہ کی تعریف کرنے کی غرض سے وہان آگیا۔ عمرو بن المنذر نے اوسے بھی قتل کرنے کے واسطے پکڑ لیا۔ تا کہ پورے سو ہو جائین۔ پھر اوس نے کہا

اِنَّ الشَقِىَّ وَافِدُ البَرَاجِمِ	

(یہہ شقی براجم کا وافد ہے) اب یہہ بات ایک مثل ہوگئی ہے۔ اور گفتگو مین بولی جاتی ہے

یہ بھی کہتے ہین۔ کہ ابن المنذر نے اون کے جلا دینے کی نذر مانی تھی۔ اسواسطے اوسکا لقب محرق (جلانے والا) ہوگیا تھا۔ چنانچہ ننانوے آدمی تو اوس نے جلادئے تھے۔ اسی مین براجم کا ایک آدمی اُدہر سے گزرا اور گوشت کے جلنے کی بو سونگھ کر یہ سمجھا۔ کہ بادشاہ نے کہانا پکوایا ہے۔ اسواسطے وہ پادشاہ کی طرف آیا اوس نے پوچھا کہ تو کون ہے۔ کہا حضور مین براجم کا وافد (یعنے ایلچی) ہون۔ ابن المنذر نے کہا اِنَّ الشَّقِیَّ وافد البراجم پھر اوسے بھی آگ مین ڈلوادیا۔ چنانچہ جریر فرزدق سے کہتا ہے۔

اَیْنَ الَّذِیْنَ بِنَارِ عَمْرٍو اُحْرِقُوْا	اَمْ اَیْنَ اَسْعَدُ فِیْکُمُ الْمُسْتَرْضَعُ

کہان ہین وہ جو عمرو کی آگ مین جلائے گئے تھے۔ اور کہان ہے اسعد جو تمہارے درمیان پرورش پاتا تھا

۷۰ بنی تمیم اور قریش کی شرم دلانے والی باتین

یہ برجمی جو کہانے کی طمع مین آکر مارا گیا تھا اوس سے بنی تمیم کو ایسی عار پیدا ہوئی کہ جب اکل کا ذکر ہوتا تو اوس سے چڑتے اور شرم کہاتے تھے۔ چنانچہ اون مین سے ایک شخص کہتا ہے۔

اِذَا مَا مَاتَ مَیْتٌ مِنْ تَمِیْمٍ	فَسَرَّكَ اَنْ یَعِیْشَ فَجِئْ بِزَادٍ

جب کبھی کوئی تمیم مرجائے تو تجھے اس بات کے سننے سے خوشی ہوگی کہ وہ جی جائے۔ اور اوس کے کہانے کے واسطے

بِخُبْزٍ اَوْ بِلَحْمٍ اَوْ بِتَمْرٍ	اَوِ الشَّیْئِ الْمُلَفَّفِ فِی الْبِجَادِ

روٹی گوشت یا کہجور یا کوئی شئے کمل مین لپٹی ہوئی کوئی لاوے۔ یعنی مرنے کے بعد بھی اون سے اکل کی حرص نہین جاتی

تَرَاهُ یُنَقِّبُ الْبَطْحَاءَ حَوْلًا	لِیَاْکُلَ رَاْسَ لُقْمَانَ بْنِ عَادٍ

تمیمی کہانے کا ایسا لالچی ہوتا ہے کہ لقمان بن عاد کا جو صدہا ہزارہا برس ہوئے مرگیا ہے۔ سر کالکر کہانیکے لئے بطحا کو جاکر برس بہر تک کہودتا رہیگا

کہتے ہین کہ ایک مرتبہ احنف بن قیس حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے پاس گئے تھے۔ حضرت معاویہ نے اون سے پوچھا۔ کہو ابو بحر یہ کمل مین لپٹی ہوئی کیا شئے ہے۔ احنف نے کہا امیر المومنین یہ سخینہ ہے (جو ایک قسم کا آش ہے کہ آٹے اور روغن یا آٹے اور خرما سے تیار کیا جاتا ہے) سخینہ ایسا کھانا ہے کہ جس سے قریش کو اوسی طرح عار ہے جیسے تمیم کو ملفف فی البجاد (کمل مین لپٹی ہوئی شے سے) ہی۔ راوی کہتا ہے۔ کہ حضرت معاویہ اور احنف سے زیادہ صاحب وقار آدمی مزاح کرنیوالے کہین نہین دیکھے گئے۔

زہیر بن جذیمہ اور خالد بن جعفر بن کلاب اور حارث بن ظالم المرّی کا قتل اور حرب رحان کی لڑائی۔

۱۷ زہیر کے بیٹے شاس کو رباح غنوی کا مارڈالنا اور زہیر کے برخلاف عامریون کا غنویون کی حمایت کرنا۔

زُہیر بن جُذَیمہ بن رواحہ بن ربیعہ بن مازن بن الحارث بن قطیعہ بن عَبس عَبسی تھا۔ اور یہ ہی زہیر قیس بن زہیر صاحب حرب داحس وغبرا کا باپ اور قیس عیلان کا سید تھا۔ پادشاہ حیرہ نے جس کا نام نعمان بن امرء القیس تھا اور نعمان منذر کا دادا تھا اوسکی شرافت اور سیادت کے سبب اوس سے ازدواج کارشتہ کرلیا تھا۔ اور اپنی بیٹی اوسے دیدی تھی۔

پھر نعمان نے زہیر کے پاس کسی کو بھیجا۔ اور اوس کے کسی بیٹے کو بلایا۔ زہیر نے اپنے بیٹے شاس کو اوس کے پاس بھیجا جو سب سے چھوٹا تھا اور نعمان نے اوسکی بڑی خاطر وتواضع کی۔ اور جب وہ لوٹنے لگا۔ تو اوسے

اچھی خلعت اور نفیس نفیس چیزین عطا کین - شاس وہان سے اپنی قوم کی طرف چلا
اور غنی ابن اعصر کے ایک چشمہ تک پھونچا وہان اوسے رباح بن الاسل الغنوی
نے مار ڈالا - اور اوسکا مال و اسباب چھین لیا - اس غنوی کو یہہ نہین معلوم
تھا کہ وہ کون ہے - لوگون نے زہیر سے آکر بیان کیا - کہ شاس بادشاہ کے
پاس سے آیا تھا - اور اوس کی جو اخیر خبر ملی ہے وہ غنی کے چشمہ تک ملی ہے
اسواسطے زہیر دیار غنی کی طرف روانہ ہوا - یہ لوگ بنی عامر بن صعصعہ کے
حلیف تھے - وہ اوس کے پاس آکر فراہم ہوے - اور زہیر نے اون سے
اپنے بیٹے کا حال پوچھا - اونہون نے قسم کہائی - کہ ہمین اوسکا حال کچھ بھی
معلوم نہین - زہیر نے کہا - مین جانتا ہون - کہ جنہون نے اوسے مارا ہے
ابو عامر نے کہا - پہر تو ہم سے کیا چاہتا ہے - زہیر نے کہا - مین تین باتون مین سے
ایک بات چاہتا ہون یا تو تم میرے بیٹے کو زندہ کردو - یا مجھے غنی کو دیدو
اور مین اونھین قتل کر ڈالون - اور اپنے بیٹے کا انتقام اون سے لیلون
اور یہ نہین تو تیسری بات لڑائی ہے - جو ہم تم مین جبتک ہم تم ہین باقی رہیگی
اونہون نے کہا اس مین تو تو نے ہمارے لئے کوئی مخرج ہی نہ چھوڑا - تیرے
بیٹے کا زندہ کرنا تو بجز اللہ کے اور کسی کے اختیار مین ہی نہین ہے - رہا
غنی کو تیرے حوالہ کر دینا - یہ کیسے ہو سکتا ہے - وہ اپنی حفاظت اسی طرح
کرتے ہین جیسے احرار کیا کرتے ہین - اب رہی لڑائی ہمارے تمہارے درمیان
سو اوس کی نسبت واللہ ہم تیری رضامندی چاہتے ہین اور تیری رنجیدگی
کو پسند نہین کرتے - لیکن اگر تو چاہے تو ہم دیت دینے کو موجود ہین اور اگر

تجھے منظور ہے تو ہم تیرے بیٹے کے قاتل کو تلاش کرتے ہین - اور اوسے تیرے
حوالہ کئے دیتے ہین - چاہے تو تو اوسے قتل کردے - یا تو اوسے معاف کردے
کیونکہ قرابت اور جوار مین یہ کوئی بڑی بات نہین ہے - نیکی ضایع نہین جائیگی
زہیر نے کہا - مین تو بجز اوس کے جو مین نے کہا ہے اور کوئی بات نہین
مانتا - جب خالد بن جعفر بن کلاب نے دیکھا کہ زہیر اپنے ماموون غنی پر تعدی
کرتا ہے تو کہا ہم نے اپنی قوم پر ایسی تعدی کرتے ہوے کسی کو نہین دیکھا
جیسے زہیر کرتا ہے - زہیر نے کہا تو کیا مین غنی کو چھوڑ دون - اور اپنے انتقام
کی جستجو تجھ سے کرون - اوس نے کہا ہان - اسواسطے زہیر لوٹ آیا اور یہ کہا

فَلَوْلَا كِلَابٌ قَدْ اَخَذْتُ قَرِيْنَتِي ۔ بِرَدِّ غَنِيٍّ اَعْبُدًا اَوْ مَوَالِيَا

اگر کلاب نہ ہوتے تو مین غنی کو غلام اور موالی بنا کر اپنے دل کی مراد پوری کر لیتا

وَلٰكِنْ حَمَتْهُمْ عُصْبَةٌ عَامِرِيَّةٌ ۔ يَهُزُّوْنَ فِي الْاَرْضِ الْقِصَارَ الْعَوَالِيَا

لیکن عامریون کی عصبیت نے اونکی حمایت کی - جو تمام زمین مین اپنے چھوٹے چھوٹے بیکانون کو گھومایا کرتے ہین - اور اس سے خوش و خرم رہتے ہین

مَسَاعِيْرُ فِي الْهَيْجَا مَصَالِيْتُ فِي الْوَغَا ۔ اَخُوْهُمْ عَزِيْزٌ لَا يَخَافُ الْاَعَادِيَا

اور جو میدان جنگ مین آتش جنگ کے بھڑکانیوالے اور تلوارون کے سونتنے والے ہین - اونکے بھائی عزیز ہین دشمنون کا اونہین خوف نہین ہے

يُقِيْمُوْنَ فِي دَارِ الْحِفَاظِ تَكَرُّمًا ۔ اِذَا مَا فِنَى الْقَوْمِ اَضْحٰى خَوَالِيَا

اگرچہ اور لوگون کا میدان خالی ہو جائے تو ہوجا مگر وہ اپنی شرافت کے سبب سے دار الحفاظ یعنی میدان جنگ مین قایم اور ثابت قدم رہتے ہین

۲۷ زہیر کا ایک عورت کے ذریعے سے شاس کے قاتل کا پتا لگانا اور بنی عبس اور بنی عامر کی لڑائی

پھر زہیر نے ایک عورت کو بھیجا - اور اوس سے کہا - کہ اپنا نسب کسی کو نہ بتائے - اور اوسے موٹے موٹے اونٹون کا گوشت دیا - اور غنی کی طرف روانہ کیا - کہ عطر کے

بدلے گوشت بیچ آئے۔ اور اوس کے بیٹے کا حال دریافت کرے۔ پھر یہ عورت غنی مین گئی۔ اور جو زہیر نے حکم کیا تھا وہی کیا۔ اور ہوتے ہوتے رباح بن الاشل کی عورت تک پھونچی۔ اور اوس سے کہا مین نے اپنے بیٹے کا بیاہ کیا ہے اسواسطے گوشت کے عوض مین خوشبو مول لینے آئی ہون۔ رباح کی بی بی نے اوسے عطر دیا۔ اور کہا کہ میرے شوہر نے شاس کو قتل کیا تھا پھر یہ عورت لوٹکر زہیر کے پاس آئی۔ اور اوسے سب حال بتا دیا۔ اسواسطے زہیر نے اپنے سوار جمع کئے اور غنی پر تاخت وتاراج اور قتل کرنا شروع کیا۔ اور اون مین کے بہت کثرت سے لوگ مار ڈالے۔ اور بنی عبس اور بنی عامر مین لڑائی ہونے لگی اور شر و فساد بہت پھیل گیا۔

۳۷ ہوازن کا زہیر کے برخلاف خالد سے ملنا اور تماضر کے بھائی کا زہیر کی خبر خالد کو دینا

پھر زہیر اپنے اہل وعیال کو لیکر شہر حرام مین میلہ عکاظ مین آیا۔ اور وہان اوسکی اور خالد بن جعفر بن کلاب کی ملاقات ہوئی۔ خالد نے اوس سے کہا کہ زہیر تو نے ہمارے ساتھ بہت کچھ فساد کر رکھا ہے زہیر نے کہا جب تک مجھ مین انتقام لینے کی طاقت ہے اس شر و فساد کا کبھی انقطاع نہ ہوگا۔

ہوازن کا یہ دستور تھا کہ اس میلہ عکاظ مین وہ زہیر بن جذیمہ کو ہر سال اتاوہ (خراج) دیا کرتے تھے۔ اور وہ اون پر ظلم کرتا تھا اور ہوازن کو اوسکی طرف سے بڑا رنج تھا۔ اور اوس کے دشمن ہو رہے تھے۔ پھر خالد اور زہیر اپنی اپنی قومون کی طرف چلے آئے۔ اور خالد جلدی سے بلاد ہوازن مین گیا۔ اور اپنی قوم کو جمع کیا۔ اور زہیر سے لڑنیکے واسطے اونھین بلایا۔ سب نے تیاری کی۔

اور زہیر کی لڑائی کے واسطے نکلے۔ اور وہ اپنے راستہ سے جارہا تھا اور رفتہ رفتہ وہ بلاد ہوازن کے قریب پھونچا۔ اور وہان ٹھرا۔

یہان اوس کے بیٹے قیس نے اوس سے کہا۔ کہ یہان سے توہمین نکالکر لے چل۔ کیونکہ یہان ہم دشمن کے بہت قریب ہین۔ زہیر نے کہا ارے ڈرپوک تو مجھے ہوازن سے ڈراتا ہے۔ اور اون سے بچنے کو کہتا ہے مین لوگون کے حال خوب جانتا ہون۔ اوس کے بیٹے نے کہا یہ واہیات تو تو چھوڑ دے۔ میری بات مان اور ہمین یہان سے لے چل۔ مین اونکی عادت سے ڈرتا ہون۔

تماضر شرید بن رباح بن لفیظہ بن عصبتہ السلیمہ کی بیٹی زہیر کی ام ولدتھی اور اوسکے بھائی نے کسی کا خون کردیا تھا۔ اور بنی عامر مین چلا گیا تھا۔ اور اون مین رہا کرتا تھا۔ اوسے خالد نے جاسوس بناکر بھیجا۔ کہ زہیر کی خبر لائے۔ وہ یہان بنی عبس کے مقام مین آیا۔ جب قیس بن زہیر کو اوسکا حال معلوم ہوا۔ تو اوس نے اور زہیر نے چاہا کہ اوسے باندہ لین۔ اور اوسوقت تک اپنے پاس رکھین کہ ہوازن کے علاقہ سے نہ نکل جائین۔ مگر اوسکی بہن نے نہ مانا۔ اور اونہون نے اوس سے عہد وپیمان لے لئے کہ اونکا حال کسی سے جاکر نہ کہے۔ اور اوسے چھوڑ دیا۔ پھر وہ خالد کے پاس گیا۔ اور ایک درخت کے پاس کھڑا ہوکر اوس سے سارا حال کہدیا (یعنی اپنی قسم کے سبب سے یہ حال کسی آدمی سے مخاطب ہوکر نہ کہا۔ بلکہ اس طرح درخت سے کہکر اونھین سنادیا)۔

۸۷ خالد کا ہوازن کو لیکر زہیر پر آنا اور اوسکو قتل کرنا

پھر خالد اور اوسکے ساتھی سوار ہوے۔ اور زہیر کی طرف چلے۔ جو اون سے کچھ بہت دور نہ تھا۔ فریقین مین خوب سخت لڑائی ہوئی۔ اور خالد اور زہیر بذات خاص ایک دوسرے کے مقابل ہوگئے۔ اور بہت دیر تک لڑتے رہے۔ پھر دونو ایک دوسرے سے چپٹ گئے۔ اور زمین پر گر پڑے۔ ورقا بن زہیر نے یہ دیکھکر خالد پر حملہ کیا اور اوس کے ایک تلوار ماری۔ مگر اوس نے خالد پر کچھ اثر نہ کیا۔ وہ دو زرہین پہنے ہوے تھا جندح بن البکا جو خالد کی عورت کا بیٹا تھا وہان موجود تھا اوس نے زہیر کے چپٹ کر تلوار ماری اور اوسے مار ڈالا اسوقت خالد کی اور اوسکی کشتی ہو رہی تھی۔ جب زہیر مارا گیا۔ تو خالد اوسے چھوڑکر الگ ہوگیا۔ اور ہوازن اپنے منازل کو چلے گئے۔ اور بنی زہیر نے اپنے باپ کو اوٹھا لیا۔ اور اپنے بلاد کو اوسکی لاش لے آے۔ چنانچہ ورقا بن زہیر اس باب مین کہتا ہے۔

رَاَیتُ زُہیرًا تحتَ کَلکلِ خالدٍ ۔۔۔ فَاَقبلتُ اَسعٰی کَالعَجُولِ اُبَادِرُ

جب مین نے زہیر کو خالد کے سینہ کے تلے دیکھا۔ تو مین اوس عورت کی طرح جھپٹا جس کا بیٹا کھو گیا ہو۔

اِلَی بَطَلَین یَعتَرِکَانِ کِلَاھُمَا ۔۔۔ یُرِیدُ رِیَاسَ السَّیفِ وَالسَّیفُ نَادِرُ

اون دونون پہلوانون کی طرف جو کشتی کر رہے تھے۔ زہیر چاہتا تھا۔ کہ تلوار کا قبضہ پکڑ لے۔ مگر وہ گر گئے تھے

فَشَلَّت یَمِینِی یَومَ اَضرِبُ خَالِدًا ۔۔۔ وَیَمنَعُہُ مِنّی الحَدِیدُ المُظَاہِرُ

پھر جب مین نے خالد پر وار کیا تو میرا ہاتھ شل پڑ گیا۔ اور اوس کی دوہری زرہ نے مجھ سے اوسے بچا دیا

فَیَالَیتَ اَنّی قَبلَ اَیَّامِ خَالِدٍ ۔۔۔ وَقَبلَ زُہَیرٍ لَم تَلِدنِی تُمَاضِرُ

اس ناکامی سے مجھے ایسی ندامت ہوئی کہ مین چاہتا ہون کاش کے خالد اور زہیر کے اس واقعہ سے قبل میری مان تماضر نے جنا ہی نہ ہوتا تو اچھا ہوتا

لعمری لقد بشّرت بی اذ ولدتنی	فماذا الذی ردّت علیک البشائر

اے تماضر جب تو نے مجھے جنا تھا تو اوسوقت میرے سبب سے تجھے لوگون نے بشارت دی تھی۔ لیکن کیا بات ہوئی کہ ان بشارت دینے والونکی بشارت سے تجھے کچھ نفع نہ ہوا

فلا یدعنی قومی صریحاً بحرّۃ	لئن کنت مقتولاً ویسلم عامر

اب اگر مین مارا گیا اور عامر سلامت بچ گئے تو مجھے میری قوم اصیل اور نجیب بی بی کا بیٹا نہ پکارے گی

فطر خالداً ان کنت تستطیع طیرۃ	ولا تقعن الّا وقلبک حاذر

اے خالد اب تجھ سے اڑا جائے تو بہت جلد اڑ جا۔ اور نیچے ہرگز نہ اوتر۔ ہان صرف اوسیوقت کہ تیرا دل پر خذر ہو

اتتک المنایا ان بقیت بضربۃ	تفارق منها العیش والموت حاضر

اگر مین زندہ رہا۔ تو یاد رکھ کہ ایک ہی ضرب مین تجھ پر موت آحاضر ہوگی۔ اور اوس سے تیرا عیش سب فنا ہو جائیگا

اور خالد نے بھی جو زہیر کو قتل کر دیا اوس سے اپنا احسان ہوازن پر جتانیکے لئے یہ کہا ہے

ابلغ هوازن کیف تکفر بعدما	اعتقتهم فتوالدوا احرارا

ہوازن سے جا کر کہدو کہ وہ کیون ناشکری کرتے ہین مین نے تو اونھین زہیر سے چھڑایا جس سے کہ اونکے آزاد بچے پیدا ہوے

وقتلت ربّهم زهیراً بعد	جدع الانوف واکثر الاوتارا

اور مین نے بنی ہوازن کے خداوند زہیر کو قتل کیا۔ جس نے اونکی ناکین کاٹین اور کثرت سے خون بہائے تھے۔ اور اون سے انتقام لئے تھے

وجعلت مهر نسائهم ودیاتهم	عقل الملوک هجائناً وبکارا

اور مین نے اونکی عورتون کے مہر اور اون کی دیتین بادشاہون کی سی دیتین کر دی ہین۔ کہ اونمین اچھی سپید اونٹ اور جوان اونٹنیان ملتی ہین

۷۵ خالد کا نعمان کے پاس جا کر پناہ گیر ہونا اور حارث کا وہان جا کر اوسے قتل کرنا

چونکہ زہیر غطفان کا سید تھا۔ اسواسطے خالد نے جانا کہ غطفان اپنے سید کے سبب سے اوسکو زندہ نہ چھوڑینگے وہ نعمان بن امرء القیس کے پاس حیرہ کو چلا گیا۔ اور اوس سے پناہ کی درخواست کی۔ نعمان نے اوسے قبول کیا۔ اور اوس کے واسطے

تعظیماً ایک قبہ نصب کرا دیا۔ اُدھر بنی زہیر ہوازن سے اپنا انتقام لینے کے لئے
جمع ہوے۔ اسپر حارث ابن ظالم المری نے کہا مجھے تم لوگ لڑائی مین مت شامل
کرو۔ اس کے عوض مین جاتا ہون۔ اور خالد بن جعفر کا کام تمام کئے دیتا ہون۔
پھر حارث یہ کہکر چلا۔ اور نعمان کے پاس پہونچا۔ اور اوس کے دربار مین حاضر ہوا
وہان خالد بھی تھا۔ اور نعمان اور خالد خرما کہا رہے تھے۔ نعمان حارث کی طرف
متوجہ ہوا اور بات چیت کرنے لگا۔ خالد اس سے جل گیا۔ اور نعمان سے کہا۔
حضور یہ وہ شخص ہے جس پر مین نے بہت ہی بڑا احسان کیا ہے۔ مین نے
زہیر کو مارا جو غطفان کا سید تھا۔ اب اوس کے قتل کے بعد یہ غطفان کا سید
ہوگیا ہے۔ یہ اس پر میرا احسان ہے کہ مین نے اوسے سید بنا دیا ہی۔ حارث نے
کہا۔ یہ احسان جو تو نے مجھ پر کیا ہے اسکا بدلہ مین تجھے جلدی دونگا۔ اور حارث کو
ایسا غصہ آیا کہ جب وہ خرما کھانے کے واسطے لیتا تھا تو اوس کے ہاتھ غصہ سے
کانپتے اور خرما اونگلیون سے گر گر پڑتے تھے۔ عروہ نے یہ دیکھکر اپنے بھائی خالد
سے کہا کہ تو نے جو اس سے یہ باتین کین اس سے تیرا کیا مطلب تھا۔ تو جانتا ہے
کہ وہ بڑا افتاک اور قتال ہے۔ خالد نے کہا مین اوس سے ذرہ بھی نہین ڈرتا۔
وہ ایسا ڈرپوک ہے کہ اگر مین اوسے سوتا ہوا بھی مل جاؤن تو وہ مجھکو جگا بھی نہین سکتا۔
پھر خالد اور اوسکا بھائی دونو اپنے قبہ کو چلے گئے۔ اور قبہ کے دروازہ
کو بند کر لیا۔ اور جب خالد سویا تو عروہ اوس کی نگرانی کے واسطے اوسکی بالین پر
بیٹھا رہا۔ جب رات ہوئی تو حارث خالد کی طرف چلا اور قبہ کے بند کاٹ کر اندر
گھس گیا۔ اور عروہ سے کہا۔ کہ اگر تو نے آواز نکالا۔ تو مین تجھے مار ڈالون گا۔

پھر خالد کو جگایا۔ جب وہ بیدار ہوا تو اوس سے پوچھا مجھے جانتا ہے مین کون ہون ۔ کہا تو حارث ہے ۔ کہا تو نے جو احسان کیا تھا اوسکا بدلہ لے۔ اور اپنی تلوار معلوب سے ایک وار مین اوسے قتل کر ڈالا ۔ پھر قبہ سے نکلکر اپنی سانڈنی پر سوار ہو کر چلدیا۔

پھر عروہ قبہ سے نکلا اور فریاد مچائی۔ اور نعمان کے دروازہ پر آیا اور اوس کے پاس جاکر سارا حال بیان کیا۔ نعمان نے کتنے ہی آدمی حارث کی تلاش مین بھیجے ۔ مگر حارث کا پتا نہ ملا۔

حارث کہتا ہے ۔ کہ جب مین دور چلا۔ تو مجھے اندیشہ ہوا۔ کہ کہین زہیر بچ نہ گیا ہو۔ اسلئے پھر مین چھپ کر اوس کے پاس گیا۔ اور لوگون مین ملکر اوس کے پاس پھونچا۔ اور ایک تلوار اوس کے اور ماری۔ جس سے مجھے یقین ہو گیا کہ مین نے اوسے قتل کر دیا۔ پھر مین لوٹ آیا۔ اور اپنی قوم کے پاس جا پہونچا۔ اس دہوکہ کے قتل پر عبد اللہ بن جعدۃ الکلابی کہتا ہے ۔

یَا حَارِ لَوْ نَبَّهْتَهُ لَوَجَدْتَهُ		لَا طَائِشًا رَعِشًا وَلَا مِعْزَالًا

اے حارث تو نے خالد کو دہوکہ سے مارا۔ اگر تو بیدار کر دیتا تو تو اوسے غیر مستقل بزدل اور سست نہ پاتا

شَقَّتْ عَلَيْهِ الْجَعْفَرِيَّةُ جَيْبَهَا		جَزَعًا وَمَا تَبْكِي هُنَاكَ ضَلَالًا

جعفریون نے اپنے گریبان اوسکے رنج وغم مین پھاڑ ڈالے ہین ۔ اور اونکا یہ رونا اور گریہ وزاری بیجا بھی نہین ہے

فَالْغَوْا أَبَا جَزْءٍ بِكُلِّ مُجَرَّبٍ		حَرَّانَ يُحْسَبُ فِي الْقَنَاةِ هِلَالًا

اے مخاطب تو ابو جزء خالد کے مرنیکی خبر ہر ایک سپاہی کو جو آزمودہ کار اور دشمنون کے خون کا پیاسا ہے اور جو نیزہ کی لکڑی مین ہلال کی طرح معلوم ہوتا ہے سنا دے

فَلَنَقْتُلَنَّ بِخَالِدٍ سَرَوَاتِكُمْ		وَلَنَجْعَلَنَّ لِظَالِمٍ تِمْثَالًا

خالد کے عوض مین ہم تمہارے سردارون کو قتل کرینگے ۔ اور ظالم کو (قتل کر کے) ہم (اوسے) ایک مثال بنائینگے (کہ ظلم کا عوض ایسا ہوتا ہے)

پھر اس کا جواب حارثؔ نے اس طرح دیا ہے۔

تا اللهِ قد نبّہتہُ فوجدتہُ	رخواً لیدین مواکلاً غسقالا

خدا کی قسم مین نے تو اوسے جگایا تھا۔ اوسوقت مین نے دیکھا کہ اوسکے ہاتھ ڈہیلے تھے۔ اور دوسرونکا سہارا ڈہونڈہتا تھا۔ اور ایک ہتوکی تھی

فعلوتہُ بالسیفِ اضربُ راسہُ	حتیٰ اضلَّ بسلحہٖ السربالا

جب مین نے تلوار اوسکے سر پر مارنے کے لئے اٹھائی تو اوس نے اپنے پائجامہ مین ہگ کر اوسے خراب کر دیا۔

۷۶ حارث کا بنی وارم مین پناہ گیر ہونا اور نعمان اور ہوازن اور عامر کا وارم پر جانا اور ایک عورت کا زرارہ کو اونکی تفصیلی خبر دینا

پھر نعمان نے حارث کی تلاش شروع کی۔ کہ اوسے اپنے جار کے عوض مین قتل کر دے۔ اور ہوازن نے اسواسطے اوسے ڈہونڈہنا شروع کیا۔ کہ اپنے سید کے بدلہ اوسے مار ڈالین۔ اسواسطے حارث بنی تمیم مین چلا گیا۔ او ضمرۃ بن ضمرۃ بن جابر بن قطن بن نہشل بن وارم سے استجارہ کیا۔ اوس نے نعمان اور ہوازن دونو کے مقابلہ مین اوسے پناہ دی۔ جب نعمان کو یہ معلوم ہوا تو اوس نے بنی وارم کے واسطے ایک لشکر تیار کیا۔ اور اوس پر ابن الخمس التغلبی کو سردار کیا۔ اس ابن الخمس کے باپ کو حارث نے قتل کر دیا تھا۔ اسواسطے یہ اوسکے قتل کرنے کی تلاش مین تھا۔ پھر احوص بن جعفر خالد کے بھائی نے بنی عامر کو جمع کیا۔ اور اونھین لیکر روانہ ہوا۔ پھر یہ لوگ اور نعمان کا لشکر اکٹھے ہو گئے۔ اور بنی وارم پر روانہ ہوے۔

غرض جب یہ لوگ بنی وارم کے ایک قریب کے چشمہ پر پہونچے۔ تو اونھون نے وہان ایک عورت کو دیکھا جو کھنبیان توڑ رہی تھی۔ اور اوس کے ساتھ ایک اوسکا اونٹ بھی تھا۔ اوسے غنی کے ایک مرد نے پکڑ لیا۔ اور اپنے پاس رکھ لیا

جب رات ہوئی تو وہ سو رہا۔ اور یہ اٹھ کر اپنے اونٹ پر سوار ہوئی۔ اور جلدی اور صبح کو بنی وارم مین آگئی۔ اور اپنے سید زرارہ بن عدس کے پاس پھونچی۔ اور اوسسے سارا قصہ سنایا۔ اور کہا کہ کل مجھے کچھ لوگون نے پکڑلیا تھا۔ مین جانتی ہون کہ وہ تیری تلاش مین ہین۔ مگر اونھین مین نہین پہچانتی ہون۔ کہا تو اونکی صفت میرے سامنے بیان کر کہ وہ کیسے ہین۔ بولی کہ مین نے ایک شخص کو دیکھا۔ جس کی ابروین ڈھلک آئی ہین اور وہ اونھین کپڑے کے ایک پٹے سے اٹھاتا ہے۔ اور چھوٹی چھوٹی آنکھین ہین۔ اوسکے حکم سے سب آدمی چلتے پھرتے لوٹتے پلٹتے ہین۔ زرارہ نے کہا یہ احوص ہے جو قوم کا سید ہے۔ پھر اوس عورت نے کہا۔ ایک اور شخص ہے جو کم سخن ہے جب کچھ کہتا ہے تو لوگ اوسکی بات سننے کو ایسے جمع ہو جاتے ہین جیسے اِبلِ فحل کے پاس جمع ہو جاتے ہین۔ اوسکا چہرہ بہت حسین اور اوس کے دو بیٹے ہین کہ ہر وقت اوس کے پاس رہتے ہین۔ کہا یہ مالک بن جعفر ہے اور اوس کے دونو بیٹے عامر اور طفیل ہین۔ پھر وہ بولی کہ مین نے ایک بڑا موٹا شخص دیکھا۔ اوسکی داڑھی سرخ زردی مائل ہے۔ کہا یہ عوف بن الاحوص ہے پھر اوس نے کہا۔ ایک اور بڑا طویل اور جسیم شخص وہان تھا۔ کہا۔ یہ ربیعہ بن عبداللہ بن ابی بکر بن کلاب ہے کہا ایک اور شخص سانولا رنگ ٹیڑھی ناک والا ٹھگنا بھی وہان مین نے دیکھا تھا۔ کہا یہ ربیعہ بن قرط بن عبداللہ بن ابی بکر تھا۔ کہا ایک اور شخص بھی وہان ہے۔ جس کی ابروین پیوستہ اور مونچھون کے بال کثرت سے ہین۔ جب وہ باتین کرتا ہے تو اوسکی داڑھی پر

لعاب دہن بھنے لگتا ہے - کہا یہ جندح بن البکاء ہے - پھر اوس عورت نے کہا ایک اور شخص چھوٹی چھوٹی آنکھون اور تنگ پیشانی والا بھی وہان ہے - وہ اپنے گھوڑے کو لئے پھرتا ہے اور اوس کے ہاتھ مین ہر وقت تیر دان رہتا ہے کہا یہ ربیعہ بن عقیل بن کعب ہے - پھر اوس عورت نے کہا ایک اور شخص ہے جس کے دو بیٹے ہین - اور رنگ اون کا سُرخ ہے - جب وہ آتے ہین تو لوگ اونھین بڑی گھری نگاہون سے دیکھتے ہین - اور جب جاتے ہین تب بھی ایسے ہی کرتے ہین - کہا یہ صعق بن عمرو بن خویلد بنی نفیل ہے اور اوس کے دو تو بیٹے یزید اور زرعہ ہین - پھر کہا مین نے ایک شخص کو دیکھا جس کی باتین تلوار سے بھی زیادہ تیز ہین - کہا یہ عبداللہ بن جعدة بن کعب ہے - پھر اس عورت کو زرارہ نے اپنے گھر مین بھیجدیا -

۷۷ زرارہ کا اہل وعیال کو بلاد لغبیض کی طرف روانہ کرنا اور بنی عامر کا اونکے پیچھے جانا اور بنی دارم اور بنی عامر کی لڑائی -

پھر زرارہ نے چرواہون کو بلایا - اور اون سے کہا اونٹون کو لاوین جب وہ اونٹون کو لے آئے - تو اپنے بال بچے اور مال واسباب کو اون پر سوار کرایا - اور بلاد لغبیض کی طرف روانہ کردیا - اور بنی مالک بن حنظلہ مین اپنے قاصدون کو بھیجا - اور اون کو بلا کر یہ خبر اون سے کہی - اور اون کو حکم دیا - کہ وہ اون کے مال واسباب کو بلاد لغبیض کی طرف لیجاوین - اور رات کو اپنے آپ مستعد ہو کر سوئے -

اُدھر جب صبح ہوئی تو بنی عامر سے اوس غنوی نے اوس عورت کے پکڑنے اور بھاگ جانے کا حال بیان کیا یہ سنکر بنی عامر حیران رہ گئے -

اور مشورہ کے واسطے جمع ہوے - ایک نے اون مین سے کہا مجھے تو کامل یقین ہے - کہ وہ عورت اپنی قوم مین گئی ہے اور اوس نے جاکر اپنا سارا حال بیان کیا ہے - اسواسطے اونہون نے احتیاطاً اپنے بال بچون اور مال واسباب کو بلاد بغیض کی طرف روانہ کردیا ہے - اور خود ہتیار بند ہوکر بڑی مستعدی سے رات کاٹی ہے - اس لئے چاہیئے کہ ہم اون کے اونٹون اور مال واسباب کی طرف جائین اونھین اس بات کی خبر بھی نہ ہوگی - کہ ہم جاکر وہان اپنا کام کرلین گے - اور لوٹ آئین گے - اسواسطے یہ لوگ سوار ہوے اور بنی وارم کی عورتون کی طرف چلے -

اُدہر زرارہ نے دیکھا - اسقدر دیر ہوگئی اور بنی عامر اب تک نہین آئے تو اوس نے اپنے لوگون سے کہا - کہ ہمارے دشمن ہمارے اہل وعیال اور مال واسباب کی طرف چلے گئے ہین - تمہین چاہیئے کہ تم بھی اوسی طرف کو کوچ کرو - اسواسطے وہ تیزی سے اُدہر کو چلے - اور قبل اسکے کہ دشمن اون کے اہل وعیال اور مال ومنال تک پھونچین - یہ اون کے پاس جا پہونچے اور وہان دو نو فریق مین خوب سخت لڑائی ہوئی - بنی مالک بن حنظلہ نے ابن اخمس التغلبی کو جو نعمان کے لشکر کا رئیس تھا مار ڈالا اُدہر بنی عامر نے معبد بن زرارہ کو گرفتار کرلیا - اور بنی وارم خوب جم کر لڑے - اور دوپہر تک لڑائی ہوتی رہی - اسی مین قیس بن زہیر بھی اپنے ہمراہیون کو لیکر دوسری طرف سے آموجود ہوا - اوس سے بنی عامر کو شکست ہوگئی اور نعمان کا لشکر بھی چلدیا - اور وہ لوگ اپنے بلاد کو لوٹ گئے - اور معبد کو قید کرکے لے گئے - اور وہ بنی عامر

مین رہا اور وہین مرگیا۔ اور اسی زمانہ مین زرارۃ بن عدس بھی اپنی موت سے مرگیا

۷۸ پادشاہ حیرہ کا حارث کے دوست کو ستانا اور حارث کا پادشاہ کے بیٹے کو مار ڈالنا

حارث نے جو بنی تمیم مین جا کر پناہ لی تھی اسکی نسبت ایک اور روایت بھی لوگ بیان کرتے ہین۔ اور وہ یہ ہے کہ جب حارث نے خالد کو مار ڈالا اور بھاگ گیا تو نعمان نے حارث کو رنج دلانے کے واسطے کسی بات کی تلاش کی۔ لوگون نے کہا کہ جب حارث حیرہ کو آیا تھا۔ تو عیاض بن وہب التمیمی کے یہان قیام کیا تھا وہ اوس کا دوست ہے۔ اس لئے نعمان نے عیاض کو بلایا۔ اور اوسکے اونٹ چھین لئے۔ جب حارث نے سنا تو وہ مخفی طور پر حیرہ کو آیا۔ اور عیاض کے اونٹ چرواہون سے چھینے۔ اور عیاض کو دیدئے۔ اور چاہا کہ نعمان کا بھی کچھ ایسا نقصان کر جائے کہ اوس کو رنج پہونچے۔ کہین حارث نے اسی مین نعمان کے بیٹے غضبان کو دیکھ پایا۔ اور اوس کا تلوار سے سر اڑا دیا۔ جب نعمان کو یہ خبر ہوئی۔ تو اوس نے حارث کی تلاش کی۔ مگر وہ اوسے کب ملنے والا تھا۔ اوڑ گیا اور یہ اشعار کہے۔

أَخُصي حِمارٍ بايَكدم نَجمَةً	أَتُوكَلُ جاراتي وَجارُكَ سالِمُ

کیا گدہی کے خصیے بھی کہین گھانس کہا یا کرتے ہین تو بھی میری برابری کر سکتا ہی۔ کیا یہ ہوسکتا ہی کہ میرے جار کو تو لوگ کہا جائین اور تیرا جار سلامت بچ رہی

فَاِن تَكُ اَذوادًا اَصبتَ وَنِسوَةً	فَهٰذا ابنُ سَلمٰی رَاسُهُ مُتَفاقِمُ

اگر تو نے پانچ سات اونٹ اور عورتین پکڑ لین تو پکڑ لین۔ مگر دیکھ ابن سلمی یعنی غضبان کا سر یہان بہت بڑا ہو گیا۔ یعنی سر کے دو ٹکڑے ہو گئے

عَلَوتُ بِذي الحَياتِ مِفرَقَ راسِهِ	وَلا يَركَبُ المَكروهَ اِلّا الأَكارِمُ

مین نے اپنی ذی الحیات تلوار سے اوسکے سر کی کہوپری اڑا دی۔ اور ایسے مکروہ غضبناک کام جو کیا کرتے ہین وہ کام اشراف ہی کیا کرتے ہین

فَتَکتُ بہٖ کما فتکتُ بخالدٍ	وَکان سلاحی تَحتَویہِ الجماجِمُ

مین نے اوسے ایسے مارا جیسے کہ مین نے خالد کو مارا تھا۔ میرے ہتیار ہمیشہ کہوپریون کے اندر ہی گہستے رہا کرتے ہین

بَدأتُ بِتلکَ وَانثَنیتُ بِھٰذہٖ	وَثالِثَۃٌ تَبیَضُّ منھا المقادِمُ

مین نے اپنے وار کا آغاز تو اوس (خالد) سے کیا تھا اور اوس عضبان سے اوسے ہرایا! وتیسرا جو بادشاہ پر کرونگا اس سے پیشانیان سپید ہو جائینگی یعنی آفت پڑیگی

حَسِبتَ اَبا قابُوسَ اَنَّکَ مُخفِرِی	وَلَمّا تَذُق ثُکلاً وَاُنفُکَ راغِمُ

اے ابو قابوس نعمان تو نے جانا تھا کہ تو میرے عہد کو توڑ ڈالیگا۔ اور ثکل کا مزہ نہ چکہے گا۔ حالانکہ تو بڑا ذلیل وخوار ہے

یہ روایت اسی طرح بعضون نے بیان کی ہے۔ مگر بعض لوگ اسے دوسری طرح بھی بیان کرتے ہین۔ اور کہتے ہین کہ جو شخص اسوقت مارا گیا تھا وہ شرحبیل بن الاسود بن المنذر تھا۔ اسود نے اپنے بیٹے شرحبیل کو سنان بن ابی حارثہ المری کے پاس بھیجدیا تھا۔ وہان اوسے سنان کی بی بی دودہ پلایا کرتی تھی۔ اس سے سنان بڑا مالدار آدمی ہوگیا تھا۔ اور اوسکا بیٹا کچھ سٹہ سا گیا تھا۔ وہ اوس مال سے نہہت بخشش کیا کرتا تھا۔ حارث اوس کے پاس آیا۔ اور اوس سے سنان کا زین عاریت مانگ لیا۔ اور سنان کو اس کا حال معلوم بھی نہ ہوا۔ پھر سنان کی بی بی کے پاس آیا۔ اور اوس سے کہا۔ تیرے شوہر نے کہا ہے کہ بادشاہ کے بیٹے شرحبیل کو حارث بن ظالم کے ساتھ بھیجدے۔ تاکہ وہ اوسے امن اور حفاظت سے لیجائے۔ اور اسی واسطے میرے قول کی تصدیق کے واسطے اوس نے یہ اپنا زین بھی دیدیا ہے۔ سنان کی بی بی نے شرحبیل کا بناؤ کیا۔ اور لڑکے کو حارث کے حوالہ کردیا۔ حارث اوسے لے گیا۔ اور جاکر قتل کر ڈالا۔ اور بھاگ گیا۔ اسواسطے اسود نے بنی ذبیان اور بنی اسد پر

شطؔ اَرَبل مین چڑہائی کی۔ اور اون بے کثرت سے لوگ قتل کر ڈالے۔ اور لونڈی غلام بنا لئے۔ اور اون کے مال و اموال کا استیصال کر دیا۔ اور قسم کھائی کہ حارث کو قتل کر ڈالونگا۔

اس لئے حارث چھپ کر جیرہ کو آیا۔ کہ اسود کو مار ڈالے۔ اور اوسکے گھر مین پہونچ گیا۔ کہ اسی مین اوس کے کان مین ایک فریادی عورت کی آواز آئی جو کہتی تھی کہ مین حارث بن ظالم کی پناہ مین ہون۔ حارث نے اوسکا حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ کوئی تیس چالیس اونٹ اوس عورت کے اسود نے لے لئے ہین۔ حارث نے اوس سے کہا کہ کل تو فلان مقام پر آنا۔ اور پہر وہان حارث اوس مقام مین آیا۔ اور جب نعمان کے اونٹ پانی پینے کو آئے۔ تو اوس نے اونمین سے عورت کے اونٹ چھین لئے۔ اور اوس عورت کو دیدئے۔ اسی مین ایک اونٹنی لقاع نام بھی تھی۔ اوسکی نسبت حارث کہتا ہے۔

فَادعِی ابا لیلی فنِعمَ الداعِ	اذا سَمعتِ حَنّۃَ اللِقاعِ

اے لقاع کے مالک تو جب لقاع اونٹنی کی آواز چلانیکی سنے تو تو ابولیلی کو پکارنا۔ اور جو کوئی اوسی پکارے وہ بہت ہی اچھا داعی ہے

یُفرِی بہ مجامِعَ الصُداعِ	یَمشی بِعضبٍ صارمٍ قَطّاعِ

کیونکہ ابولیلی شمشیر بران قطاع ہاتھ مین لئے چلتا ہے اور اوس سے درد سر کی جگہون کو یعنی سرون کو چیر پہاڑ ڈالتا ہے

۷۹ حارث کا استجارہ زرارہ اور ضمرہ کے پاس اور عمرو بن الاطنابہ پر قابو پا کر اوسے چھوڑ دینا	پھر حارث لوگون کے پاس گیا۔ اور اون سے استجارہ کیا مگر ایسے قتال و بدمعاش کا کون اجارہ کرتا کسی نے اوسے پناہ نہ دی۔ اور کہا کہ ہوازن اور نعمان کے

مقابلہ مین تجھے کیسے پناہ دیجائے۔ تو نے تو اوس کے بیٹے کو مار ڈالا ہے۔
اسواسطے حارث زرارہ بن عدس کے پاس اور ضمرہ بن ضمرہ کے پاس
آیا۔ انہون نے تمام مخلوق کے مقابلہ مین اوسکو پناہ دی۔

پھر عمرو بن الاطنابہ کو یہ خبر پہونچی۔ کہ حارث نے خالد بن جعفر کو قتل
کر دیا۔ عمرو جعفر کا دوست تھا۔ عمرو نے یہ خبر سنکر کہا اگر خالد جاگتا ہوتا تو
حارث اوسے کبھی کچھ ایذا نہین پہونچا سکتا تھا۔ افسوس اوسے سوتے
مین نامردی سے قتل کر دیا۔ اگر کبھی مجھ سے مقابلہ ہو گیا تو مین حارث کو
بتاؤنگا۔ یہ بات جب حارث کے کان تک پہونچی۔ تو اوس نے کہا مین ضرور
اوسکے پاس بھی جاؤنگا۔ اور سفر کے وقت اوس سے ایسی حالت مین ملونگا۔ کہ اوس کے
پاس ہتیار بھی ہونگے۔ اسکو سنکر ابن الاطنابہ نے کچھ ابیات کہین کہ جنمین سے یہ بھی تھین

ابلغ الحارث بن ظالم المو	عد والناذر النذور علیا
جا تو حارث بن ظالم کو کہدے جو دہمکیان مجھکو دیتا ہے۔ اور طرح طرح کے خوف دلاتا ہے	
انما تقتل النیام ولا تقتـ	ـل یقظان ذا سلاح کمیا
کہ تو سوتے ہوؤن کو قتل کرتا ہے جاگتے ہوے ہتیار والون اور دلاوردن کو نہین مارتا	

جب یہ اشعار حارث نے سنے تو مدینہ کو آیا۔ اور ابن الاطنابہ کے مکان کا
پتا پوچھا۔ اور جب اوسکے قریب گیا تو وہان چلایا اور فریاد مچائی۔ اے
ابن الاطنابہ میری فریاد سن اور میری دستگیری کر۔ یہ آواز سنکر عمرو اوس کے
پاس آیا۔ اور پوچھا تو کون ہے۔ حارث نے کہا مین فلان قبیلہ کا شخص ہون
اور فلان قبیلہ کی طرف جاتا ہون۔ یہان تیرے مکان کے کچھ دور پر سب مجھے چند آدمی

ملے - اور میرے پاس جو کچھ تھا وہ سب کچھ چھین لیا - تو میرے ساتھ چل اور اون سے میرا اسباب دلادے - عمرو سوار ہوا اور ہتیار باندہے - اور اوس کے ساتھ چلدیا جب مکان سے کچھ دور نکل گئے - تو حارثؓ نے پیٹھ پھیری - اور کہا عمرو تو جاگتا ہے یا سوتا ہے - کہا جاگتا ہون - کہا مین ابولیلی ہون - اور یہ میری معلوب تلوار ہے - یہ سنتے ہی ابن الاطنابہ نے اپنی تلوار نیچے پھینک دی اور ایک قول مین ہے کہ اپنا نیزہ پھینک دیا - اور حارثؓ سے کہا - تو نے بڑی جلدی کی اور مجھے سنبھلنے نہ دیا - اتنی مہلت دے کہ مین اپنی تلوار اٹھالون حارثؓ نے کہا اچھا اٹھالے - عمرو نے کہا مجھے اندیشہ ہے کہ مین تلوار اٹھانے نہ پاؤن اور تو مجھے مار دے - حارثؓ نے کہا - تو جبتک تلوار نہ اُٹھالے گا تب تک ظالم کے ذمہ مین ہے - عمرو نے کہا تو اطنابہ کی قسم ہے مین اوسے ہرگز نہین اٹھاؤن گا اسواسطے حارث لوٹ گیا - اور کچھ ابیات کہین جنمین سے یہ بھی ہین -

بلغتنا مقالۃُ المرءِ عمرو	فالتقینا وکان ذاك بدایا
جو بات ایک شخص عمرو نام نے کہی تھی وہ ہم نے سنی اسلیئے ہم اوسکے پاس جاکر مقابل ہوئے اور یہ کام ہم نے کہلم کہلا کیا	
فصمنا بقتالہ اذ برزنا	ووجدناہ ذا سلاحٍ کمیا
پھر ہم نے اوس سے مبارزت کی درخواست کی اور چاہا کہ اوسے مار ڈالین اسوقت ایسکے پاس ہتیار اور لڑائی کا ساز و سامان سب د موجود تھا	
غادرمانائمٍ یُروّع بالفتـ	ـكِ ولکن مقلّداً مشرفیا
اور اوس وقت وہ سوتا بھی نہ تھا - اور نہ دغابازی کے قتل سے اوسے خوف ہی دلایا گیا تھا - بلکہ وہ مشرفی تلوار گلے مین لٹکائے ہوئے تھا (مشرفی مشارف الشام کے طرف منسوب ہے اور وہ چند قریہ ہین وہان تلوار اچھی بنتی ہے -)	

فسنا علیہ بعد علو ۔ بوفاءٍ وکنت قدماً وفیا

پھر گو ہم اوس پر قابو پا چکے تھے مگر اپنے وعدہ کے سبب سے ہم نے اوس پر احسان کر کے چھوڑ دیا اور مین ہمیشہ سے اپنی وعدہ کو پورا کر رہا ہون

۸۰ حارث کا شام مین یزید کے پاس جا کر پناہ گیر ہونا اور اوسکی اونٹنی کو اور ایک عورت کو قتل کرنا اور یزید کا اوسے مروا دینا

جب حارث نے دیکھا۔ کہ نعمان اوس کے سخت درپئے ہو رہا ہے اور جستجو مین لگا ہوا ہے۔ اور ہوازن بھی خالد کا انتقام لینا چاہتے ہین اور کسی طرح پیچھا نہین چھوڑتے تو بھیس بدلکر شام کو چلا گیا۔ اور یزید بن عمرو سے جا کر استجارہ کیا۔ یزید نے اوسکی بڑی خاطر داری کی۔ اور اپنے اجارہ مین لے لیا مگر حارث نے اس احسان کا بدلہ یہ کیا۔ کہ یزید کی ایک اونٹنی تھی جو چھوٹی ہوئی پھرتی تھی۔ اور گلے مین اوس کے چھری اور چقماق اور نمک کی پوٹلی پڑی رہتی تھی۔ کہ جو کوئی چاہے چھری سے اوسے ذبح کرے اور چقماق سے آگ نکالکر اوسکا گوشت بھونے اور نمک کے ساتھ کھا جائے۔ اس سے رعیت کا امتحان منظور تھا کہ ایسا کون شخص ہے جو اپنے سردار کی اونٹنی کو کھا سکتا ہے اور اوس کی سرداری کی کچھ پروا نہین کرتا ہے حارث کی بی بی حمل سے تھی اوسے گوشت اور چربی کی خواہش ہوئی۔ حارث نے اس لئے ناقہ کو پکڑا اور ایک گھاٹی مین لیجا کر ذبح کیا۔ اور اوسکا گوشت اور چربی اپنی عورت کے لئے لے آیا۔ اور کھایا کھلایا اور اوٹھا رکھا۔ اُدھر اونٹنی کو لوگون نے نہ دیکھا تو اوس کی تلاش کی۔ معلوم ہوا کہ کسی نے وادی مین جا کر اوسے ذبح کیا ہے اسواسطے بادشاہ نے کاہن کے پاس کسی آدمی کو بھیجکر اوسکا حال دریافت کرایا۔ تو اوس نے بیان کیا۔ کہ حارث نے اوسے ذبح کیا ہے۔ اسواسطے

تحقیقات کے لئے پادشاہ نے کسی عورت کو حارث کی بی بی کے پاس بھیجا۔ کہ عطر کے بدلے اوس سے جاکر گوشت مول لے آئے اوس نے آکر گوشت اوس کی عورت سے لے لیا۔ اور جانے لگی۔ کہ اسی مین حارث نے اوسے دیکھ لیا اور اوس عورت کو قتل کر دیا۔ اور گھر مین ہی گاڑ دیا۔ پھر پادشاہ نے اوسی کاہن سے اس عورت کا حال بھی پوچھا۔ کہ وہ کہان گئی۔ اوس نے کہا کہ جس نے ناقہ کو ذبح کیا ہے اوسی نے اوس عورت کو بھی مارا ہے اگر تجھے اوس شخص کے گھر کی تلاشی لینا یون منظور نہین ہے۔ تو اوس شخص سے کہدے کہ وہ گھر چھوڑ کر چلا جائے جب وہ روانہ ہو تو اوس کے گھر کی تحقیقات کرے۔ چنانچہ اوس نے ایسا ہی کیا۔ اور جب حارث مکان سے نکل گیا۔ تو کاہن نے اوس کے گھر کی تلاشی لی۔ دیکھا تو وہ عورت وہان مری مدفون ہے۔ اب حارث کو معلوم ہو گیا کہ یہان کچھ آفت آنے والی ہے۔ چھپ کر اوس کاہن کو ہی مار ڈالا۔ اس لئے لوگون نے حارث کو گرفتار کر لیا۔ اور پادشاہ کے پاس لے گئے۔ اوس نے اوس کے قتل کا حکم دیا۔ حارث نے کہا۔ کہ تو نے مجھے تو پناہ دی تھی۔ مجھ سے غدر نہ کرنا چاہئے۔ یزید نے کہا مین تو ایک ہی مرتبہ تجھ سے غدر کرتا ہون تو نے تو مجھ سے کتنے ہی مرتبہ غدر کیا ہے اور اوسے مروا دیا۔ اس طرح حارث کا جھگڑا پاک ہوا۔

ایام داحس وغبرا جو بنی عبس او بنی ذبیان کے درمیان ہوئی تھی

۸۱ قیس کا ربیع سے ذات الحواشی کے سبب جھگڑا اور قیس کا اوسکے اونٹ پکڑ کر فروخت کرنا

اسکا سبب اس طرح ہوا تھا۔ کہ قیس بن زہیر بن

جذیمۃ العبسی مدینہ کو گیا تھا - کہ عامر کی لڑائی کا سازوسامان تیار کرے اور اون
اپنے باپ کے قتل کا بدلہ لے - وہان مدینہ مین وہ اُحیحہ بن الجلاح کے پاس گیا
کہ ایک موصوف ومعروف زرہ اوس سے خریدے - اوس نے کہا
مین تو اوسے نہین بیچتا - لیکن اگر بنی عامر مجھے بُرا بھلا نہ کہتے تو البتہ مین
تجھے مفت ہی دیدیتا - ہان اگر تو مول لینا چاہتا ہے - تو اونٹ کے دودھ
پیتے بچون کے عوض لیسکتا ہے قیس نے ایسا ہی کیا - اور وہ زرہ اوس سے
لے لی - اور اوس کا نام ذات الحواشی رکھا - علاوہ برین احیحہ نے اوسے اور
بھی کتنی ہی زرہین دین - پھر قیس اپنی قوم کی طرف لوٹا - اور سب سامان
تیار کر لیا - راستہ مین اوس کا گزر ربیع بن زیاد العبسی پر ہوا - قیس نے
اوس سے اپنی مساعدت کے لئے کہا - کہ میرے باپ کے انتقام لینے مین
میری مدد کر اوس نے منظور کیا - لیکن جب قیس وہان سے چلنے لگا -
تو ربیع کی نظر اوس کے جامہ دانی پر پڑی - ربیع نے پوچھا تیری خرجی مین
کیا ہے - کہا ایک عجیب چیز ہے اگر تو دیکھے گا تو اچنبہے مین رہ جائے گا
اور پھر سواری کو بٹھا کر خرجی سے اوس زرہ کو نکالا - اور ربیع کو دکھایا
ربیع نے اوسے بہت پسند کیا - اور جب پہنا تو بدن پر ٹھیک نکلی - اسلئے
اوس نے اوسے اپنے پاس رکھہ لیا - اور قیس کو واپس نہ دیا - قیس نے
اوسے طلب کیا اور بہت پیغام سلام ہوے اور اوس نے اوس کا سخت
تقاضا کیا - لیکن ربیع نے کسی طرح اوس کا واپس کرنا منظور نہ کیا - جب
ایک مدت گزر گئی تو قیس نے اپنے اہل وعیال مکہ بھیجدئے - اور اس

انتظار مین رہا کہ ربیع کی غفلت سے کچھ فائدہ اوٹھائے۔

پھر ربیع نے اپنے اونٹ وغیرہ ایک مرعیٰ کو بھیجے جہان بہت گھاس تھی۔ اور اپنے اہل وعیال کو بھی روانہ کر دیا۔ اور خود گھوڑے پر سوار منزل کو روانہ ہوا۔ یہ خبر قیس کو پہونچی۔ تو وہ بھی اپنے اہل اور بھائی بندون کو لیکر چلا اور ربیع کی عورتون سے معارض ہوا۔ اور فاطمہ بنت الخرشب ربیع کی مان اور اوس کی بی بی کے زمام پکڑی۔ فاطمہ ربیع کی مان نے کہا کہ قیس تو کیا چاہتا ہے۔ کہا تم میرے ساتھ مکہ کو چلو۔ مین تمہین اپنے زرہ کے عوض بیچ ڈالونگا۔ اوس نے کہا تو اچھا مین اوس کے دلا دینی کی ذمہ دار ہون تو ہمین چھوڑ دے۔ قیس نے اونھین چھوڑ دیا۔ جب وہ اپنے بیٹے کے پاس آئی۔ تو اوس سے زرہ کا ذکر کیا۔ اوس نے قسم کھائی کہ مین اوس زرہ کو کبھی نہین واپس کرونگا۔ فاطمہ نے یہی بات قیس سے کھلا بھیجی۔ کہ ربیع نے ایسے ایسے کہا ہے۔ اسواسطے قیس نے ربیع کے اونٹ جا کر پکڑ لئے اور اون مین سے چار سو اونٹ ہنکا لکر مکہ لیگیا اور اونھین فروخت کر ڈالا۔ اور اون کے بدلے مین گھوڑے خریدے ربیع نے اوسکا تعاقب کیا۔ مگر قیس کے گرد کو بھی نہ پھونچا۔ وہ فوراً نکل گیا

۸۲ داحس گھوڑا اور اوس کی پیدایش۔

قیس نے جو چیزین اسوقت خریدی تھین انہین مین داحس وغبرا گھوڑے بھی تھے۔ مگر بعض لوگ یہ بھی بیان کرتے ہین۔ کہ داحس نبی یربوع کے گھوڑون مین کا ایک گھوڑا تھا۔ اور اسکا باپ نبی ضبہ کے ایک شخص انیف بن جبلہ کا گھوڑا تھا۔ اور اوس

گھوڑے کا نام سبط تھا۔ واحس کی مان یربوعی کی گھوڑی تھی اس یربوعی
نے اوس ضبی سے کہا۔ کہ اپنے گھوڑے سے میری گھوڑی کو گابن کرادے
مگر اوس نے نہ مانا۔ جب رات ہوئی تو یربوعی نے ضبی کے گھوڑے کو پکڑا
اور اوس سے اپنی گھوڑی گابن کرالی۔ لیکن اسی مین ضبی کی آنکھ جو کھلی
دیکھتا کیا ہے کہ اوس کا گھوڑا اپنے تھان پر نہین ہے۔ اسواسطے
اوس نے فریاد مچائی۔ اور لوگ دوڑے۔ اتنے مین اوس ضبی نے اس
یربوعی کو پکڑلیا۔ اور اون لوگون سے یہ سب حال کہا۔ ضبہ کو اس سے بڑا
غصہ آیا۔ اس لئے لاچار ہوکر یربوعی نے ضبہ سے کہا۔ کہ اچھا تم اپنے
گھوڑے کا نطفہ نکال لو۔ اور اوسے لیجاؤ۔ لوگون نے کہا ہان یہ انصاف
کی بات ہے۔ پھر اون لوگون مین سے ایک شخص نے گھوڑی کو پکڑا
اور اوس کے رحم مین ہاتھ ڈالکر جو کچھ ہاتھ مین آیا نکال لیا۔ لیکن اس سے
گابھ مین کچھ فرق نہ آیا۔ گھوڑی کو پیٹ رہ گیا اور ایک بچھیرا پیدا ہوا۔
اور اسی واسطے اوس کا نام واحس (خوشہ کا پہلون سے بھرجانے والا) ہوا۔

۸۳ قیس کی تاخت بنی یربوع پر اور واحس وغبرا کا اون سے لینا

اس انیف یربوعی کے دو بیٹے تھے۔ قیس بن زہیر نے
بنی یربوع پر تاخت کی۔ اور اوتھین لوٹا اور اون کے
بچون کو پکڑ لایا۔ اور انیف کے دو نو بیٹون کو واحس اور غبرا گھوڑون پر
سوار دیکھا اور اون کا پیچھا کیا۔ کہ پکڑلے۔ مگر اون کے گرد کو بھی نہ پہونچا
اور ناکام لوٹ آیا۔ ان لونڈی غلامون مین اون دو نو لڑکون کی مان اور
دو بھنین بھی تھین۔ قیس کے دل مین واحس وغبرا کا عشق لگ گیا تھا۔ یہ

واقعہ اوس سے پہلے کا ہے کہ ربیع سے اور قیس سے جھگڑا ہوا تھا۔ پھر بنی یربوع کے لوگ اسیرون کے اور لونڈی غلامون کے چھڑانے کو آئے۔ قیس نے سب کو چھوڑ دیا۔ مگر اون دو نو لڑکون کی مان اور بہنون کو نہ چھوڑا اور کہا۔ کہ اگر وہ لڑکے اوس بچھیرے کو اور غبرا گھوڑی کو مجھے دیدین تو مین چھوڑ دونگا۔ ورنہ ہرگز نہ چھوڑونگا۔ لیکن لڑکون نے اون کے دینے سے انکار کیا۔ اسواسطے یربوع کے ایک شیخ نے جو قیس کے پاس اسیر تھا چند ابیات کہین اور اونھین اون لڑکون کے پاس بھیجدیا۔ وہ یہ ہین۔

اِنَّ مِهْرًا فدا الرَّبابِ وَجُمْلٍ ۔۔۔ وَسُعادَ الخَيْرُ مُهْرُ أُناسِ

جو بچھیرا کہ رباب اور جمل اور سعاد (مان بیٹیون) کے فدیہ مین دیا جائے وہ بہت ہی اچھا بچھیرا ہے

اِدْفَعُوا دَاحِسًا بِهِنَّ سِراعًا ۔۔۔ اِنَّها مِنْ فَعالِها الاَكْياسِ

داحس گھوڑے کو اون کے بدلہ جلدی دیدو۔ بنی یربوع کے یہ کام بہت ہی اچھی دانائی کے کام ہین

دُونَها وَالَّذِي يَحُجُّ لَهُ النا ۔۔۔ سُ سِبايا يُبَعْنَ بالافْراسِ

اوس کی قسم ہے کہ جس کے واسطے لوگ حج کیا کرتے ہین کہ قیدی (یسی عمدہ چیز) گھوڑون کے عوض بک رہی ہین دیکھیں لو

اِنَّ قَيْسًا يَرَى الجَوادَ مِنَ الخَيْـ ۔۔۔ ـلِ حَياةً فِي مَتْلَفِ الأَنْفاسِ

جس وقت کہ نفس تلف ہوتے ہون (یعنے میدان جنگ مین) اوسوقت قیس تیز رفتار گھوڑون کو حیات سمجھتا ہے

يَشْتَرِي الطِّرْفَ بالجَراجِرَةِ الجُـ ۔۔۔ ـلَّةِ عَفْوًا بِغَيْرِ مَكاسِ

اور اسی وجہ سے بڑی بڑی عمر کے اونٹ مفت بغیر تخفیف قیمت دیکر اچھے نجیب الطرفین گھوڑے خرید لیتا ہے

جب یہ ابیات بنی یربوع کے کانون مین پہونچین۔ تو وہ اون گھوڑون کو قیس کے

پاس لائے۔ اور اپنی عورتون کو لے گئے۔ یہ بھی بعض لوگ کہتے ہین۔ کہ قیس نے داحس سے ایک گھوڑی کو گابن کرایا تھا۔ اور اوس سے ایک بچھیری پیدا ہوئی۔ اور اوس کا نام اوس نے غبرار کہا تھا۔

۸۴ قیس کا قریش کی مفاخرت سے آزردہ ہوکر بنی بدر مین چلا جانا۔

پھر قیس مکہ مین رہنے لگا۔ لیکن وہان کے رہنے والے اوسپر فخر کیا کرتے تھے۔ اور وہ بھی بڑا ہی فخر کرنیوالا تھا اسواسطے اون سے اور اوس سے بحث ہوا کرتی تھی اسپر قیس نے اون سے کہا۔ کہ تم اپنے کعبہ اور حرم کو تو رہنے دو۔ باقی جن باتون سے چاہو فخر کرو۔ عبداللہ بن جدعان نے کہا۔ اگر ہم بیت المعمور اور حرم آمن سے فخر نہ کرینگے تو پھر ہم اور کس چیز سے فخر کرینگے ہمارے فخر کی چیز تو یہی ہے۔ اسواسطے قیس کو اونکی مفاخرت پر رنج ہوا۔ اور وہان سے چلے جانے کا عزم کردیا۔ قریش اس سے خوش ہوے۔ کیونکہ وہ اوسکی مفاخرت سے ناراض تھے۔ قیس نے اپنے بھائیون سے کہا۔ کہ ان لوگون کے پاس سے چلدو۔ ورنہ ہم مین اور اون مین کچھ شر بڑھ جائیگا۔ اور چلو بنی بدر کے پاس چلین۔ وہ حسب مین ہمارے کفو اور نسب مین ہمارے بنی عم اور کرم مین ہماری قوم کے اشراف ہین۔ اور ایسے ہین کہ ربیع بھی اگر ہم وہان ہونگے تو ہم پر حملہ نہین کرسکتا ہے اس لئے قیس اور اوس کے بھائی بنی بدر مین جاملے اور قیس نے وہان جاتے وقت یہ اشعار کہے تھے۔

اَسِیرُ اِلٰی بنی بَدْرٍ بِاَمْرٍ	ھُوَ فِیهِ عَلَینا بِالخیارِ

مین نبی بدر کے پاس ایک کام کو جاتا ہون - اوس کام کے پورا کرنے کا اونہین ہی اختیار ہے

فَاِنْ قَبِلُوا الجوارَ فخیرُ قومٍ	وَاِنْ کرِھوا الجوار فغیرُ عارِ

اگر اونہون نے جوار دینا پسند کیا تو وہ لوگ سب سے اچھے لوگ ہین اور اگر پسند نہ کیا تب بھی کچھ عار نہین ہے

اتینا الحارثَ الخیرَ بن کعبٍ	بِنجرانَ وَ ائی لجا بجارِ

ہم حارث بن کعب کے پاس جو خیر کے ساتھ ملقب ہے نجران مین آئے - وہ اپنی پڑوسیون کے واسطے کیسا ہی اچھا پناہ دینے والا ہے

فجاوَرنا الذین اِذا اَتاھُمْ	غریبٌ حَلَّ فی سِعَۃِ القرارِ

پھر ہم اون کے جوار مین جا رہے - جن کے پاس اگر کوئی غریب مسافر آتا ہے تو بڑے وسیع مکان مین اتارا جاتا ہے

فیامن فیھم ویکون منھم	بمنزلۃ الشِعار من الدِثارِ

اور اون مین امن پاتا ہے اور اون مین ایسا گھل مل جاتا ہے جیسے شعار (نیچے یا اندر کا کرتا) دثار (اوپر کے کرتے) سے ملا ہوا اور زیادہ اتصال مین ہوتا ہے

وَاِنْ نُفرِدْ بِحَرْبٍ بنی اَبینا	بلا جارٍ فَاِنَّ اللهَ جاری

اور اگر ہمارا کوئی اجارہ نہ کرے اور اپنے بنی ابی سے ہمین لڑنا پڑے تو ہمین اللہ پر توکل کرنا چاہیئے وہ ہی ہمارا اجارہ کرنیوالا ہوگا

پھر وہ بنی بدر مین جا کر اُترا - اور حذیفہ کے پاس فروکش ہوا - اوس نے اور اون کے بھائی حمل بن بدر نے اوسے اپنے اجارہ مین لے لیا - اور وہ وہان رہنے لگا -

۸۵ حذیفہ کا قیس کے گھوڑون سے حسد اور ربیع کا اوسے قیس کے اجارہ سے منع کرنا

قیس کے پاس اور نیز قیس کے بھائیون کے پاس کچھ گھوڑے تھے کہ جن کا نظیر اوس وقت عرب بھر مین نہ تھا اور حذیفہ صبح و شام دونو وقت قیس کے پاس آتا اور اونھین دیکھتا تھا - اور حسد کی نگاہ سے اونھین تکتا تھا - مگر اپنا حسد دل مین رکھتا تھا کچھ زبان سے نہین کہتا تھا - قیس اون مین ایک مدت تک رہا -

اور وہ اوس کی اور اوس کے بھائیون کی تعظیم وتکریم کرتے رہے۔ اس سے ربیع کو اون پر بڑا غصہ آیا۔ اور اون سے بغض کرنے لگا۔ اور اونکی طرف یہ بیتین لکھکر بھیجین۔

اَلَا اَبْلِغْ بَنِیْ بَدْرٍ رَسُوْلًا	عَلٰی مَا کَانَ مِنْ شَنَاٍ وَوِتْرٍ

اے قاصد تو بنی بدر کے پاس کینہ اور جوش انتقام کے حال کا خط پھونچا دے

بِاَنِّیْ لَمْ اَزَلْ لَکُمْ صَدِیْقًا	اُدَافِعُ عَنْ فَزَارَۃَ کُلَّ اَمْرٍ

اور کہدے کہ مین تو ہمیشہ سے تمہارا دوست رہا ہون۔ اور فزارہ پر جب کوئی معاملہ آکر پڑا ہی تو مین نے اوسکا دفعیہ کیا ہی

اُسَالِمُ سِلْمَکُمْ وَاَرُدُّ عَنْکُمْ	فَوَارِسَ اَہْلِ نَجْرَانٍ وَحُجْرٍ

جس سے تم صلح کرتے ہو مین بھی اوس سے صلح کرتا ہون۔ اور جب نجران اور حجر کے سوار تم پر آتے ہین تو مین اونہین مارہٹاتا ہون

وَکَانَ اَبِیْ ابْنُ عَمِّکُمْ زِیَادٌ	صَفِیَّ اَبِیْکُمْ بَدْرِ بْنِ عَمْرٍو

میرا باپ زیاد تمہارے چچا کا بیٹا تمہارے باپ بدر بن عمرو کا دلی دوست تھا۔

فَاَلْجَاْتُمْ اَخَا الْغَدَرَاتِ قَیْسًا	فَقَدْ اَوْغَمْتُمُ اِیْغَارَ صَدْرِیْ

تم نے بڑے مکار اور فریبی قیس کو پناہ دی ہے۔ جس سے میرے سینہ کو تم نے غضب سے بھر دیا ہے

فَحَسْبِیْ مِنْ حُذَیْفَۃَ ضَمُّ قَیْسٍ	وَکَانَ الْبَدْءُ مِنْ حَمَلِ بْنِ بَدْرٍ

حذیفہ سے رنج کرنیکے لئے مجھے یہی کافی ہے کہ اوس نے قیس کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ اور اوسکی ابتدا حمل بن بدر نے کی ہی

فَاِمَّا تَرْجِعُوْا اَرْجِعْ اِلَیْکُمْ	وَاِنْ تَاْبَوْا فَقَدْ وَسِعَتْ عُذْرِیْ

اگر تم اس بات کو چھوڑ دو تو مین بھی جو میرے دل مین رنج ہی اوسے دور کر دونگا۔ اور اگر تم میری بات کو نہ مانوگے تو مجھ جو مین کرونگا اوسمین عذر کیلئے بڑی گنجایش ہی

مگر بنی بدر نے قیس کو جوار دینے مین اس بات سے کچھ بھی تغیر نہین کیا۔ تب تو ربیع کو بڑا غصہ آیا۔ اور اوس کے ساتھ بنی عبس نے بھی خوب غصہ کیا۔

۸۶ ورد اور حذیفہ کی قیس اور حذیفہ کے گھوڑونکی تیز رفتاری کی نسبت شرط لگانا

پھر حذیفہ کچھ قیس سے ناراض ہوگیا۔ اور چاہا۔ کہ اوسے اپنے یہان سے نکالدے۔ مگر ایسی کوئی حجت اوسے نہ ملی کہ جس سے وہ اوسے اپنے یہان سے نکالدیتا۔ اسی بین قیس نے عمرہ کا ارادہ کیا۔ اور اپنے اصحاب سے کہا کہ مین نے عمرہ کا ارادہ کیا ہے۔ تم کو چاہئے کہ تم حذیفہ سے کسی بات مین بحث نہ کرو۔ جو کچھ وہ کہے اوس کی تم برداشت کرو اور اوسوقت تک کہ مین لوٹکر نہ آؤن اوسکو کچھ جواب نہ دو۔ مین اوس کے چہرہ سے شرارت کے آثار پاتا ہون مگر اوس وقت تک اوسکو اپنے دل مین ہوس نکالنے کا موقع نہین مل سکتا ہے۔ جب تک کہ تم گھوڑون پر شرطین نہ بدو قیس کی رائے بہت ہی اچھی ہوتی تھی۔ جب کسی کام کا ارادہ کرتا تو اوس مین اوسے خطا نہین ہوتی تھی یہ کھکر وہ مکہ چلا گیا۔

پھر عبس کا ایک جوان ورد بن مالک نام حذیفہ کے پاس آیا۔ اور اوس کے پاس ٹھر کر بات چیت مین کہا۔ اگر تو قیس کے کسی سانڈ گھوڑے کا بچہ لے لے تو اوس سے تیرے یہان بھی اصیل گھوڑے پیدا ہونے لگین حذیفہ نے کہا قیس کے گھوڑون سے تو میرے گھوڑے اچھے ہین۔ اور اس باب مین ایسا اصرار کیا کہ حذیفہ اور ورد نے قیس کے دو گھوڑون سے شرطین بدین۔ اور شرط مین دس اذواد یعنی سو اونٹ ٹھرے (اَذْواد یا ذَوْد تین سے دس اونٹون تک کو کہتے ہین) پھر ورد چلدیا اور مکہ مین قیس کے پاس آیا۔ اور اوس کو یہ سارا حال سنایا۔ قیس نے کہا

تو تو نے بہت برُا کیا۔ مجھے تو نے نبی بدر سے الجھادیا اور تو بھی میرے ساتھ اُلجھ گیا۔ خدیفہ بڑا بے انصاف ہے۔ وہ حق کی بات سے کبھی خوش نہین ہوتا اور ہم اوس کے ظلم کی برداشت نہین کرسکین گے۔

پھر قیس عمرہ سے لوٹا۔ اور اپنی قوم کو آ کر جمع کیا۔ اور سوار ہو کر خدیفہ کے پاس گیا۔ اور اوس سے کہا۔ کہ اس شرط کو توڑ ڈالے۔ مگر اوس نے نہ مانا۔ اس پر فزارہ اور عبس کے کتنے ہی آدمیون نے جا کر اوس سے شرط توڑنے کے لئے کہا۔ مگر اوس نے تب بھی نہ مانا۔ اور کہا کہ اگر قیس یہ کہدے کہ مین جیت گیا تو مین مان لونگا۔ ورنہ کسی طرح شرط نہ توڑونگا۔ اسپر ابوجعدہ الفزاری نے یہ اشعار کہے۔

اٰلَ بَدْرٍ دَعُوا الرِّھَانَ فَاِنَّا	قَدْ مَلِلْنَا اللَّجَاجَ عِنْدَ الرِّھَانِ

اے آل بدر تم شرط کو توڑ دو۔ اس شرط کے قایم رکھنے مین جو تم ضد اور زیادتی کرتے ہو اوس سے ہمکو رنج ہوتا ہی

وَدَعُوا الْمَرْءَ فِیْ فَزَارَۃَ جَارًا	اِنَّ مَا غَابَ عَنْکُمْ کَالْعِیَانِ

جو شخص کہ تمہارے یہان ٹھیرا ہوا ہی اوسی فزارہ مین جار رہنے دو نہین تو جو کچھ فساد تمہاری نظرون سے چھپا ہوا ہی وہ ہماری نظرون مین ظاہر کہائی دیتا ہی

لَیْتَ شِعْرِیْ مَنْ ھَاشِمٌ وَحُصَیْنٌ	وَابْنُ عَوْفٍ وَحَارِثٌ وَسِنَانٌ

کاشکے مین اس بات کو جان جاتا کہ یہ جو تو قیس پر زیادتی کرتا ہی اسکو ہاشم اور حصین اور ابن عوف اور حارث اور سنان سنین گے

حِیْنَ یَاْتِیْھِمْ لِحَاجِكَ قَیْسًا	وَاَیُّ صَاحٍ اَتَیْتَ اَمْ نَشْوَانِ

تو کیا کہین گے۔ یا تو کسی ہوش والے یا نشہ والیکے ہی پاس آ ئے گا تو وہ اوسے سنکر کیا کہین گے

پھر خدیفہ کے بھائیون نے اور نیز اوس کے بڑے بڑے اصحاب نے بھی اوس سے شرط کے توڑ دینے کو کہا۔ مگر پھر بھی وہ زیادتی سے باز نہ آیا۔

۸۷ واحس و غبرا اور خطار و خنفا گھوڑے اور شرط اور غایت کی تعداد اور حذیفہ کا واحس کے بدکانے کو ایک آدمی کا کھڑا کرنا

پھر قیس نے حذیفہ سے کہا۔ کہ تو کس بات کی شرط مجھ سے بدتا ہے۔ کہا۔ مین تیرے دونو گھوڑون واحس اور غبرا اور اپنے دونو گھوڑون خطَّارا ور خَنفا سے شرط بدتا ہون ایک روایت یہ بھی ہے۔ کہ شرط واحس اور غبرا کے ہی نسبت تھی۔ قیس کہتا تھا۔ کہ واحس تیز ہے۔ اور حذیفہ کہتا تھا کہ غبرا تیز ہے۔ اور حذیفہ نے قیس سے کہا تھا کہ مین اس شرط سے تجھے دکھا دونگا کہ گھوڑون کی بصارت تیرے بہ نسبت مجھے زیادہ ہے۔ مگر اول روایت اصح ہے۔ غرض جب حذیفہ نے نہ مانا تو قیس نے کہا اچھا تو غایتہ ایسی تجویز کیجئے کہ جس مین کچھ آسایش رہے۔ اور بازی کی تعداد بڑھا دیجئے۔ حذیفہ نے کہا اُبلیٰ سے لیکر ذات الآصاد مقام تک غایت ہے جنمین ایکسو بیس تیر پرتاب کا فاصلہ تھا۔ اور بازی سو اونٹ کی ہے۔ پھر فریقین نے گھوڑون کو دبلا کیا اور جب اوس سے فارغ ہوگئے۔ تو گھوڑ دوڑ کے میدان مین گھوڑون کو لے گئے۔ اور سب جمع ہوگئے اور ہتیار باندہ کر میدان مین آئے۔ اور عقال بن مروان بن الحکم قیسی کو بازی کا پنچ مقرر کیا۔ اور گھوڑون کی سواری کے واسطے تین آدمی تجویز کئے گئے۔

اور حذیفہ نے بنی اسد کے ایک شخص کو راستہ مین کھڑا کر دیا۔ کہ اگر واحس آگے نکل جائے تو اوسے وادی ذات الآصاد مین ڈالدے اور وادی کے نیچے کی طرف کو اوسے ہنکال دے۔

۸۸ واحس کے روکنے پر قیس و حذیفہ مین اختلاف پڑنا

پھر جب گھوڑے چھوڑے گئے۔ تو واحس کھلم کھلا آگے

ہوگیا۔ اور سب لوگ اوسے دیکھ رہے تھے۔ اور قیس اور حذیفہ انتہاے
غایت پر کھڑے ہوے تھے اور اون کے ساتھ اون کے تمام دونو قومون
کے آدمی تھے۔ جب واحس وادی مین نیچے کو گیا۔ تو وہ اسدی اوس کے
آگے آگیا۔ اور گھوڑے کے منہ پر ایک طمانچہ مارا۔ اور اوسے پانی مین
ڈالدیا۔ کہ جس سے وہ اور اوسکا سوار ڈوبتے ڈوبتے بچے۔ اور اوس وقت
تک وہان سے واحس نہ نکل سکا۔ کہ گھوڑے اوس سے نہ نکل گئے۔ جب
غبرا کے سوار نے دیکھا۔ کہ واحس کو وادی مین دیر ہوگئی۔ تو اوس نے
اوس کا راستہ چھوڑ دیا۔ اور بجکر آگے راستہ مین پھر پڑ گیا۔ اور حذیفہ
کے دونو گھوڑون سے جاملا۔ پھر خنفا بھی پیچھے رہ گئی۔ اور غبرا اور خطار
ہی باقی رہ گئے۔ ان دونو کی یہ حالت تھی کہ جب پتھر کا راستہ آتا تو خطار
آگے نکل جاتا اور جب ہموار میدان آتا تو غبرا آگے ہوجاتی۔ جب دونو گھوڑے
آدمیون کے قریب آئے۔ تو وہان ایسی زمین تھی جسمین پانون دہنستے تھے
اس سے خطار آگے ہوگیا۔ اس پر حذیفہ نے کہا۔ قیس مین تجھ سے بازی
جیت گیا۔ قیس نے کہا رُوَیدَكَ یَعلُونَ الجَدَدَ (ٹھیرو وہ اب اوپر سخت
زمین مین آئینگی) یہ ایک مثل ہوگئی ہے۔ پھر جب وہ ہموار زمین مین آئی
تو حذیفہ نے کہا۔ واللہ ہمارے آدمی نے ہمین دہوکا دیا۔ قیس نے
کہا۔ تَرَكَ الخِدَاعَ مَن اَجرٰی مِن مِائَةٍ وَعِشرِینَ (یعنی اوس
شخص نے کہ جس نے ایک سو بیس تیر پرتاب گھوڑا چلایا ظاہر ہے کہ دہوکا
نہین کیا ہے) یہ بھی ایک مثل ہوگئی ہے۔ پھر غبرا سب سے آگے آئی اور

اوس کے بعد خطار حذیفہ کا گھوڑا پھر اوس کے بعد حنفا گھوڑی آئی۔ پھر اسکے بعد واحس آیا۔ غلام اوسے آہستہ آہستہ لے آرہا تھا۔ غلام نے وہ سب حال قیس سے کہا جو اوس پر گزرا تھا۔ حذیفہ نے اس سے انکار کیا۔ اور زبردستی سبقت کا دعوی کیا۔ اور کہا میرے دونو گھوڑے یکے بعد دیگرے آئے ہین۔ پھر قیس اور اوس کے ساتھی اوس مقام پر گئے۔ جہان واحس کو روکا گیا تھا۔ اور اوسے جا کر دیکھا۔ اور اون مین اختلاف پڑ گیا۔

۸۹ قیس حذیفہ مین شر و فساد کا بڑھ جانا اور قیس کا ندبہ کو قتل کر کے بھاگنا۔

جب اسکی خبر ربیع کو پھونچی۔ تو وہ خوش ہوا۔ اور اپنے دوستون سے کہا۔ کہ واللہ قیس ہلاک ہو گیا۔ اور مین خوب جانتا ہون کہ اگر حذیفہ نے اوسے قتل نہ کر دیا۔ تو وہ تمہارے پاس جوار طلب کرتا ہوا آئیگا۔ اور اوسوقت ہمکو اپنے ساتھ ملائے بغیر کوئی چارہ نہ ہوگا۔ پھر اوس اسدی کو اس بات پر ندامت ہوئی کہ مین نے واحس کو کیون روکا تھا۔ اسواسطے قیس کے پاس آیا۔ اور جو کچھ اوس نے کیا تھا اوس کا اعتراف کیا۔ حذیفہ نے اس سے اوسے گالیان دین۔ پھر بنی بدر نے قیس کی اور اوس کے بھائیون کی بے حرمتی کرنی شروع کی اور اونھین باتون مین ایذا دینے لگے۔ اس پر قیس نے بھی اونھین ڈانٹا۔ اس سے اونھون نے قیس کے ساتھ اور بھی سرکشی کی۔ اور فحش باتین بکنے لگے۔ پھر قیس اور حذیفہ دونو نے اپنے اپنے مخالف کی سبقت سے انکار کیا اور یہان تک نوبت پھونچ گئی۔ کہ ہاتا پائی ہو جائے۔ لیکن لوگ بیچ مین آ گئے اور الگ الگ کر دیا اور اونھین معلوم ہو گیا کہ حذیفہ کی زیادتی ہے۔ پھر

حذیفہ نے اپنے بیٹے ندبہ کو قیس کے پاس بھیجا - اور شرط کے ادا کرنے کا مطالبہ کیا - جب ندبہ قیس کے پاس آیا - اور اوس نے باپ کا پیغام سنایا - تو قیس نے اوس کے ایک برچھا مارا اور جان سے مار ڈالا - اور اوس کا گھوڑا بے سوار کے اوس کے باپ کے پاس پھونچا - قیس نے بنی عبس مین کوچ کی منادی کرادی - اور وہ سب چلدئے - اور جب گھوڑا حذیفہ کے پاس پھونچا - تو اوس نے جانا کہ اوسکا بیٹا مارا گیا - اوس نے لوگون مین فریاد مچائی - اور اپنے لوگون کو ساتھ لیکر سوار ہوا - اور جہان بنی عبس رہتے تھے وہان آیا - دیکھا تو اون کے گھر خالی پڑے ہین - اور اوس کا بیٹا مرا پڑا ہے - تو گھوڑے سے اُترا - اور اوس کی دونو آنکھون پر بوسہ دیا - اور لوگون نے اوسے وہان دفن کردیا -

۹۰ حذیفہ کا مالک بن زہیر کو مارنا اور بنی عبس کا اوس سے ناراض ہونا -

مالک بن زہیر قیس کا بھائی فزارہ مین بیاہا ہوا تھا - اور ادھین مین رہتا تھا قیس نے اوس سے کھلا بھیجا کہ مین نے ندبہ بن حذیفہ کو مار ڈالا ہے - اور وہان سے چلدیا ہون - تو بھی وہان سے نکل آ - نہین تو تو مارا جائیگا - اوس نے کہا قیس جانے اور قیس کی خطا جانے - مجھ سے کیا واسطہ ہے وہان سے نہ نکلا -

پھر قیس نے ربیع بن زیاد کے پاس آدمی بھیجا - کہ مین تیرے پاس آتا ہون - اور وہان رہونگا - تم ہمارے عشیرہ اور اہل ہو - ربیع نے ہان نان کا جواب کچھ نہ دیا - اور اس مین فکر کرنے لگا - کہ کیا کیا جائے - پھر بنی بدر نے مالک بن زہیر قیس کے بھائی کو قتل کردیا - جو اون مین رہا کرتا تھا - اسکی

خبر عبس مین اور نیز ربیع بن زیاد کو پھونچی - اوسکا قتل ان لوگون کو بڑا ناگوار گزرا - اور ربیع نے قیس کے پاس جاسوس بھیجا - کہ وہ اوس کے دل کی خبر لائے - اس جاسوس نے قیس کی زبان سے یہ اشعار سنے -

اینجو بنو بدر بمقتل مالکٍ　　ویخذلنا فی النائبات ربیع

کیا بنی بدر مالک کو قتل کرکے بچ جائینگے - اور ربیع ہمین مصائب مین چھوڑ کر الگ ہو جائے گا

وکان زیادٌ قبلہ یتقی بہٖ　　من الدھر ان یوم الم فظیعُ

اوس کا باپ زیاد تو اوس سے پہلے ایسا تھا کہ اگر کسی پر کوئی برا وقت آپڑتا تو لوگ اوس سے پناہ لیا کرتے اور وہ اونہین بچایا کرتا تھا

فقل لربیع یحتذی فعل شیخہٖ　　وما الناس الا حافظٌ ومضیعُ

اسلئے ربیع سے کہدو کہ اپنے باپ کی پیروی کرے اور لوگ سپوت اور کپوت دو ہی طرح کے ہوا کرتے ہین - یا تو باپ کی عزت کی حفاظت کرتے ہین یا اوسے ضایع کردیتے ہین

والا فما لی فی البلاد اقامۃٌ　　وامر بنی بدر علی جمیعُ

اگر ربیع نے ہمارا ساتھ نہ دیا تو مجھکو اس ملک مین اقامت دشوار ہو جائیگی اور بنی بدر کا سب معاملہ میرے اکیلے ہی کے اوپر آن پڑیگا

پھر یہ شخص ان اشعار کو سنکر ربیع کے پاس لوٹ گیا - اور اوسے جاکر یہ شعر سنائے - اس سے ربیع مالک پر رو پڑا - اور کہنے لگا -

منع الرقاد فما اغمض ساعۃً　　جزعاً من الخبر العظیم الساری

اس بڑی بھاری خبر سے جو مشہور ہوئی ہے نیند جاتی رہی ہے اور مین اوسکے اضطراب سے ایک ساعت بھی آنکھین بند نہین کرسکتا

افبعد مقتل مالک بن زھیر　　ترجو النساء عواقب الاطھار

کیا مالک بن زہیر کے قتل کے بعد بھی طہر کے عواقب کی (یعنی اولاد کی) عورتون کو امید ہو سکتی ہے کہ ایسے بچے پھر بھی پیدا کرینگے

من کان محزوناً بمقتل مالکٍ　　فلیات نسوتنا بوجہ نھارٍ

جس شخص کو مالک کے قتل سے رنج ہوا ہو اوسے چاہئے کہ دن دوپہر ہماری عورتون کے پاس آئے اور دیکھے تو اوسے

يَجِدُ النساءَ حواسِرَ يندُبنَهُ ۔ ويقمن قبل تبلّجِ الأسحارِ

معلوم ہوگا کہ ہماری عورتین ننگے سر اوسے روتی اور سحر کے روشن ہونے سے قبل اوسکے لئے اٹھتی ہین ۔

يَضْرِبْنَ حُرَّ وُجُوهِهِنَّ على فتىً ۔ ضَخْمِ الدَّسِيعةِ غَيْرِ ما خوّارِ

اور ایک جوان پر جو بڑا بخشش والا اور دلاور تھا اپنے رخسارون کو پیٹتی ہین ۔

قد كُنَّ يُكْنِنَّ الوُجُوهَ تَسَتُّرًا ۔ فاليومَ حِينَ بَرَزْنَ لِلنُّظّارِ

ایک دن وہ تھا کہ وہ اپنے چہرون کو پردہ مین چھپاتی تھین ۔ مگر آج دیکھو تو وہ دیکھنے والونکی نظرون کے سامنے کھلی ہوئی ہین ۔

یہ ایک بہت بڑا قصیدہ ہے ۔

۹۱ قیس اور ربیع کا اتفاق اور عنترہ کا مرثیہ مالک پر

جب قیس نے یہ اشعار سنے تو خود بھی سوار ہوا ۔ اور اپنے اہل و عیال کو بھی سوار کرایا ۔ اور ربیع ابن زیاد کے پاس سب کے سب گئے ۔ دیکھا تو وہ ہتیارون کی درستی کر رہا ہے ۔ قیس اوس کے پاس جا کر اُترا ۔ اور ربیع کھڑا ہوکر اوس سے گلے ملا ۔ اور دونو روئے ۔ اور مالک کے قتل کے سبب سے دونو نے اضطراب کا اظہار کیا ۔ اور دونو کے ساتھی ایک دوسرے سے ملے ۔ اور وہان فروکش ہوئے قیس نے پھر ربیع سے کہا ۔ جس نے تیرے پاس آکر پناہ لی ہے ۔ اور تجھ سے استعانت کی ہے ۔ پھر تجھ سے کبھی نہین بہاکا اور نہ الگ ہوا ہے ۔ مین نے تیرے ساتھ اگر ایک دن برائی کی ہے تو تو میرے ساتھ دو دن برائی کر ۔ مین اگر سردار ہون تو قوم کے سبب سے سردار ہون ۔ لیکن میری قوم تیرے ساتھ ہے ۔ مالک کے سبب سے قوم کا نقصان ہوا ہے ۔ مین یہ نہین چاہتا کہ شر کو بڑھاؤن

کیونکہ اگر مین بنی بدر سے لڑون - تو بنی ذبیان اون کا ساتھ دین گے
اور جب بنی ذبیان اونکی نصرت کرین گے - تو بنی عبس میرا ساتھ چھوڑ دینگے
اگر تونے اونھین جمع نہ کیا - تو وہ میرے ساتھ کبھی نہین ہو سکتے - اور
خون مین مین اور بنی بدر کے لوگ دونو برابر ہین - مین نے اون کے
بیٹے کو قتل کیا ہے اور اونھون نے میرے بھائی کو مارا ہے - اگر تو
میری مدد کریگا - تو میرا حوصلہ اون سے بدلہ لینے کا ہو جائیگا - اور اگر
تونے مجھے چھوڑ دیا - تو وہ مجھ سے بدلہ کی خواہش کرین گے -

ربیع نے کہا یہ تو بالکل بے فائدہ بات ہے کہ مین تیری فضیلت کو ایسا
ہی نہ سمجھون جیسی خود میری فضیلت ہے اور تو میرے منفعت کو ایسا ہی
نہ سمجھے کہ وہ خود تیری منفعت ہے - مالک کے قتل سے مجھکو بڑا رنج ہوا ہے
تو اس معاملہ مین ظالم بھی ہے اور مظلوم بھی - اونھون نے گھوڑون
کے باب مین تجھ پر ظلم کیا - اور تو نے اون کا آدمی مار ڈالنے مین اون پر
ظلم کیا ہے - اونھون نے اپنے بیٹے کے عوض تیرے بھائی کو مار ڈالا ہے
اب اگر وہ تیرے بھائی کے خون کو اپنے بیٹے کے خون کے برابر نہ سمجھین
اور شاید لڑائی اٹھ کھڑی ہو تو مین تیرا ساتھی ہون لیکن میرے نزدیک
مسالمت و مصالحت اون سے بہتر ہے - تاکہ تجھے تنہا ہوازن سے
لڑائی کی فرصت مل جائے -

پھر قیس نے اپنے اہل وعیال وغیرہ کو بلایا - اور وہ آکر ربیع کے
پاس قیام پذیر ہوے - اسوقت عنترہ بن شداد نے مالک کے قتل کی نسبت

ایک مرثیہ کہا تھا اوسمین کے کچھ شعر یہ ہین۔

فَلِلّٰہِ عَینَا مَنْ رَایٰ مِثْلَ مَالِکٍ ۔۔۔ عَقِیرَۃَ قَومٍ اَنْ جَرٰی فَرَسَانِ

اللہ اللہ کہین دو آنکھین ایسی بھی ہین جنہون نے مالک کی طرح کا کوئی شخص دیکھا ہو اوسے ایسے لوگون نے مارا ہو کہ جن کے درمیان دو گھوڑے دوڑے تھے

فَلَیتَہُمَا لَمْ یُطْعَمَا الدَّھْرَ بَعْدَھَا ۔۔۔ وَلَیتَہُمَا لَمْ یُجْمَعَا لِرِھَانِ

کیا اچھا ہوتا جو ان دونو گھوڑون کو رہان اور شرط بدنیکے بعد کھانے کو کبھی نہ دیا جاتا جس سے وہ مرجاتے اور مالک قتل نہو اور کیا اچھا ہوتا کہ وہ دونو گھوڑے جمع ہوتے ہی نہ

لَقَدْ جَلَبَا جَلْبًا لِمَصْرَعِ مَالِکٍ ۔۔۔ وَکَانَ کَرِیمًا مَاجِدًا لِھِجَانِ

اون گھوڑون نے ایک ایسا شور مچایا کہ جس سے مالک کا قتل ہوا۔ وہ بڑا کریم اور ماجد اور شریف عورتون کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا

وَکَانَ اِذَا مَا کَانَ یَومُ کَرِیھَۃٍ ۔۔۔ فَقَدْ عَلِمُوا اَنِّیْ وَھُوَ فَتَیَانِ

جب کبھی لڑائی کی مصیبت کا دن ہوتا تو لوگ جانتے تھے۔ کہ اوسوقت وہ اور مین دو ہی دلاور جوان ہین۔

وَکُنَّا لَدَی الْھَیجَاءِ نَحْمِیْ نِسَاءَنَا ۔۔۔ وَنَضْرِبُ عِنْدَ الْکَرْبِ کُلَّ بَنَانِ

لڑائی کے وقت ہم اور وہ اپنی عورتون کی حفاظت وحمایت کرتے اور سختی اور مصیبت کے وقت تمام دشمنون کی اونگلیون کو کاٹتے تھے

فَسَوفَ تَرٰی اِنْ کُنْتُ بَعْدَکَ بَاقِیًا ۔۔۔ وَاَمْکَنَنِیْ دَھْرِیْ وَطُولُ زَمَانِیْ

اگر مین تیرے بعد باقی رہ گیا اور کچھ مدت تک زمانے نے مہلت اور قوت دی تو تو جو مین کرونگا دیکھہ لیگا

فَاُقْسِمُ حَقًّا لَو بَقِیتَ لِنَظْرَۃٍ ۔۔۔ لَقَرَّتْ بِھَا الْعَینَانِ حِینَ تَرَانِیْ

مین خدا کی قسم کہاتا ہون کہ اگر ایک نظر بھی تجھے دیکھنے کا موقع مل گیا تو تیری آنکھین مجھے دیکھکر بہت جلد ٹھنڈی ہو جائینگی یعنی مین تیرا انتقام لیلونگا

۹۲ ربیع کا خدیفہ کے جوا مین جانا اور مالک کے قتل پر وہان سے بھاگنا۔

جب یہ بات حذیفہ کو معلوم ہوئی۔ کہ ربیع اور قیس نے اتفاق کرلیا تو اوسے بڑا شاق گزرا۔ اور پھر مستعد ہوگیا۔ کہ جو بلا پڑیگی اوسے جھیلونگا۔ ایک روایت اس طرح بھی ہے۔ کہ بلاد عبس مین اسوقت قحط سالی ہوگئی تھی۔ اسواسطے

وہان کے رہنے والے بلاد فزارہ مین دانہ پانی کے واسطے چلے گئے تھے اور ربیع نے حذیفہ سے استجارہ کیا اور وہان رہنے لگا تھا۔ پھر جب اوس نے سنا کہ مالک مارا گیا۔ تو حذیفہ سے کہا۔ کہ تین دن کی مہلت کا میرا حق ہے۔ یہ تو مجھے دے اسمین مین یہان سے چلا جاؤنگا۔ حذیفہ نے کہا اچھا۔ تین دن کی مہلت ہے۔ پھر ربیع بنی فزارہ سے چلا گیا۔ جب حمل بن بدر نے سنا کہ ربیع چلا گیا تو اپنے بھائی حذیفہ سے کہا۔ یہ کیا غضب کیا۔ کہ تو نے مالک کو مار ڈالا۔ اور ربیع کو یہان سے چلا جانے دیا وہ تو تجھ پر آگ جلائے گا۔ اسواسطے حذیفہ اور حمل دونو سوار ہوے۔ کہ ربیع کا جا کر کام تمام کر دین۔ مگر ربیع فوراً نکل گیا۔ اور اون کے ہاتھ نہ آیا۔ اسسے وہ خوب جان گئے۔ کہ ربیع کے دل مین شر کی نیت ہے۔ اور وہ فساد کریگا

۹۳ فزارہ اور عبس کی پہلی لڑائی اور حذیفہ کی گرفتاری اور دونو فریق مین صلح۔

غرض ادہر تو قیس اور ربیع متفق ہوے۔ اور اُدہر حذیفہ نے اپنی قوم کو جمع کیا اور سب نے ملکر عبس کے برخلاف عہد و پیمان کئے۔ اور ربیع اور قیس نے اپنی قوم کو جمع کیا اور لڑائی کے لئے تیار ہوے۔ پھر فزارہ نے بنی عبس پر تاخت کی۔ اور کچھ جانور اور آدمی پکڑ لے گئے۔ اس سے عبس جوش مین آگئے۔ اور غارت کے واسطے مجتمع ہوے۔ مگر فزارہ کو اسکی خبر پہونچ گئی۔ اس لئے وہ بھی ان کے مقابلہ کو نکلے۔ اور ایک چشمہ پر جس کا نام عذق تھا اون کا مقابلہ ہوا۔ یہ لڑائی ان قومون کے درمیان سب سے اول لڑائی ہوئی ہے۔ اسوقت دونو فریق خوب لڑے۔ اور عوف بن یزید (نہین بلکہ ابن بدر) مارا گیا اوسے جندب

بن خلف العبسی نے قتل کیا تھا۔ پھر فزارہ بھاگ گئے۔ اور بہت کثرت سے مارے گئے اور ربیع ابن زیاد نے حذیفہ بن بدر کو گرفتار کر لیا۔ حُر بن حارث العبسی نے یہ نذر مانی تھی۔ کہ اگر کسی طرح حذیفہ قابو مین آجائے گا تو وہ اوسے تلوار سے ماریگا۔ اور اوس کے پاس ایک قاطع تلوار تھی جس کا نام اَصرم (بہت کاٹنے والی) تھا جب حذیفہ قید ہوگیا۔ تو اوس نے چاہا کہ اپنی نذر پوری کرنے کے واسطے اوسے تلوار سے مار ڈالے اسواسطے ربیع نے حر کی بی بی سے کہلا بھیجا۔ تو اوس نے اپنے شوہر کی تلوار چھپا دی۔ اور لوگون نے اوس سے کہا۔ کہ حذیفہ کو نہ مارے۔ اوس کا قتل بڑی آفتین برپا کریگا اور نتیجہ اوسکا بہت بُرا ہوگا۔ مگر حر نے نہ مانا۔ اور کہا کہ مین تو ضرور ہی اوسے مارونگا۔ اسواسطے لوگون نے حذیفہ پر اونٹ کی پالان ڈالدی۔ پھر حر نے تلوار ماری۔ اور تلوار نے اوسے نہ کاٹا۔ اور حذیفہ قید مین پڑا رہا۔ اسواسطے غطفان جمع ہوے اور سب نے صلح کے لئے کوشش کی۔ پھر اس بات پر صلح ہوئی۔ کہ بدر بن حذیفہ کے خون کے عوض مین مالک بن زہیر کا خون سمجھا جائے۔ اور عوف بن بدر کا خون بہا دیا جاے۔ اور جو حذیفہ کے حر نے تلوار ماری ہے اوس کے عوض دوسو اونٹ دئے جائین۔ اور وہ سب کے سب اونٹنیان ہون جو دس دس مہینے کی گابن ہون۔ اور چار غلام بھی اونکے ساتھ ہون۔ اور وہ لوگ جو فزارہ کی لڑائی مین مارے گئے اون کا خون حذیفہ نے معاف کر دیا۔ اور قید سے چھوڑ دیا گیا۔

۹۴ سنان کے بھڑکانے سے حذیفہ کا صلح توڑنا اور انصار کا صلح کیلئے کوشش کرنا مگر کچھ اثر مترتب نہ ہونا	جب حذیفہ اپنی قوم مین لوٹکر گیا۔ تو اوسے اس صلح پر

بڑی ندامت ہوئی - اور بنی عبس کو بُرے الفاظ مین یاد کرنے لگا - اور قیس بن
زہیر اور عمارۃ بن زیاد دو نو سوار ہو کر حذیفہ کے پاس گئے - اور اوس سے
بات چیت کی - اور حذیفہ اون کے ساتھ اتفاق کے لئے رضا مند ہو گیا -
اور یہ بھی اقرار کر لیا - کہ جو اونٹ اون سے لئے ہین اونھین واپس کردیگا
اسوقت یہ اونٹنیان بیاہ چکی تھین - اور اون کے بچے پیدا ہو گئے تھے -
اسی اثنار مین کہین سنان بن ابی حارثۃ المری بنی فزارہ مین آگیا -
اور حذیفہ نے جو صلح کر لی تھی اس راے کو اوس نے بُرا بتایا - اور کہا اگر تجھے
ایسی ہی صلح کرنا ہے تو لاغر اور دُبلے اونٹ اونھین دیدے اور اون کے
اونٹ رکھ لے - اور اون کے بچے بھی رکھ لے - حذیفہ نے بھی اس راے
سے موافقت کی - لیکن اس بات کو قیس اور عمارہ نے منظور نہین کیا -
ایک روایت مین ہے کہ جو اونٹ ان لوگون نے حذیفہ سے طلب کیے تھے
وہ وہ اونٹ تھے جو اوس نے قیس سے شرط کی بابت لئے تھے - اور یہ بھی کہتے ہین - کہ
مالک بن زہیر اس واقعہ کے بعد قتل ہوا تھا - چنانچہ حمید بن بدر - اس باب مین
کہتا ہے -

قَتَلْنَا بعوفٍ مالكًا وَهُوَ ثَارُنَا	وَمَنْ يَبْتَدِعْ شَيْئًا سِوَى الْحَقِّ يَظْلِمْ

ہم نے عوف کے عوض مالک بن زہیر کو قتل کیا تھا - اور اپنے خون کا بدلہ لیا تھا - جو شخص حق کے سوا کوئی اور کام کرتا ہے وہ ہی ظالم ہوتا ہے

اور سنان نے حذیفہ کو لڑائی کی اشتعالک دینا شروع کی - جس سے آخر کار
فزارہ راضی ہو گئے - پھر جب انصار (یعنی اوس و خزرج) نے سنا کہ فزارہ کا ایسا
عزم ہو گیا ہے - تو اون کے چند سردار جمع ہوے - اور عمرو بن الاطنابہ

اور مالک بن عجلان اور حیحہ بن الجلاح اور قیس بن الخطیم وغیرہ اونکے پاس گئے
کہ فریقین مین صلح کرا دین۔ اور وہان جاکر دونو فریق مین دوڑے پھرے
اور اتفاق کرانا چاہا۔ مگر حذیفہ نے اسے منظور نہ کیا۔ جس سے اونھین
معلوم ہوگیا۔ کہ اوسی کی زیادتی ہے۔ اس لئے اونھون نے حذیفہ
سے کہدیا۔ کہ اسکا نتیجہ اچھا نہ ہوگا اور وہان سے مجبوراً لوٹ آئے۔

۹۵ فزارہ اور عبس کی سخت لڑائیان اور مالک حارث وزید کا اور ریان کے بیٹون کا قتل

پھر حذیفہ نے عبس پر تاخت کی۔ اور عبس نے بھی
فزارہ کو جا لوٹا اور شر و فساد بڑھ گیا۔ پھر حذیفہ نے
اپنے بھائی حمل کو بھیجا۔ اور اوس نے عبس کو آکر لوٹا
اور ریان بن الاسلع بن سفیان کو گرفتار کر لیا۔ اور اوس کی مشکین باندھین۔
اور حذیفہ کے پاس لے گیا۔ حذیفہ نے اوسے اس شرط پر چھوڑ دیا۔ کہ اپنے
دونون بیٹے اور عمرو بن الاسلع اپنے بھائی کے بیٹے جبیر کو رہن مین دیدے
چنانچہ ریان نے اونھین رہن مین دیکر آزادی حاصل کی۔

پھر قیس فزارہ پر گیا۔ اور ایک جماعت سے اوس کا مقابلہ ہوا۔ جنمین
مالک بن زید بن بدر بھی تھا۔ قیس نے اوسے قتل کر ڈالا۔ اور فزارہ بھاگ گئی
اسپر حذیفہ نے ریان کے دونون بیٹون کو پکڑ کر مار ڈالا۔ اور وہ فریاد مچاتے
اور دہائی دیتے اور بابا بابا کرتے رہے۔ مگر حذیفہ نے کچھ نہ سنا۔ اور
وہ یہی کہتے کہتے مر گئے۔ مگر ریان کے بھتیجے کو اوس کے ماموون نے
نہین مارنے دیا۔

اب جب کہ مالک اور ریان کے دونون لڑکے قتل کئے گئے۔ تو فریقین مین

لڑائی خوب جوش وخروش سے ہونے لگی۔ اور فزارہ اور اون کے ساتھیون کو اکثر نقصان رہا۔ بعض اوقات تو وہ آکر لڑتے۔ اور لڑائی مین ایسی شدت ہوتی کہ صبح سے لڑتے لڑتے شام ہو ہو جاتی تھی۔ اسی مین ریان بن الاسلع نے کہین زید بن حذیفہ کو دیکھ لیا۔ اور اوسپر حملہ کرکے مار ڈالا۔ اور فزارہ اور ذبیان کو شکست ہوگئی۔ اور جب حارث بن بدر گرفتار ہوگیا۔ تو اوسے بھی عبس نے مار ڈالا۔ اور عبس کا اس مرتبہ کچھ نقصان نہ ہوا۔ اور وہ صحیح وسالم لوٹ آئے۔

۹۶۔ حذیفہ اور قیس کی صلح اور قیس اور ربیع کے مرہون بیٹون کا قتل

پھر جب زید اور حارث مارے گئے۔ تو حذیفہ نے تمام بنی ذبیان کو جمع کیا۔ اور اشجع اور اسد بن خزیمہ کو بھی اپنے ساتھ جمع کرلیا۔ جب عبس نے یہ سنا تو اونھون نے بھی اپنے اطراف کے لوگون کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ اور قیس کی رائے کے بموجب یہ لوگ پہلے سے پہلے ہی جاکر عقیقہ چشمہ پر قابض ہوگئے۔ اور حذیفہ بھی اپنی فوج کو لیکر عبس کی طرف آیا۔ اور سفیر آپس مین آنے جانے لگے لیکن حذیفہ نے قسم کھائی کہ مین اوسوقت تک صلح نہ کرونگا۔ کہ عقیقہ کا پانی نہ پی لون۔ اسواسطے قیس نے اوس چشمہ کا پانی ایک مشک مین بھروا کر اوس کے پاس بھیجدیا۔ اور کہا جہانتک ممکن ہے مین حذیفہ کی حجت قطع کرونگا۔ آخر اس بات پر صلح ہوئی۔ کہ بنی عبس حذیفہ کو اون لوگون کی دیتین دین کہ جو اوس کے قتل ہوگئے ہین۔ اور جب تک دیتین جمع کرین تب تک کچھ آدمی رہن کردین۔ دیتین دس تھین۔ اور رہن مین جو لوگ رکھے گئے

وہ ایک تو قیس بن زہیر کا بیٹا تھا اور ایک ربیع بن زیاد کا تھا۔ ان مین سے ایک تو قطبتہ بن سنان کے پاس اور دوسرا بکر بن وایل کے ایک اندھے شخص کے پاس بھیجا گیا۔

پھر حذیفہ کو بعض لوگون نے دیت کے قبول کرنے پر عار دلائی۔ اسواسطے وہ اور اوسکا بھائی حمل قطبتہ بن سنان اور اوس بکری کے پاس آئے۔ اور ادن سے کہا۔ کہ لڑکون کو ہمین دیدو۔ کہ ہم اونھین کپڑے پہنا کر اون کے لوگون کے پاس بھیجدین۔ اسپر قطبتہ بن سنان نے تو اپنے پاس کے لڑکے کو دیدیا جو قیس کا بیٹا تھا۔ مگر بکری نے اپنے پاس کے لڑکے کا دینا منظور نہ کیا۔ لیکن اونہون نے جب قیس کے بیٹے کو لیلیا۔ تو لیکر چلدئے۔ راستہ مین اونھین عمارۃ بن زیاد العبسی کا بیٹا بھی مل گیا۔ اور اوس کے ساتھ اوسکا ابن عم بھی تھا۔ اونہون نے ادن دونو کو بھی پکڑ لیا۔ اور قیس کے بیٹے کے ساتھ اونکو بھی مار ڈالا۔

۹۷ عبس اور فزارہ مین مکرر لڑائی کا آغاز اور حذیفہ کا تمام بطون غطفان کو لیکر عبس پر آنا اور عبس کا مقابلہ کے لئے مشورہ

پھر جب بنی عبس نے یہ حال سنا تو اونہون نے جو دیات جمع کی تھین اونھین لیا۔ اور اونھین پر لوگون کو سوار کرایا اور اوس سے ہتیار مول لئے۔ اور قیس فوج کو لیکر نکلا۔ حذیفہ کے ایک بیٹے سے مقابلہ ہوا۔ جس کے ساتھ ذبیان کے سوار تھے۔ قیس نے اونھین مار ڈالا۔

پھر حذیفہ نے لوگون کو جمع کیا۔ اور عبس کی طرف چلا۔ اسوقت وہ ایک چشمہ پر تھے جس کا نام عراعر تھا وہان خوب لڑائی ہوئی۔ اور فزارہ کو غلبہ ہا

اور اون کا کوئی آدمی نہین مارا گیا - اور وہ سالم لوٹ گئے - پھر حذیفہ نے
لڑائی مین بڑی کوشش کی - لیکن حمل کو اب لڑائی گران گزرنے لگی - اور جو
قتل ہوے اون پر اوسے ندامت ہوئی - اور اپنے بھائی سے صلح کے واسطے
کہا - مگر اوس نے نہ مانا اور اسد اور ذبیان اور تمام بطون غطفان کو جمع کیا
اور عبس کی طرف چلا -

عبس بھی جمع ہوے - اور اس معاملہ مین مشورہ کیا - قیس بن زہیر نے
اون سے کہا - کہ اسوقت ان لوگون کا مقابلہ ہم نہین کر سکتے وہ بہت کثرت
سے ہین - بنی بدر کو تو یہ منظور ہے کہ وہ اپنے خون کا بدلہ لین اور کچھ اوس سے
بڑھکر تمھین قتل کر ڈالین - لیکن باقی اور لوگ جو اون کے ساتھ آئے ہین -
اونکا مقصد صرف یہ ہے - کہ لوٹ کھسوٹ اور غنیمت سے فائدہ اٹھائین -
اس لئے ہمین یہ مناسب ہے - کہ ہم اپنے مال واسباب کو جہان ہے وہین
چھوڑ دین - اور اون کے پاس دو سوار کھڑے کر دین - ایک تو واحس پر
اور دوسرا ایک اور تیز گھوڑے پر سوار ہو - اور ہم اپنی جگہ سے کوچ کر جائین
اور اپنے مال واسباب سے کہین ایک منزل کے فاصلہ پر جاکر ٹھر جائین -
جب یہ لوگ ہمارے مال واسباب پر آئین تو یہ دونو سوار ہماری طرف بھاگ
آئین - اور ہمکو اون کے پہونچنے کی خبر دین - اسوقت یہ لوگ لوٹ کھسوٹ
اور مال واسباب جمع کرنے مین مشغول ہو جائین گے - اور اگرچہ اون کے عاقل
لوگ اونھین منع کرین گے - تب بھی لوگ اونکی مخالفت کرین گے - اور اون کی
فوج کی درستی مین خلل پڑ جائے گا - اور ہر شخص اوس مال کی حفاظت مین مشغول ہوگا

جو اوس نے لے لیا ہے۔ اور اپنے ہتیاروں کو وہ اونٹون کی پیٹھون پر باندہ لینگے اور بڑے اطمینان سے آرام مین ہون گے۔ اوسوقت جب ہمین یہ دونو سوار آکر خبر دینگے تو ہمکو چاہیئے کہ وہان سے لوٹ پڑین اور اون پر آکر پہیل پڑین ان مین اوسوقت تفرق اور تشتت ہوگا۔ اپنی اپنی رائے جدا ہوگی۔ اوسیکو بجز اپنی ذات خاص کے بچانے کے اور کچھ ہمت نہ رہے گی۔ چنانچہ اونھون نے ایسا ہی کیا۔ اور وہان سے چلے گئے۔

۹۸ فزارہ کا لوٹ مین پڑنا اور عبس کا اونہین شکست عظیم دینا اور حذیفہ اور حمل کا قتل۔

پھر حذیفہ اور اوس کے ساتھی عبس پر آئے۔ اور لوٹ کھسوٹ مین مشغول ہوگئے۔ حذیفہ وغیرہ نے منع بھی کیا مگر کسی نے نہ مانا۔ اور اوسی لوٹ کھسوٹ مین پڑگئے۔ جیسا کہ قیس نے کہا تھا۔ پھر بنی عبس لوٹے۔ بنی اسد وغیرہ تو دیکھتے ہی ادھر اُدھر متفرق ہوگئے۔ اور فزارہ آخر دم تک میدان مین جمے رہے۔ عبس نے اون پر چارون طرف سے حملہ کیا۔ اور مالک بن سبیع التغلبی غطفان کا سردار مارا گیا۔ اور فزارہ کو ہزیمت ہوئی حذیفہ اون کے ساتھ تھا۔ مگر یہ لوگ اس بے ترتیبی سے بھاگے۔ کہ حذیفہ کے پاس صرف پانچ سوار رہ گئے۔ جس سے اوس نے بھاگنے مین بہت کوشش کی۔ اسی مین بنی عبس کو خبر مل گئی۔ اور قیس بن زہیر اور ربیع بن زیاد قرواش بن عمرو بن الاسلع نے جسکے بیٹون کو حذیفہ نے قتل کیا تھا اوسکے پیچھے روانہ ہوے۔ اور رات کو اوسکے تعاقب مین چلے گئے۔ راستہ مین قیس نے کہا کہ مجھے پورا پورا یقین ہے۔ کہ وہ جفر الھباءۃ مین پانی پینے گے۔ اور وہین ٹھرینگے۔ اسواسطے وہ تمام رات برابر چلے گئے۔ اور طلوع

شمس کے وقت اونھین جفر الهباءۃ کے تالاب پر جاکر گھیر لیا۔ حذیفہ اور
اوس کے ساتھیون نے اپنے گھوڑے چرنے کو چھوڑ دئے تھے۔ دیکھتے ہی
ادنھون نے گھوڑون کو جمع کرنا چاہا۔ مگر قیس وغیرہ بیچ مین آگئے۔ اور گھوڑون
تک اونھین نہ پہونچنے دیا۔ حذیفہ کے ساتھ اسوقت اوسکا بھائی حمل بن بدر
اور اوسکا بیٹا حصن بن حذیفہ وغیرہ بھی تھے۔ ان پر قیس اور ربیع وغیرہ نے
حملہ کیا۔ اور چلا چلا کر کہنے لگے لبیکم لبیکم (حاضر ہین حاضر ہین)
یعنی یہ دونون اپنے ادن بیٹون کو اسوقت جواب دیتے تھے جو باوابا وا کہتے
ہوے حذیفہ کے ہاتھ سے مارے گئے تھے۔ اور قیس نے اون سے کہا۔
بنی بکر دغا کا مزہ اب تم نے کیسا دیکھ لیا۔ حذیفہ وغیرہ نے اونھین خدا کی قسمین
دین اور رحم اور رشتہ کا لحاظ کرنے کو کہا۔ مگر حملہ آورون نے کچھ نہ سنا۔
اور قرواش بن عمرو گھوم کر حذیفہ کے پیچھے آیا۔ اور ایک ضرب سے اوسکی پیٹھ
توڑ ڈالی۔ اس قراوش کو حذیفہ نے ہی پرورش کیا تھا۔ اور یہ اوسی کے
گھر مین پڑا ہوا تھا۔ پھر اوس کے بھائی حمل کو بھی مار ڈالا۔ اور اون دونون
کے سر کاٹ لئے۔ اور حصن بن حذیفہ کو اوسکی خرد سالی کے سبب سے رہنے دیا
اس لڑائی مین فزارہ اسد اور غطفان کے چار سو آدمی سے زائد قتل ہوے۔
اور عبس کے کوئی بیس آدمی مارے گئے۔ فزارہ اس لڑائی کو وقعۃ البوار
(ہلاکت کے لڑائی) کہا کرتے ہین۔ قیس کے اشعار اس لڑائی کی نسبت یہ ہین

اقام علی الهباءۃ خیر میت	واکرمہ حذیفۃ لا یریم

ہباءۃ مین جو حذیفہ مر کر پڑا ہوا ہے وہ مُردون مین اشرف واکرم ہے۔ اور لڑائی مین کبھی اپنی جگہ سے نہین ہٹتا تھا

لَقَدْ فُجِعَتْ قَيْسٌ جَمِيعاً ۔ مَوالِى القَومِ وَالقَومُ الصَّمِيمُ

تمام بنی قیس گو وہ اصیل و نجیب ہون یا قوم کے موالی ہون اوسکے واسطے سب رنجیدہ ہوسے ہین

وَعَمَّ بِهِ لِمَقْتَلِهِ بَعِيدٌ ۔ وَخُصَّ بِهِ لِمَقْتَلِهِ حَمِيمُ

جو لوگ بعید ہین اوس کے قتل کے سبب سے اونبین عام رنج پہیلا ہے اور جو لوگ قریب ہین اونبین خاصکر قتل کی وجہہ سے رنج ہوا ہی

یہ بہت بڑا قصیدہ ہے۔ اور یہ بھی قیس نے ہی کہا ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ خَيْرَ النَّاسِ أَمْسَى ۔ عَلَى جَفْرِ الهَبَاءَةِ لَا يَرِيمُ

کیا تو نے نہین دیکھا۔ کہ جو شخص خیر الناس تھا وہ جعفر الہباءۃ مین سامنے سے ہٹتا ہی نہین تھا۔ اوسی جگہہ مر گیا

فَلَوْلَا ظُلْمُهُ مَا زِلْتُ أَبْكِي ۔ عَلَيْهِ الدَّهْرَ مَا طَلَعَ النُّجُومُ

اگر وہ ظلم نہ کرتا تو ہمیشہ جب تک ستارون کو طلوع وغروب) رہے گا مین اوسپر روتا رہتا۔

وَلَكِنَّ الفَتَى حَمَلَ بْنَ بَدْرٍ ۔ بَغَى وَالبَغْيُ مَرْتَعُهُ وَخِيمُ

لیکن حمل بن بدر دلاور نے سرکشی کی۔ اور بغاوت ایسی شی ہے جسکے گہانس ناگوار ہوتی ہے۔ یعنی نتیجہ برا ہوتا ہی

لوگون نے اس یوم الہبارۃ کا بہت کچھ ذکر کیا ہے۔ پہر عبس کو جو کچھ اوبھون نے یوم الہبارۃ مین کیا تھا اوس پر بہت بڑی ندامت ہوئی۔ اور ایک نے دوسرے کو لعنت ملامت کی۔

۹۹ فزارہ اور بنی بدر کے انتقام کے واسطے سنان کا بیشمار عربون کو عبس پر لانا اور دو روز کی لڑائیون کے بعد فزارہ کا لڑائی موقوف کرکے لوٹ جانا

پھر فزارہ سنان بن ابی حارثۃ المری کے پاس جاکر مجتمع ہوے اور جو بلا اون پر نازل ہوئی تھی اوسکی شکایت کی۔ اوسے حذیفہ وغیرہ کا قتل نہایت ناگوار گزرا۔ اور اوس نے عبس کو بہت برا بہلا کیا۔ اور عزم کیا۔ کہ عربون کو جمع کرکے فزارہ اور بنی بدر کا انتقام لے۔ اور چارون طرف اپنے قاصد بھیجے

اور اس کثرت سے عربون کو جمع کیا جن کا شمار نہین تھا - اور اپنے لوگون سے
کہدیا - کہ مال و اسباب اور غنیمت سے کچھ تعرض نہ کرین - اور میدان مین
خوب جم کر لڑین - پہر وہ سب بنی عبس کی طرف روانہ ہوے -

جب بنی عبس نے سنا کہ وہ آتے ہین - تو قیس نے کہا - میرے
نزدیک مناسب یہ ہے - کہ ہم اون سے نہ لڑین - کیونکہ ہم نے اون کے
آدمی قتل کئے ہین - وہ ہم سے صرف ہمارا قتل اور مار ڈالنا چاہتے ہین -
اور لوٹ کے سبب سے جو پہلے اون کو نقصان پہونچ چکا اب اسکی طرف وہ
کبھی متوجہ نہ ہونگے - ہان البتہ ایک بات ہم کر سکتے ہین - کہ ہم اپنی زنانی
سواریان اور مال و اسباب بنی عامر مین بھیجدین - چونکہ خون ہم نے کیا ہے
اسواسطے وہ تمہاری اس باب مین متعرض نہ ہون گے - اور ہم مین جو لوگ
ذی قوت اور صاحب شجاعت ہین وہ یہان گھوڑونکی پشت پر رہین - اور
جہانتک ہو سکے لڑائی مین دیر کرتے رہین - اگر اس پر وہ نہ مانین اور ہم سے
بغیر کشت و خون کے نہ ہٹین تو اسمین یہ ہوگا کہ ہمارے اہل و عیال اور مال
و اسباب بچ کر نکل جائیگا پہر ہم اون سے لڑین گے - اور خوب جم کر مقابلہ
کرین گے - اگر اسمین ہمین فتح ہو گئی تو فہو المراد - اور اگر کوئی دوسری صورت
ہوئی - تو ہمارے بال بچون پر کچھ آفت نہ آئے گی - اور ہم اپنے مال و اسباب
سے جا ملین گے اور وہان ہمین حامی بھی مل جائین گے - چنانچہ اونہون نے
ایسا ہی کیا -
اور ذبیان اور اون کے ساتھی روانہ ہوئے - اور ذات الجراجر مین بنی عبس سے

آکر مقابل ہوے - اس روز فریقین مین خوب لڑائی ہوئی - اور دن بھر لڑکر دونو فریق شام کو الگ الگ ہو گئے - جب دوسرا دن ہوا تو پھر دونون فریق مقابل ہوے - اور روز اول سے بھی زیادہ جوش وخروش سے لڑے ان روزون مین عنترہ بن شداد کی شجاعت تمام لوگون پر خوب ظاہر ہوئی - اور اوسکی دلاوری کی خوب شہرت ہوگئی -

جب لوگون نے دیکھا - کہ مخلوق بہت ماری گئی - اور لڑائی بڑی سختی سے ہوئی - تو اونہون نے سنان بن ابی حارثہ کو اس بات پر بڑی ملامت کی - کہ اوس نے حذیفہ کو صلح سے منع کیا تھا - اور اوسکو بڑا منحوس سمجھا - اور اوس سے کہا کہ خون ریزی موقوف کرے - اور صلح کرلے - مگر اوس نے نہ مانا - اور پھر تیسرے روز بھی لڑنا چاہا لیکن جب دیکھا کہ اوس کے ہمراہیون کی راے مین فتور پڑگیا - اور وہ سب صلح کی طرف مائل ہین تو اولٹا چلدیا اور لڑائی موقوف ہوگئی -

۱۰۰ عبس کا شیبان مین جانا اور اون سے جھگڑا اور معاویہ بادشاہ ہجر کی تاخت اور شکست عبس سے -

جب ذبیان لوٹ گئے تو قیس اور بنی عبس بنی شیبان بن بکر کی طرف چلے گئے - اور اون کے جوار مین رہنے لگے اور کچھ مدت تک وہان رہے - پھر قیس نے دیکھا کہ شیبان کے غلام عبس کے مال مین تعرض کرتے ہین - اور اونھین پکڑتے ہین - اسواسطے عبس وہان سے چلدئے - اور شیبان کے کچھ لوگ اون کے پیچھے پڑگئے بنی عبس بھی اون کے مقابل ہوے - اور اون سے لڑے - شیبانیون کو ہزیمت ہوئی پھر بنی عبس ہجر کے طرف گئے کہ اون کے بادشاہ سے جسکا نام معاویہ بن حارث الکندی تھا

جا کر حلف کرلین۔ لیکن معاویہ نے رات مین اون پر آکر غارت کا ارادہ کیا۔ جب بنی عبس نے سنا تو وہ شتابی سے بھاگے۔ اُدہر معاویہ بھی اون کے تعاقب مین شتابی سے دوڑا۔ مگر اون کے رہنما نے اونھین بہکا دیا۔ کہ کسی طرح وہ عبس کو جا کر نہ پکڑ لین۔ آخر وہ اوسوقت عبس تک پھونچے۔ کہ جب وہ اور اون کے جانور تھک گئے۔ اور فروق مین اونکا مقابلہ ہوا۔ وہان فریقین مین بڑی سخت لڑائی ہوئی۔ اور معاویہ اور ہجر والے شکست کھا کر بھاگے۔ اور عبس نے اونکا تعاقب کیا۔ اور اونکا مال واسباب بہت چھین لیا۔ اور جسقدر چاہا اونھین قتل کیا۔

۱۰۱ عبس کا کلب اور بنی خنیفہ اور ضبہ اور بنی عامر اور تیم الرباب مین جا اور اون سے لڑائی جہگڑے

پھر عبس وہان سے واپس روانہ ہوے۔ اور ایک چشمہ پر آکر اُترے جس کا نام عرعر تھا۔ اور جو بنی کلب کے ایک حی کے قبضہ مین تھا۔ یہان کلب اون سے لڑنیکو کھڑے ہو گئے۔ ربیع میدان مین نکلا۔ اور ادہر سے اون کے رئیس کو مبارزت کے لئے بلایا۔ وہ بھی نکلا اوس کا نام مسعود بن مصاد تھا۔ دونو مین لڑائی ہوئی اور لڑتے لڑتے زمین پر گر گئے۔ مسعود نے چاہا۔ کہ ربیع کو قتل کردے۔ اسی مین خود اوسکی گردن پر سے گر گیا۔ اور عبس کے ایک شخص نے اوس کے تیر مارا۔ یہ تیر ایسا نشانہ پر بیٹھا کہ اوسے قتل کر دیا۔ پھر ربیع نے جھپٹ کر اوسکا سر کاٹ لیا اور عبس نے اوسکا سر نیزہ پر رکھکر کلب پر حملہ کیا۔ اس سے کلب بھاگے۔ اور عبس نے اون کے جانور اور بچے لوٹ لئے۔ اور یمامہ کو چلدئے۔ اور وہان جا کر وہان کے باشندون سے جو بنی خنیفہ سے تھے مخالفہ کیا۔ اور تین سال تک

وہان مقیم رہے۔ پھر جب یہ بھی اپنے جوار مین تعدی کرنے لگے اور عبس کو تنگ پکڑا۔ تو عبس وہان سے بھی چلدئے۔ اسوقت اون کے بہت آدمی متفرق اور قتل ہوگئے تھے۔ اور اون کے جانور ہلاک و تباہ ہوچکے تھے۔ اور عربون نے اون کے بہت آدمی مار ڈالے تھے۔

اسپر بنی ضبہ نے اون کے پاس پیغام بھیجا۔ اور اون سے کہا۔ کہ اگر تم چاہو تو ہمارے یہان آؤ ہمین تم سے بنی تمیم کی لڑائی مین مدد ملے گی عبس اون کے پاس چلے گئے۔ اور ضبہ نے اونھین اپنے جوار مین رکھ لیا۔ مگر جب ضبہ اور تمیم کا جھگڑا امٹ گیا۔ تو ضبہ عبس سے پھر گئے۔ اور چاہا کہ اونکو لوٹ کھسوٹ لین۔ اسواسطے عبس اون سے لڑے۔ اور فتح پاکر ضبہ کے مال و اسباب لوٹ لئے۔

پھر بنی عبس عامر کی طرف چلے۔ اور احوص بن جعفر بن کلاب سے محالفہ کیا احوص اس سے بہت خوش ہوا کیونکہ اس سے اوسے تمیم کے مقابلہ کے لئے تقویت مل گئی۔ اوس نے سنا تھا کہ لقیط بن زرارہ بنی عامر پر غزا کرنیوالا ہے اور چاہتا ہے کہ اون سے اپنے بھائی معبد کا بدلہ لے۔ اسواسطے عبس عامر مین مقیم ہوگئے۔ اور تمیم نے اون کا قصد کیا۔ اور "شعب جبلہ" کی لڑائی ہوئی۔

پھر ذبیان نے بنی عامر بن صعصعہ پر چڑھائی کی۔ جہان بنی عبس رہا کرتے تھے۔ دونون فریق مین لڑائی ہوئی۔ لیکن عامر کو شکست ہوئی۔ اور قرواش بن ہَنِیِ العبسی گرفتار ہوگیا۔ پہلے تو اوسے کسی نے نہ پہچانا لیکن جب ذبیان اپنے قبیلہ مین آئے تو وہان ایک عورت نے اوسے پہچان لیا۔ جب وہ آدمی

جان گئے تو اونہون نے حصن بن حذیفہ کو اوسے جاکر حوالہ کر دیا۔ اور حصن نے قرواشں کو مار ڈالا۔

پھر عبس عامر کے پاس سے بھی چلدئے۔ اور تیم الرباب مین آکر قیام پذیر ہوئے۔ مگر تیم نے بھی اون سے بغاوت کی۔ اور دونو فریق مین لڑائی ہوئی تیم کے آدمی بہت کثرت سے تھے۔ اسواسطے عبس کے آدمی بہت مارے گئے اور عبس لاچار وہان سے بھی چلدئے۔

۱۰۲ عبس کا لڑائیون سے دل تنگ ہونا اور فزارہ سے صلح کر کے اون مین لوٹ آنا

اسوقت عبس روز کی لڑائیون سے تھک گئے تھے۔ اور اون کے آدمی کم ہو گئے۔ اور مال و اسباب بھی تباہ اور برباد ہو گیا تھا۔ اور مویشی بھی مر مٹے تھے۔ قیس نے اون سے کہا کہ بولو اب ہم کیا کرین۔ سب نے کہا ہم چاہتے ہین۔ کہ اپنے بھائی ذبیان کے پاس لوٹ جائین۔ اون کے ساتھ رہکر مر جانا ہمین دوسرونکے پاس کی زندگی سے بہتر ہے اسواسطے وہ وہان سے چلے۔ اور رات مین حارث بن عوف بن ابی حارثہ المری کے اور ایک روایت مین ہے کہ ہرم بن سنان بن ابی حارثہ المری کے پاس آئے۔ حارث یا سنان اسوقت حصن بن حذیفہ بن بدر کے پاس تھا۔ جب وہ حصن کے پاس لوٹ کر آئے اور اون کو اپنے مکان پر دیکھا۔ تو مرحبا کہا۔ اور پوچھا کہ تم کون لوگ ہو اونہون نے کہا تمھارے بھائی عبس۔ اور سب اپنا حال بیان کیا۔ اور جو حاجت تھی وہ بھی اسپر ظاہر کی۔ اوس نے کہا بہت اچھا بسر و چشم مین حصن بن حذیفہ کے پاس جاتا ہون۔ اور وہان جاکر اوس سے کہا۔ کہ مجھے

شب بین اس وقت ایک ضرورت آپڑی ہے۔ اسواسطے مین تیرے پاس آیا ہون کہا کہو مین موجود ہون جو کام ہو۔ کہا بنی عبس کے لوگ میرے گھر آئے ہین۔ حصن نے کہا۔ اون سے صلح کرلو۔ مگر مین تو نہ کسی کو دیت دونگا۔ اور نہ کسی سے دیت مانگتا ہون۔ میرے باپ چچون نے عبس کے بیس آدمی مارے ہین پھروہ عبس کے پاس لوٹ گئے۔ اور حصن نے جو کہا تھا وہ اون سے کہدیا۔ اور اونھین اوس کے پاس لے گیا۔ جب حصن کی نظر اون پر پڑی۔ تو عبس نے کہا کہ ہم موت کے گھوڑون پر سوار ہین کہا نہین بلکہ سلامتی کے گھوڑون پر سوار ہو۔ جب تم کو اپنی قوم کا اشتیاق پیدا ہوا۔ تو تمھاری قوم کو بھی تمھارا اشتیاق پیدا ہوگیا پھر حصن ادنھین لیکر نکلا۔ اور سنان کے پاس گیا۔ اور کہا اپنے عشیرہ کے کام کا متکفل ہو اور اون مین صلح کرادے۔ مین تیری مدد کرونگا۔ چنانچہ اوس نے ایسا ہی کیا۔ اور صلح کامل ہوگئی اور عبس فزارہ مین لوٹ آئے۔

۱۰۳ قیس کا نصرانی ہوکر راہب بنجانا اور رحج کے ہاتھ سے مارا جانا اور اوس کے بیٹے فضالہ کا رسول اللہ صلعم کے پاس آنا

ایک روایت یہ بھی ہے کہ قیس بن زہیر عبس کے ساتھ ذبیان کی طرف نہین گیا تھا۔ بلکہ اوس نے کہا تھا۔ کہ غطفانیہ کو مین منہ کبھی نہین دکھاؤنگا۔ مین نے ادنمین سے کسی کا بھائی مارا ہی کسی کا شوہر مارا ہے کسی کا بیٹا کسی کا بھتیجا قتل کردیا ہے۔ لیکن مین اپنے پروردگار سے توبہ کرتا ہون۔ پھر وہ نصرانی ہوگیا۔ اور اپنی قوم مین سے نکل گیا۔ اور پھرتے پھرتے

عمان مین جاکر راہب بن گیا۔ اور وہان ایک مدت تک رہا۔ پھر حوح بن مالک العبدی اوسے وہان کہین مل گیا۔ اور پہچان کر اوسے قتل کر دیا۔ اور کہا اگر مین تجہ پر رحم کرون تو خدا مجھ پر رحم نہ کرے اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین۔ کہ جب عبس ذبیان کی طرف لوٹ آئے تو نمر بن قاسط مین قیس نے بیاہ کر لیا تھا وہان اوس کے ایک بیٹا پیدا ہوا۔ جسکا نام فضالہ تھا۔ یہ فضالہ نبی صلعم کے پاس آیا۔ اور آنحضرت نے اوس کے لئے ایک رایت دیا۔ اور اپنی قوم کا جو اوس کے ساتھ تھی اوسے رایت بردار مقرر کیا۔ اوسکی قوم کے صرف نو آدمی تھے اور دسوان وہ تھا۔

یہان حرب واحس وغبرا تمام ہوے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

یوم شعب جبلہ

۱۰۴ لقیط کا عامر اور عبس پر اسد غطفان وغیرہ کو لیکر چڑہائی کرنا

لقیط بن زرارہ نے یہ عزم کیا تھا۔ کہ اپنے بھائی معبد بن زرارہ کے خون کے انتقام کے واسطے بنی عامر بن صعصعہ پر غزا کرے۔ اس معبد کے مرنے کا ذکر اوپر ہم کر چکے ہین۔ کہ وہ بنی عامر کے قید مین مر گیا تھا۔ لقیط اسی تیاری مین مصروف تھا۔ کہ اسی مین اوسے خبر پہونچی۔ کہ بنی عبس اور بنی عامر نے حلف کر لیا ہے۔ اس لئے اوسے بنی عامر پر چڑہنے کی ہمت نہ رہی۔ اور اوس نے اون سب لوگون کی طرف آدمی بھیجے۔ جن کے کسی آدمی کو عبس نے مار دیا تھا۔ اور اونہین عبس سے انتقام لینا تھا۔ اون لوگون سے لقیط نے حلف کی درخواست کی۔ اور عبس

اور عامر دونون کے مقابلہ مین اون سے مدد چاہی۔ اس سے اوس کے
پاس اسد اور غطفان اور عمرو بن الجون اور معاویہ بن الجون مجتمع ہوگئے۔
اور سب نے اوس سے اتفاق کرلیا۔ اور نہایت کثرت سے فراہم ہوکر روانہ
ہوے۔ اور معاویہ بن الجون نے قبائل کے لوا مقرر کئے۔ بنی اسد اور بنی
فزارہ خود معاویہ بن الجون نے اپنی لوا کے نیچے رکھے۔ اور عمرو بن تمیم کا
لوا حاجب بن زرارہ کو دیا۔ اور رباب کا لوا حسان بن ہمام کو عنایت کیا۔
اور بطون تمیم کی ایک جماعت کا لوا عمرو بن عدس کو اور کل قبائل حنظلہ کا
لوا لقیط بن زرارہ کے ہاتھ مین دیا۔ اور لقیط کے ساتھ اوس کی بیٹی دختنوس
بھی رہا کرتی تھی۔ اور وہ اوسے جب چڑھائی کرتا تو ساتھ لیجایا کرتا تھا اور
اوسکی رائے سے کام کیا کرتا تھا اب وہ اسقدر جماعت عظیم سے روانہ ہوے
کہ اونھین عبس اور عامر کے قتل مین اور اپنے خون کا انتقام مل جانے مین
ذرہ بھی شک نہ رہا۔

۱۰۵ کرب کا لقیط کی چڑھائی کی خبر بنی عامر کو ایک مزمین بنا

پھر لقیط کو راستہ مین کرب بن صفوان بن الحباب السعدی
کہین مل گیا۔ جو ایک بڑا شریف آدمی تھا۔ لقیط نے
اوس سے کہا۔ ہمارے ساتھ غزا مین تو کیون نہین چلتا۔ کہا مین اپنا اونٹ
ڈہونڈہتا پھرتا ہون۔ کہا نہین بلکہ تو یہ چاہتا ہے کہ ہمارے دشمنون کو ہمارا
پتا بتا دے۔ اور اونھین خبر کردے کہ ہم اون پر چڑھائی کرکے آرہے ہین۔
مین تجھے اوسوقت تک نہ چھوڑونگا۔ کہ تو مجھ سے ہمارا حال کسی سے نہ کہنے
کی قسم نہ کھائے۔ اس لئے کرب نے قسم کھائی کہ وہ اونکا حال کسی سے نہ کہے گا

پھر وہ چلا۔ اور غصہ مین بھر گیا۔ اس لئے جب وہ عامر کے پاس آیا۔ تو اوس نے ایک کپڑا لیا۔ اور اوسمین خنظل اور کانٹے اور ریت بھرا۔ اور دو کپڑے یمانی لئے اور ایک کپڑا سرخ اور دس سیاہ پتھر لئے۔ پھر وہ اوس مقام پر آیا جہان لوگ جانورون کو پانی پلاتے تھے۔ اور وہان آکر اونھین پھینک دیا۔ مگر زبان سے کچھ نہ کہا۔

وہان اوسے معاویہ بن قشیر دیکھتا تھا۔ وہ احوص بن جعفر کے پاس اونھین سب کو اٹھا لایا۔ اور اوس سے کہا کہ یہ چیزین ایک شخص لاکر ڈال گیا ہے۔ اور لوگ وہان پانی پلا رہے تھے۔ یہ قصہ احوص نے قیس بن زہیر عبسی سے کہا اور پوچھا کہ یہ کیا بات ہے۔ قیس نے کہا یہ ایک خدا تعالی کا کام ہے۔ اور اوسکی تم پر عنایت ہے یہ کوئی شخص ہے جس سے اس امر کا عہد لے لیا گیا ہے۔ کہ وہ تم سے بات نہ کرے۔ اس لئے وہ اس طرح تمھین خبر دیتا ہے۔ کہ تمھارے دشمن تمہاری طرف اس کثرت سے آتے ہین کہ جسقدر ریت کے ذرہ کثرت سے ہون اور وہ بڑے صاحب شوکت ہین۔ اور خنظل سے مراد قوم کے سردار ہین۔ اور دو یمانی کپڑون سے مراد دو یمن کے قبیلہ ہین۔ کہ ان دشمنون کے ساتھ ہین۔ اور سرخ کپڑا حاجب بن زرارہ ہے اور پتھرون سے مراد یہ ہے۔ کہ دس روز کے فاصلہ پر ہین۔ اس عرصہ مین وہ تم تک پہونچین گے۔ مین نے تمکو یہ سب بتادیا اب تم کو چاہئے کہ احرار بنو اور لڑائی مین ایسے جم کر لڑو کہ جیسے احرار کرام لڑا کرتے ہین۔

۱۰٦ قیس کا اونٹون کو پیاسا رکھنا اور دشمنوں کا پہچان جانا کہ دشمنون کو ہماری خبر ہوگئی

احوص نے کہا بہت اچھا ہم ایسا ہی کرین گے۔ جیسا تو کہتا ہے کیونکہ جب کبھی کوئی سختی و مصیبت آتی ہے۔ تو

اوس سے تو نجات کا مخرج ضرور نکال لیتا ہے - قیس نے کہا کہ اگر تم میری رائے
کو مانتے ہو - تو مین تمھین ایک تدبیر بتاتا ہون - تم اپنے اونٹون کو شعب جبلہ
مین لیجاؤ - اور وہان اونھین پیاسا رکھو - اور ان ایام مین اونھین پانی نہ پلاؤ
جب دشمن آئین تو اوسوقت اونٹون کو اونکی طرف چھوڑ دو اور اونھین تلوارون
اور نیزون سے چھیدو - اس سے وہ حیران پریشان پیاس کے مارے پانی کی
طرف نکل کر بھاگین گے اور دشمن اون سے اپنی حفاظت کرنے مین مشغول
ہو جائین گے - اور اون کی جماعت متفرق و پراگندہ ہو جائیگی - اور اونٹون
کے پیچھے پیچھے تم بھی نکلو - اور اوسوقت اچھی طرح اپنے دل ٹھنڈے کرلو -
اور دشمن کو مار لو - عامر نے ایسا ہی کیا - جیسا قیس نے اون سے کہا تھا -

اور کرب بن صفوان پہر لوٹ گیا - اور لقیط سے جا کر ملا - اوس نے پوچھا
کیا تو نے ہماری خبر لوگون سے کہدی اوس نے قسم کہائی کہ مین نے تو کسی سے
بات بھی نہین کی - لقیط نے اس لئے اوسے چھوڑ دیا - مگر لقیط کی بیٹی دختنوس
نے اپنے باپ سے کہا مجھے تو اپنے گھر کو بھیجدے - اور عبس اور عامر کے
ہاتھون مین مجھے مت ڈال - اس شخص نے اونھین ضرور ضرور خبر کر دی ہے
لقیط نے اوسے احمق بنایا - اور اوس کے کلام سے آزردہ ہوا - اور اوسے
واپس کر دیا -

١٠٧ پیاسے اونٹون کے دوڑنے سے تمیم کی درستی مین فرق آنا اور عبس و عامر کا اون پر حملہ اور تمیم کی شکست اور دختنوس کا مرثیہ لقیط پر

اور لقیط آگے روانہ ہوا - اور رفتہ رفتہ عامر کی گھاٹی کے
منہ پر ایک لشکر جرار کے ساتھ آکر فروکش ہوا - جس کے
گھوڑون کی آواز سے ملک مین شور مچ گیا - اور اونکو اسوقت

پانی کی ضرورت تھی اسواسطے وہ چشمہ کی طرف گئے قیس نے کہا۔ اب موقع ہے
اسوقت اونٹون کو نکالو۔ چنانچہ اونہون نے نکالا۔ اور اونٹ پیاس کے
مارے باولے کی طرح نکلے۔ اور عبس و عامر اون کے پیچھے پیچھے اور پہلوؤن
پر چلے۔ اونٹون نے تمیم اور اون کے ساتھیون کو پامال کر ڈالا۔ اور اونھین
متفرق کردیا۔ وہ گھاٹی مین ٹھہرے ہوے تھے مگر اونٹون کی پامالی سے اونھین
میدان مین نکلنا پڑا۔ اور بے ترتیب ہوگئے۔ اور اپنی جان کو سنبھالنے لگے
کہ جس سے وہ اپنے اپنے لوا کے نیچے مجتمع نہ ہو سکے۔ اسی مین عامر نے اون پر
حملہ کردیا۔ اور شدت سے لڑائی ہوئی۔ تمیم کے بہت آدمی مارے گئے۔ اون کے
رؤسا مین سب سے اول عمرو بن الجون مارا گیا۔ اور معاویہ بن الجون اور عمرو بن عمرو
بن عدس دختنوس کا شوہر قید ہوگیا۔ اور حاجب بن زرارہ بھی گرفتار ہوگیا
اور لقیط بن زرارہ اپنے لوگون سے الگ جا پڑا اور اپنی قوم کو آواز بلند پکارنے لگا
اس سے چند آدمی اوس کے پاس آگئے۔ اور رایت لیکر ایک پہاڑی کے
کنارہ پر چڑھ گیا۔ پھر آکر دشمن پر حملہ کیا۔ اور اون سے لڑکر پھر اوپر کو لوٹ گیا
اور چلا چلا کر پکارا کہ مین لقیطہ ہون لقیطہ ہون اور پھر دشمنون پر حملہ کیا۔ اور لوگونکو
قتل و زخمی کرکے لوٹ گیا۔ اور اب اوس کے پاس لوگ کثرت سے جمع ہوگئے
اسوقت وہ پھر پہاڑی کے اوپر سے نیچے اوترا۔ اور گھوڑے پر سوار ہوا۔ عنترہ
نے اوسپر حملہ کیا۔ اور ایک نیزہ اوس کے مارا۔ جس سے اوسکی پیٹھ ٹوٹ گئی
اسی مین قیس نے آکر ایک تلوار کے ضرب سے گرادیا۔ اور خون مین آلودہ کر ڈالا
اسوقت اوس نے اپنی بیٹی دختنوس کو یاد کیا۔ اور کہا۔

یالیتَ شِعرِی عنکَ دُختنوسُ	اذا اتاھا الخبرُ المرموسُ

اے دختنوس کاش مین تیرا اوسوقت کا حال جانتا جب کہ اوسکے یعنی دختنوس کے پاس موت کی خبر پہونچیگی

اَتحلقُ القرُونَ ام تَمِیسُ	لا بل تمیس اِنھا عروسُ

معلوم نہین اسوقت چوٹی کٹوا دیگی یا ناز سے اکڑتی پھریگی۔ نہین نہین وہ تو اکڑتی ہی پھریگی وہ تو دلہن اور نوجوان عروس ہے

پھر وہ مرگیا اور تمیم اور غطفان کو کامل شکست ہوگئی۔ پھر اونہون نے حاجب کو پانچ سو اونٹ اور عمرو بن عمرو کو دو سو اونٹ فدیہ مین دیکر چھڑا لیا اور جو لوگ سلامت رہے وہ اپنے اہل و عیال مین لوٹ گئے۔

دختنوس نے اپنے باپ کے مرنے پر کتنے ہی قصیدے کہے ہین اونمین سے ایک یہ بھی ہے۔

عثرَ الاغرُّ بخیرِ خِنـ	ـدِفَ کهلِھا وشبابِھا

اغر گھوڑے نے ٹھوکر کھائی جس پر وہ شخص سوار تھا جو بنی خندف کے تمام بوڑھون اور جوانون مین بہتر تھا۔

واَضرِّھا لِعدُوِّھا	وافکِّھا لِرقابِھا

اور بنی خندف کے دشمنونکو اونمین سب سے زیادہ ضرر دینے والا اور اونکے بھنس جانیکے وقت دیت اور فدیہ دیکر اونکی گردنون کا سب سے زیادہ آزاد کرنیوالا تھا

وقَرِیعِھا ونجیبِھا	فی المُطبقاتِ ونابِھا

اور قوم مین بڑا سورما اور مصائب کے وقت جوان مرد اور قوم کا سردار تھا۔

ورئیسِھا عند الملو	کِ وزَینِ یومِ خطابِھا

اور بادشاہون کے نزدیک وہ اپنی قوم کا رئیس تھا۔ اور جب قوم کے خطاب درفخر کے کرنیکا وقت ہوتا تو اوس دن اوس سے قوم کی عزت ہوتی تھی

واَتمِّھا نسبًا اذا	رَجعتْ الی انسابِھا

اور جب قوم اپنے انساب کا حال بیان کرتی تو اوسوقت اونمین نسب کے لحاظ سے اتم و اکمل تھا

فرعٌ عموداً للعشــ	ـيرة رافعاً لنصابها

وہ عشیرہ کا مہتر اور سردار تھا اور اوس سے خاندان کی شرافت کو وقعت حاصل ہوتی تھی

ویعولها ویحوطها	ویذبُّ عن احسابها

اور وہ اپنی قوم کی اچھی طرح سرپرستی اور اونکی نگرانی کرتا تھا - اور اونکے احساب کی حفاظت کرتا تھا

ویطا مواطن للعدا	وِّ وکان لا یمشی بها

وہ ایسا تھا کہ دشمنوں کے مساکن کو پامال کرتا مگر اسپنے قوم کو

فعل المدلِّ من الاسو	دِ لحینها وتبابها

خارپشتی شیرون کا کام سمجھکر مرنے اور اونکی ہلاکت کے واسطے کہین نہین لیجاتا تھا -

کالکوکب الدری فی	سیماءِ لا یخفی بها

اوس کی پیشانی کوکب دری اور درخشان کی طرح روشن تھی اون مین کسی طرح وہ چھپ نہین سکتا تھا

عبث الاغر به وکــ	ـل منیة لکتابها

اغر اوسے لیکر منہ کے بل گر پڑا - سچ ہے ہر کسی کو موت اپنے نوشتہ تقدیر کے وقت آتی ہے

فرَّت بنو اسد فرا	رَ الطیر عن اربابها

بنی اسد اپنے ارباب اور سرداروں سے ایسے بھاگے جیسے پرندہ اڑ جاتے ہین -

وھوازن اصحابھم	کالفار فی اذنابها

اور ہوازن بھی جو اون کے اصحاب تھے چوہون کی طرح اون کے عقب مین چلدیے -

۱۰۸ قیس کا بنی خندف کو کچھ خوراک دینا اور انکا پراوپر کی لڑائی کا ہونا	محمد بن اسحاق نے یوم جبلہ کی کیفیت اور طرح بیان کی ہے ایسی نہین بیان کی جیسی ہم نے اوپر لکھی ہے - وہ کہتا ہے کہ قیس کی طرف سے بنی خندف کے لئے کچھ خوراک مقرر تھی -

کہ بنی خندف کے ضعفا اور اراذل اوسے کہا یا کرتے تھے - اور اونکے قبیلے
اوسے باری باری سے لیا کرتے تھے - یہ حق اون کے قبائل مین منتقل
ہوتا رہتا تھا - ہوتے ہوتے یہ حق تمیم مین منتقل ہو گیا - اور اون کے بعد
بنی عمرو بن تمیم مین چلا آیا - یہ لوگ خندف مین بہت ہی تھوڑے سے تھے - اور
ذلیل تھے - قیس نے اونھین خوراک دینے سے انکار کیا - اور دنیا موقوف
کردیا - اسواسطے تمیم جمع ہوے اور دوسرے عربون سے اونہون نے
مخالفہ کیا - اور قیس کی طرف روانہ ہوے - باقی قصہ اوسی طرح ابن اسحٰق
نے بیان کیا ہے جیسا کہ ہمنے اوپر لکھا ہے - اور گو کہ اوس نے کسی کسی
بات مین اختلاف بھی کیا ہے - مگر وہ چھوٹی چھوٹی باتین ہین اون کے ذکر
کی کوئی حاجت نہین ہے -

۱۰۹ بحرین کے عربون مین مجوسیت کا پھیلنا - اسی لڑائی کے دن عامر بن الطفیل صحابی پیدا ہوے
ہین بعض علمانے بیان کیا ہے کہ بحرین کے بعض عرب
اوس زمانہ مین مجوسی ہو گئے تھے - اور زرارۃ بن عدس اور اوس کے
دو نو بیٹے حاجب اور لقیط اور اقرع بن حابس وغیرہ مجوسی تھے - اور لقیط
نے اپنی بیٹی دختنوس سے نکاح کر لیا تھا - اور اسی مجوسیت کے سبب سے
اوس کا یہ فارسی نام رکھا تھا - اور جب وہ مارا گیا ہے تو اوس وقت یہ
دختنوس اوس کے نکاح مین تھی - اسواسطے اوس نے کہا ہی یَا لَیْتَ
شِعْرِیْ عَنْكِ دختنوس الابیات مگر اول روایت زیادہ صحیح ہے
کہ وہ اوسکی عورت نہ تھی بلکہ اوسکا شوہر عمرو تھا - واللہ اعلم

یوم ذات نکیف

۱۱۰ قریش اور بنی بکر کی لڑائی حرم کی ولایت کے لئے اور بنی بکر کی شکست

بنی بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ قریش سے بغض و عداوت رکھتے تھے کیونکہ قصی نے اونہین اور خزاعہ کو مکہ سے نکالدیا تھا اور اوسے قریش مین تقسیم کردیا تھا۔ اور اوسکے چار حصہ کئے اور اوسمین گھر بنوادئے تھے۔ پھر جب عبد المطلب کا زمانہ آیا تو بنی بکر نے چاہا کہ قریش کو حرم سے نکالدین۔ اور اون سے لڑکر اون پر غالب ہوجائین۔ اور اسی واسطے بنی بکر نے بنی الہون بن خزیمہ کے اونٹ زبردستی چھین لئے۔ اور اونھین ہنکال لے گئے تھے۔

پھر اونہون نے اُدہر تو اپنے آدمی جمع کئے۔ اور ادہر قریش نے اپنے لوگون کو فراہم کیا اور لڑائی کے لئے مستعد ہوگئے۔ اور عبد المطلب نے قریش اور احابیش سے حلف کیا۔ بنی حارث بن عبد مناۃ اور بنی الہون بن خزیمہ بن مدرکہ اور بنی المصطلق جو خزاعہ والون سے ہین احابیش کہلاتے ہین۔ پھر قریش بنی بکر اور اون کے ساتہیون کے مقابلہ کو گئے۔ انکے سردار عبد المطلب تھے۔ ذات نکیف مقام مین (جو یلملم کے پاس ہے) لڑائی ہوئی بنی بکر شکست کھاکر بھاگ گئے۔ اور بہت مارے گئے۔ اسکے بعد قریش سے وہ پھر کبھی نہین لڑے ابن شعلۃ الفہری نے اس باب مین کہا ہے۔

فَلِلّٰہِ عَیناً مَن رَأَی مِن عِصابَۃٍ	غَوَت غَیَّ بَکرٍ یَومَ ذاتِ نَکِیفِ

اللہ اللہ کہین کسی شخص کی ایسی دو آنکھین بھی ہین جس نے کوئی ایسی غوایت و ضلالت مین پڑے ہوے لوگ دیکھے ہون جیسے بکر ذات نکیف کی لڑائی مین پڑ گئے تھے۔

فکانوا لنا ضیفاً بشرِ مُضیفِ	اناخوا الی ابنائِنا ونسائِنا

وہ ہمارے ابنا اور عورتوں کے پاس آئے۔ اور اپنے جانور بٹھائے۔ اور ہمارے مہمان بنے۔ مگر بڑے ہی شریر خوفناک مہمان نکلے

۱۱۱ قارہ اور قارہ کی مثل اس روز عبد بن السفاح الفاری نے جو قارہ مین سے تھا قتادۃ بن قیس کو جو بلعا بن قیس کا بھائی تھا مار ڈالا۔ اور بلعا کا نام مساحق تھا کہتے ہین اسی روز یہ مثل کہی گئی قَدْ اَنْصَفَ الْقَارَۃَ مَنْ رَّامَاھا (قارہ کے ساتھ اوس شخص نے انصاف کیا۔ جس نے اونکے ساتھ تیر اندازی کی۔ کہتے ہین کہ ایک شخص قارہ مین سے اور ایک شخص بنی اسد سے آپس مین لڑنے کو کھڑے ہوے۔ قاری نے اسدی سے کہا کہ چاہے تو تو مجھ سے کشتی کر لے۔ اور چاہے تو مجھ سے مسابقت اور مراماۃ کر لے۔ اسدی نے کہا مین مراماۃ یعنے تیر اندازی کرتا ہون۔ قاری نہایت عمدہ تیر انداز ہوتے تھے اسلئے قاری نے خوش ہوکر اوس سے یہ الفاظ کہے۔ اور پھر ایک تیر اپنے ترکش سے نکالا اور ایسا تاک کر مارا کہ جگر کے وار پار کر دیا) اور قارہ ہون بن خزیمہ کی اولاد کو کہتے ہین۔ اور وہ عضل بن الدیش کی اولاد مین ہے (مگر صاحب تاج العروس نے لکھا ہے کہ قارہ عضل اور دیش کے اولاد مین ہین جو دو نو ہون بن خزیمہ کے بیٹے ہین۔ قارہ (عظیم الشان ٹیلہ) ان کا نام ان کے اجتماع اور التفاف کے سبب سے ہوا ہے۔ ابن الشداخ چاہتا تھا کہ انہین بنی کنانہ اور قریش مین متفرق کر دے۔ مگر یہ سب ایک ہی جگہ مجتمع رہے۔ اور اسی وجہ سے) ادن ہین کا ایک شخص کہتا ہے۔

دُعُونا قارۃً لا تُنفِرُونا ۔ فنُجفِلَ مثلَ اجفالِ الظّلیم

ہمین قارہ (یعنے عظیم الشان ٹیلہ) کی طرح چھوٹا رہنے دو۔ اور ہم پر زبردستی مت کرو۔ کہ جس سے ہم شتر مرغون کی طرح اپنی جگہ چھوڑ کر بھاگ جائین۔

بعض لوگ کہتے ہین کہ اسی بیت کے سبب سے اونہین قارہ کہنے لگے ہین پہلے ایام جاہلیت مین اونھین رماۃ الحدق (آنکھون کی تپلیون مین تیر مارنے والے) کہتے تھے۔

باالخیر تمت